1840

ناول

ہشو

مصنفہ پنڈت رتن ناتھ مصنف کامنی، کڑم دھم،

بچھڑی دولھن، پی کہاں، وغیرہ وغیرہ

واسطے بقائے نام مصنف مرحوم

سید محمود اختر بھوپالی نے

صرف ٹائٹل پیج

باہتمام محمد قادر بخش

اصح المطابع پریس لکھنؤ میں چھپوایا

اکتوبر سنہ ۱[illegible]ء

فہرست ناول دلچسپ و اخلاقی و تاریخی

نام کتاب	اجزا	قیمت	نام کتاب	اجزا	قیمت
نشتر	عہ	عہ/	کایا پلٹ	۲ عہ	۲ عہ/
اورنگ زیب چنچل کماری	۲ صہ	۶/	بروگ	۱۴ عہ	عہ/
اشک حسرت	للعہ	عا/	میٹھی چھری	۲ عہ	عہ/
روزا لمبرٹ کامل	۲ عہ	۸ عا/	ہیرے کی کنی	۲ صہ	۱۰/
سلطان نازک ادا۔	۴ للعہ	۶/	تسخیر	ہے	۸/
مشتاق زہرہ۔	۲ عہ	۴ عہ/	پیاری دنیا	۲ ہے	۱۲/
رزم بزم کامل	۴ لعہ	۱۴/	احمق الدین	۲ ہے	عہ/
دلچسپ کامل	۲ لعہ	۱۴/	حاجی بغلول	۲ ہے	عہ/
ڈاکٹر کی بیٹی	۴ عہ	عہ/	پی کہاں	۴ للعہ	۱۰/
نشیب و فراز۔	معہ	۸ عہ/	ارمان	۲ لعہ	عہ/
مظفر انابگی	۲ لعہ	عہ/	دلکش کامل	عہ	عا/
شادی و غم۔	۶ عہ	ا/	جام زہر	۲ عہ	۸ عہ/
مرد میدان کامل	۵ عہ	للعہ/	ملک العزیز ورجنا	۳ عہ	عہ/
بدر النسا کی مصیبت	۲ ہے	۶/	فریب نیرنگ فریب دنیا	صہ	۱۰/
جنت الفردوس	عہ	۴ عہ/	مارگریٹ	۲ للعہ	۴ عہ/
کنیز فاطمہ	۲ معہ	عہ/	بچھڑی دولھن	ا ہے	۱۲/
اسرار کامل	عہ	ہے/	علاؤ الدین پدماوت	۳ ہے	۸/
فردوس بریں	۳ ہے	۱۲/	خضر شباب	۶ عہ	۶ عہ/
حسن بن صباح۔	۲ ہے	۳	ماں کا قاتل	۳ عہ	عا/
کامنی	عہ	ہے/	برق غضب	۴ ہے	۱۲/
کارزار صلیبیہ	۲ عہ	۸ عا/	فیروز شوده	۲ لعہ	عہ/

پہلا دورہ

بے تکی ہانک

متوے سے کچھ غرض ہے نہ حاجت ہے تاڑ کی
ساقی کو پھونک دو لگا ہیں بھٹی میں بھاڑ کی

ہات تیرے پینے والے کی دم میں پرانی بھٹی کا ٹھنگ لگا ہوا کھبکا۔ اوگیدی ہات تیرے شراب خوار کی دم میں میلان آلو بخارا عطار کی قرنبیق۔ اوگیدی ہات تیرے متوالے کی پگڑی سے دونوں سروں میں بلی کا ناچ تاک دھنا دھن تاک تاک دھنا دھن ہات تیرے کی اور لے گا؟ اسے تم لوگوں سے ہم ویسے ہی دشمن ہیں جیسے مور سانپ کا۔ کتا بلی کا۔ گینڈا ہاتھی کا گینڈے نے ہاتھی کو دیکھا اور زنجیر توڑا کے دوڑا اور سینگ مارا اور ہاتھی کا پیٹ چاک کر ڈالا ہات تیرے کی اور لے گا میاں ہتو تا صاحب کھلی بن کے ہمارا جیسے چلے جاتے ہیں مگر دشمن سے نہیں چلتی سانپ کے نام سے لوگ کانپ اٹھتے ہیں۔ یہاں تک کہ عورتیں رات کو سانپ کا نام نہیں لیتیں کوئی ماموں جی کہتی ہے کوئی رسی۔ مگر مور نے پکڑا اور جھنجھوڑا اور نگل گیا۔ ہات تیرے کی اور لے گا۔ بلی ظلی جتو مشہور ہے باگ کی موسی۔ شیر کی خالہ مگر کتے نے جہان دبوچا بلی مع میاؤں کے غائب غلہ ہات تیرے کی اور لے گا۔

اسی طرح ہم جانی دشمن تم لوگوں کے ہیں۔ بس چلے تو کچا ہی کھا جائیں کبھی نہ چھوڑیں اور کیوں چھوڑنے لگے جی۔ نہ پیو تو ہم کا ہیکو لیں۔ غرض اگر یہ ممکن نہیں کہ پیو اور ہم چھوڑ دیں یہ تو سیکھا ہی نہیں۔ یہاں پینے کے نام پر ہیں حرف۔ ل ع ن۔ بلکہ چار حرف ل ع ن ت۔ جنکو بعض بھلا تالت بولتے ہیں۔ ہم وہ شخص ہیں جو تمھارا نام سنکے اس طرح بھاگیں جیسے لاحول سے

شیطان بھاگتا ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ - ندارد - کہیں پتہ ہی نہیں بالکل گم سے ہوا - بات تیرے کیدڑی کی اور لے گا ؟ اور لے اسے

یہ دختر رزحرامزادی مردار — مینا بازاری بیچنے والی

ان مالزادیوں کو کھیلے مانس کہیں منہ لگایا کرتے ہیں انکی ایسی کی تیسی ہم کیسے شریف کو کب ملتے ہیں - اسے لاحول ! بات تیری اور تیرے ساتھ ہی اپنے غیر کی سے

دل ایسا گھبراتا ہے شراب کیا سیاہی — کیا ہم لگوں نے یاری کی ہے شراب کی

بہت ٹھیک - بہت درست - نہایت صحیح

شراب تھوڑی سی ملتی تو ہم وضو کرتے — خدا کے سامنے پیدا کچھ آبرو کرتے

یہ غلط - اسکا باپ غلط - یوں کہنا چاہیئے -

شراب تھوڑی سی پیتے تو بہت ہوتے ہم — خراب پیتے تو ہم ادھر بہت ہوتے ہم

جتنے شعر شراب کی تعریف میں ہیں سب کی تردید کی تمہاری دم میں بھی بھرا ہے کا منہ اور منہ اکبھی کون ہو دہر - آگ سے زیادہ گرم - دھواں نکلتا ہوا -

شراب کہنہ کہ روشنگر روان من است — صاحب من پیر نیز جوان من است

یہ بھی از سرتا پا غلط - غلط - غلط العام -

فصیح نہیں - بلکہ غلط العوام فصیح یعنی فصیح یوں - اسکو بدلنا چاہیے -

شراب کہنہ کہ غارت گر روان من است — عدو دین من است و دشمن جان من است

حافظ کے دیوان کی تردید نہ کی ہو تو ہماری اور ہمارا ہونا حیوان مرحوم دیوان کی ایسی کی تیسی - بات تیرے کی نانا ہوں چاہو داد ہوں - ہی پاشہ حافظ شیرازی کہتے ہیں

ساقیا برخیز و در دہ جام را — خاک بر سر کن غم ایام را

واہ ہوں اچھی نہیں - یوں نہیں یوں کہو -

ساقیا برخیز و بشکن جام را — در سبو کن بادہ گلفام را

او ہو ہو ہو - واہ رے میں اور واہ ری میری طبیعت واری بس آج ہی میں تو کیا جو کچھ ہوں جواب کا ہی کو رکھتا ہوں - چپ رہو میرا دوست - ڈالو ہو ہو بیار - اٹھائی کیسا ہو میرا اتنا گرتے کی ہاتھ میری جان - شوہدی ہوں تیرا مجھ سے قربان ہوا ہو - بیٹھا دی ہو - اسکی ایک ایک ادا پر میری جان واری شرابی کی

صورت سے نفرت چاہیے تھوڑی پیے چاہے بہت اس سے بحث نہین آدمی وہ اچھا
جو اس مردار کے پاس نہ پھٹکے دور دور رہے منزلوں دور شراب کے نام سے طبیعت نفور
شراب پر پیخ تف ہیہات پاؤ اسکی بوتل توڑ ڈالو اسکی بھٹی کو بھاڑ ہین ڈالو اسکی دوکان
کا تختہ اولٹ دو کلواری خانہ کو آگ لگا دو کلوار کو پھونکدو کلوار کا نام صفحہ ہستی
سے مثل حرف غلط چھیل کر ڈالو اگر منھ لگی ہو تو طلاق دیدو حافظ کہتے ہین ~

	عروس بس خوشی ای دختر رز		وسے گہ گہ سزاوار طلاقی	

ہم ہزار بار کہین گے کہ سزاوار طلاقی کو تسلیم ہے اس سے ہمین پورا پورا اتفاق ہے مگر گہ گہ
سے اختلاف ہے گہ گہ نہین بلکہ ہمیشہ قابل طلاق ہے اور اسکی سزاوار کہ لفظ طلقتک
اسکی نسبت کہا جاوے مگر اسکو دو بیخ کہنا یعنی جیسا تو یہ یون کہو۔

	یہ بوتل ہے کہ اک تلپٹ ہے کالی		چڑیلون کی بچی ڈائن کی نانی	

اگر ڈاکٹر دوا مین شراب دے تو دوا پھینکدو پڑیا کو پھونکدو شیشی کو توڑ دو بوتل کو
پھوڑ دو اور اگر انسانیت مزاج مین ہو تو دیکھو تا و دیکھو ڈاکٹر کو مار بیٹھو بات پر کلی ونگا کیدی

	یہ سب ہے مرحال انکا ہے پتہ جو اس دھوکا پین سے انکو کپڑون کی خوشبو تن کی پھیلے بانس سے چلے پھر ہین ذرا سی پی کے کہتے ہین کریگا یا سقیان سے نہین کام جو ہو جاتین یہ اک چلو مین الو سمجھتے ہین کہ ہے اکسیر دارو ادبھا ہے پیمانہ تہین پی کر گڑا نہین کچھ ہنا دانتون پر		خدائی مار اس دارو موئی پر اسے پی کر ہے کیون آدمی تم کہین پھرتی ہین چھتا کہین سر پڑے ہین عقل پہ کیسے پتھر اٹھا لیتے ہین سارا شہر سر پر سبق دیوان حافظ کا ہے ازبر سنا ہین الا یا ساقی زلہ عفر نہین کیا تو لے کیا گر ہیں انسان کل ہین رستے مین پڑے کیسے ہین فقیر کے در پر	

الغرض یہان ہین شراب دیکھو جہان تو شراب سے تو سنا لا حول تو چپ اخ سے دو
بات تیرے کیدی کی

	شراب چکھ کے اجکل قرہ نار کی		بری خراب ہے مردار آبکاری ہے	

دوسرا دورہ

توڑ۔ پھوڑ۔ کھٹ۔ پٹ

ناول کے پڑھنے والے بڑے پریشان ہونگے کہ یا الٰہی اس بیتکی ہانک کے کیا معنے
مگر اسمین پریشانی اور خرابی کی کیا بات سُرخی ملاحظہ فرمالیجیے ہم تو خود اسکے قائل
ہین کہ بیتکی ہانک ہے اب اسکی تشریح ہم سے سُنیے۔ لالہ جوتی پرشاد نامے ایک
بزرگوار بڑے شرابخوار بدمست تھے کار سے انکے عزیزون دوستون بڑون چھوٹون نے سمجھایا
کہ بھائی ہر عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے۔
آدمی کی طرح پیا کرو یہ نہین کہ دن رات دھت ہر دم غین جب دیکھو نشہ مین چور
روز و شب مخمور یہ کیا بات ہے اعتدال کو کیون ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہو آدمی برسون پیتے
پیتے ہین مگر انسانیت کے جامے سے خارج نہین ہو جاتے ہین توانا تندرست ہٹے کٹے
سرخ و سفید بنے ہوے ہین۔ لاکھ لاکھ لوگون نے سمجھایا انھون نے ایک کی نہ مانی
ایک روز اتفاق سے ایک لکچر سننے گئے جسمین امریکہ کی ایک مس نے شرابخواری کی
بڑی مذمتین کین اور کہا کہ ہندوستان سے گرم ملک کے لیے شراب بڑی مضر چیز ہے
یہان اسکی کوئی ضرورت ہی نہین جب انگلستان اور کشمیر سے ٹھنڈے ملکون مین لوگ
بغیر شراب کے رہتے ہین تو ہندوستان سے گرم ملک مین کیون نہین رہ سکتے تم لوگون
کو لازم ہے کہ شراب کے نام سے منزلون بھاگو اور جہان اسکی بوتل دیکھو فورًا توڑ ڈالو اس
لکچر کا اثر ان پر ایسا پڑا کہ شراب کے دشمن ہو گئے۔ آدمی مین حواس ہی حواس ہوتے ہین
انکے حواس بلا اجازت ایسے چمپت ہوے کہ لندن تک پتا نہین۔ لکچر کے کمرے سے
غل مچانا شروع کیا۔ اور وہین سے لکچر دیتے ہوے چلے آدمی طبیعت دار تھے۔ پڑھے لکھے ایم اے
فلو آف دی کلکتہ یونیورسٹی موزونی طبع سے جا بجا شعر بھی بطن زاد فرماتے تھے اور داد
سخن دیتے جاتے تھے لکچر کے کمرے سے چلے تو غل مچاتے اور اسپیچ دیتے ہوے چلے۔ جدھر
سینگ سمائے اودھر نکل گئے پاگل کی داد نہ فریاد پاگل ہاتھی کا چلتے چلتے ایک دفعہ
یاد آیا کہ راہ مین کلوار کی دوکان ہے دوڑ کے بھاگے اور اس راستے سے کترا کے چلے
تا کہ کلواری خانے کے پاس بھی نہ پھٹکین یا یہ بھی کسی شرابی کا منہ نہ پڑنے پاوے چلتے چلتے
راہ مین ایک اور کلواری خانہ یاد آیا وہان سے بھی رسیان تڑا کے بھاگے بیدھا دوڑ جا

اتفاق سے ایک آدمی جو بوتلیں مول لیتا پھرتا تھا اپنی شامت اعمال سے انکو ملا ایشرف ہیجی گیا
جوتی (ج) اسے بار بوتلیں بیچتے ہو کہ مول لیتے ہو۔

ب: ہجور مول لیتا ہوں۔

ج: ہمارے پاس کوئی دو سو بوتلیں خالی ہیں کس حساب سے لوگے۔

ب۔ ہجور سپید ایک آنے کو اور کالی تین پیسے کو اور آدھا آدھ آنے کو۔

ج۔ دو سو کی دو سو خرید لوگے۔

ب۔ جی ہاں دو سو ہوں چاہے پانسو۔

ج۔ اچھا ہم رقعہ لکھے دیتے ہیں تم بوتلوں کا ٹوکرا بہنے دو ہم یہاں صراف کی دوکان پر بیٹھے ہیں ہمارے آدمی کو رقعہ دو اور سب بوتلیں لدوا لاؤ دام چاہے آج دو چاہے کل مگر ہمارے آدمی کو اپنا مکان دکھا دو۔

ب۔ ہجور کا مکان کہاں پر ہے۔

ج۔ جھاؤ لال کا پل دیکھا ہے۔ کہو ہاں۔

ب۔ جی ہاں دیکھا ہے وہاں کس محلے پر ہے۔

ج۔ وہاں مرزا حیدر علی بیگ وکیل کی کوٹھی اور باغ پوچھ لینا وہیں ہم بھی رہتے ہیں

ب۔ ہجور کا نام کیا لوں۔

ج۔ ہمارا نام نرائن داس اور ہمارے آدمی کا نام درگا جرنیل۔

صراف کی دوکان پر پہونچکر لسنے کاغذ کے ایک پرچے پر یہ عبارت لکھی ”اگر کہیں شراب کی بوتل دیکھ پاؤ توڑ توڑ ڈالو شرابی کو مار مارکر جوتا سے کو چٹلخ سے ٹیپ لگاؤ پھر پاتھل کے ایک اور دو پٹاق۔ ہات تیرے کی۔ اویسے کا گیدی سے

	جھانسا دیا تمنے خوب ہشو		بوتل والے کی ایسی تیسی	

چلا ہے وہاں سے بڑا اتحادین سکے۔
بوتل لینے چلے ہیں۔ دو سو بوتلوں کی چاٹ پر پھانسے ہیں آگیا خوش تو بہت ہوگے بچہ جی بوتل مول لیں گے پانچ جوتے او حقے کا پانی ہات تیرے کی۔

	سنبھلے رہنا بچہ جی ہشیار		بوتل کے عوض ملے گی پیزار	

یہ لکھکر اس آدمی کو دیا اور وہ خوش خوش جھاؤ لال کے پل کیطرف چلا تا گیا

اسکی بی بی نے پوچھا نوکر اور تولیین کہاں ہیں اُسنے سُنکر جواب دیا ارے مسری آج
ٹھہرے ہیں ایک لالہ ہیں نرائن داس وہ دو سو بوتل ایک دم سے چُپکے ڈالتے ہیں چھپی لیتے
انکے گھر جاتا ہوں ایک بوتل نارنگی کی لا رکھتا اور تھوڑی بھی کلواری کھانے سے کھینچی آتا لا
چٹنی بھی خوب چٹپٹی بنا رکھتا بی بی کی بھی پانچوں گھی گئیں یا تو جون کیطرح سنکتی ہوئی
چلتی تھی یا اب تن سے سیدھا تھا اور کھیلتے ہیں ادھر بوتل والے کا انتظار سے اوجھل ہوتا تھا کہ
لالہ جوتی پرشاد صاحب المتخلص بہ شوصراف کی دوکان پر اٹھے اور بوتل سے بھرے کے پاس
جاکر ایک بوتل اٹھائی اور اسکا لیبل پڑھا پلسنر بیئر - دو چار دفعہ پھیر کر زور سے جھٹکا دیا اتنا
کہ ٹوٹنے ہاتھ تیرے کی بھی کی اسکے بعد دوسری بوتل اٹھائی تو یہ لہ کا کاک ہے تین
چار دفعہ یہ نام پکار کر چھنکی سے ٹھنڈی کر کے ہاتھ تیرے کی اسکے بعد تیسری بوتل پر نظر شفقت
ڈالی (اولڈ ٹام) بہت ہنسے فرمایا (بہت پی اچھا ہے تو بھی لے) کار لو و تشر - اسکو زور سے دو دیا اور
ٹپکا تو چلتا چور فرمایا آمین عطر کی بو آتی ہے پانچویں بوتل کو بڑی نظر عنایت سے دیکھا اور سینٹ
جولین پڑھ کر کہا خوبصورت ادھا ہے اور درخت کے تنے پر پھینکا اور اوسکے ٹوٹنے کی آواز
سے بہت ہی محظوظ ہوئے گویا لاکھوں روپے مل گئے چھٹی بوتل اٹھائی تھی کہ اتنے میں صراف نے
دوکان سے اتر کے کہا (لالہ نرائن داس صاحب آپ کیا کر رہے ہیں) انہوں نے بوتل والے سے
کہا تھا کہ میرا نام نرائن داس ہے لہذا وہ سمجھانے لگا کہ لالہ نرائن داس صاحب آپ کیا کر رہے ہیں
اتنے میں انکا جنون دیکھکر کئی راہ چلتے کھڑے ہوگئے اور انہوں نے یہ بھیڑ اور میلا دیکھا تو سب کو
اٹھا کے ایک دفعہ ہی سے ٹپکا اور بھاگے - اب بوتل والے کی سنیے کہ خوش خوش چھاؤنی کی طرف
چلا پھر مرزا حیدر علی بیگ صاحب ڈپٹی کی کوٹھی پر پہونچا دیکھا مرزا صاحب بیٹھے ہیں
سلام کر کے کہا حضور یہاں نرائن داس لالہ کا مکان کہاں ہے مرزا نرائن داس؟ نرائن
داس تو یہاں کوئی نہیں رہتے ان مکانوں میں تو کوئی نرائن داس نہیں ہیں -
بیچ : حضور وہ جنکا نوکر درگا جنڈیل ہے - مرزا (مسنکر) یہاں کوئی جنڈیل ہے نہ کنڈیل ہے
بیچ : پتا تو یہاں کا دیا تھا سا تولے سے ہیں نا معلوم ہے -
مرزا - ارے بھئی یہاں کوئی نرائن داس نہیں رہتے -
وہ پرچہ لیکر بوتل والا اپنا سا منہ لیے ہوئے بیرنگ واپس آیا یہاں آیا تو -

دیکھا لالہ ہوا ہوا سے   حجرہ او تھا پڑا ہوا ہے

ارے کوئی بوتل ادھر ٹوٹی پڑی ہے کوئی اُدھر چکنا چور کسی کے اٹھارہ کسی کے دس ٹکڑے سر پیٹ لیا
صراف پچھتائے کہ کوئی سڑی معلوم ہوتا ہے ۔ بوتلوں کو اٹھائے پڑے اور زمین پر درخت پر
دیوار پر پڑے پھینکے اور بیٹھے ۔ بوتل والا آبدیدہ ہو گیا صراف نے کہا انکا آدمی کہاں ہے وہ بولا
ارے آدمی کیسا جب آپکے مکان کا ہی نہ پتا بھی ہو وہاں تو کوئی اس نام کا رہتا ہی نہیں
آج ایسے کا منہ دیکھکر اُٹھے تھے رونے نہیں بنتی اس مصیبت کے ساتھ گھر گیا جورو خوش ہو گئی
کہ دو سو تھیلیں لیکے آیا شراب کی بوتل میں سے پوچھتا ہی نہیں [illegible] بوتل پی چکی تھی جوان
عورت کوئی سترہ برس کا سن اور [illegible] تھی بن ٹھن کے بیٹھی تھی کہ میاں آتے
کے ساتھ ہی لپٹ جائیں گے ۔ دیکھا تو [illegible] برس رہی تھی اور [illegible] اودھیا
تو چل جلاد ۔ بی بی ارے ٹوٹی بوتلیں ۔
میاں خاموش بیٹھے رہے جیسے سیکڑوں جوتے پڑ گئے ۔
بی بی ۔ یہ ہوا کیا ۔ میاں تھوڑی سی پلاؤ ۔
بی بی ۔ پتھر کے پیالے ہیں بہت سی [illegible] کرو ۔ یہ ٹوٹی بوتلیں کیسی [illegible] ساتھ [illegible]
میاں نے شراب پی لی اور [illegible] پانی خوب تن کے پیا اور [illegible] کی خبر لانے
بی بی بچاری بنی ٹھنی سنگار کرکے تیار میاں بیزار چل جلا [illegible] کیا ہوا کیا الٹا ہوئی
پرشاد صاحب [illegible] نے ہمیں کریال میں غلہ لگایا ۔ دوپہر میاں کی آنکھ کھلی بی بی کو [illegible]
ساری کیفیت سنائی اسکو بھی انتہا ملال ہوا اور رونے لگی میاں نے اٹھکر آنسو پونچھے
منہ دھویا کھانا کھایا [illegible] پچھتاوہ ہوا میاں مالک ہے یہ کہ بوتل کی بکی ہوئی شراب پینے
بی اور لالہ نرائن داس صاحب [illegible] کو دونوں نے [illegible] سکے بعد
خدا جانے کیا کارروائی ہوئی واللہ اعلم بالصواب ۔

تیسرا دورہ

کلوار خانہ اور زین کانہ

پہلا سین

ادھر [illegible] ادھر [illegible] اُدھر پیزار [illegible]		[illegible] کلوار خانہ [illegible] یہ کیسی اُلٹی [illegible]

بوتل والے اور بوتل والی [illegible] دیکھے وہ [illegible] کا نام ۔

[illegible] خانہ ختم کا

اب میان ہشو صاحب کا حال سنیے کہ بوتل والے کی تلاش مین ڈھونڈھا ڈھونڈھا کے جو سیدھی گلی
تو ایک کلواری خانے مین پہونچے کلوار صاحب کے ہی تو ٹڈل ڈبل آدمی لالہ درگاہی لال دم کا
لگے راجہ بنے ہوئے بیٹھے تھے میان ہشو بھی ٹھنس ہی تو پڑے مرد شین بھلے مانس امیر
دیکھکر اوسنے مونڈھا دیا کپڑے بھی اچھے پہنے تھے۔ پوچھا حکم۔ کہا۔ بھائی صاحب
پینے آئے ہین اوسنے اپنے آدمی چپی سے کہا وہ پھلسے کی جون کرار پورے کے تحصیلدار کیلیے
کھینچی ہوئی رکھوائی گھر رکھی ہے ایک بوتل بھر لا۔ لالہ جی ایسی پرشاد صاحب نے کہا اسکی سند
نہین ہے۔ لالہ تم خود جانو اور یہ ایک بوتل کیا ہوگی ہاتھی کے منہ مین زیرہ تین گیلن دو
گیلن ڈھائی بوتل روز کا تو میرے یہان خرچ ہے۔ لالہ ایک مین پیتا ہون ایک جملہ
چڑھائی ہین آدھی مین بال بچے پھلا تین گیلن تو لالہ خوش خوش اٹھے کہا جیسی مرضی
فرماتے ہوئی تب تلک آپ گنڈیری (قندی) کا شغل کیجیے انھون نے کہا بھئی ہمین
کچھ جلدی نہین ہے ہم آج رات کو یہان سے جانیوالے کو کچھ کہتے ہین کلواری خانے
سے ہم چلے جائین آپ ہیرنت ابھی ہم یہین ٹھیرینگے مگر بھئی ہماری رہنے کی کوٹھری
اور نوکرون کی فکر رکھنا لالہ ایسے خوشی سے پھول گئے کیا پوچھتے کہ بیسیون جی ہان
آپ ہی لوگ ہے کہا لالہ کی [illegible] کہا کرتا اور دکان مین کہا اٹھو جی (ڈیوڑھی) پیچھے دیکھ
کر رکھنا یہ کہکر لالہ درگاہی لال روانہ ہوگئے رستے مین منصوبے باندھتے جاتے تھے
کہ اون دوست کرونگا اور کوٹھری دلا دونگا اور لوٹ دونگا [illegible] نہین کسی کو شک نہو اب
سنیے کہ اس شہر کے صرف دو گیلن تھے مگر انھون نے تین بتلائے اب ادہر کا حال سنیے
کہ لالہ نے چھیپی سے کہا [illegible] ایک [illegible] اسکو آٹھ آنے دیکے دو روپیہ کے
چاول کی چال جاؤ او [illegible] کی چال [illegible] کے پاس کالکا کی دوکان ہے
وہان سے بھی [illegible] ایک روپیہ کے لو اور [illegible] کی دوکان سے ایک روپیہ
کی دال [illegible] لو اور [illegible] والے سے ایک روپیہ کے دہی کے بڑے لو اور [illegible] آؤ ۵
جلیبی گول آگئے دکان سے دام لیا حساب کر لینا [illegible] حساب دوستان در دل
چھیپی (چ) اور دکان پہ کیری کون [illegible] (چ) [illegible]
(چ) دہلنکر اسے ناہین چھوڑ [illegible] دو روپیہ انعام دونگا۔
(چ) اچھا [illegible] اسمین کتنے ہی ہے۔ اسمین [illegible] اسمین [illegible]

ج۔ ارے یار یہ ہم سب نپٹ لین گے میاں چھپی ایسے انکے بھڑون مین آئے
کہ دوکان چھوڑ کے بھیجے ہوئے سوچے کہ دو روپیے ایک مین سے اور تین روپیے
کے سودے مین سے دو بناؤن گا۔ انکو نشے مین سوجھے گا کیا خاک اور ادھر تکا
آنیون ٹکا جاتیرہ وینگا اور اٹھنی کھری کرونگا۔ اب یہان سے سڑک پر آئے آواز آئی
ایک سواری گول دروچا دروازہ) جلپ سے بیٹھ بیٹھ تین پیسے پرسلے ہوا۔ لالہ
درگاہی لال کو تو رکھوکی دوکان پر دوڑا دیا اور چپٹی کا کا کو ہرن کی سرا روانہ کیا اور خود
بنفس نفیس جناب لالہ جوتی پرشاد صاحب ہنشو کلوار کے قبلہ گاہ بن کے اور خوب تن کے
دوکان پر بیٹھے ادہر ادھر دیکھا تو پانی کے گھڑے پر نظر پڑی۔
ٹھنڈا کرنے کے لیے کلوار نے بہت سی بالواسکے نیچے رکھی تھی انھون نے سب اٹھا کے بوتلون اور
اور پیپون مین پھونک دی۔ اب جو دکان پر آتا ہے انکو دیکھ کر ٹھٹک جاتا ہے۔
ا۔ لالہ کہان ہین۔ جواب۔ لالہ ہم۔
ا۔ نہین بھئی۔ وہ جو اس دوکان کے لالہ ہین۔ جواب ارے بھائی تم اپنا مطلب کہو لالہ
ہمارے فرزند ارجمند دوکان ہمارے ہاتھ بیچڈالی کیا لوگے کیا۔ ایک ادھا بھرنے آئی ہین پانچ آنے کا
ج دبوتل اٹھا کر پانچ آنے لیکر بس جاو۔ ارے صاحب ادھا بھرنا چاہیے۔
آج ہمنے پانچ آنے برتن لگا دیا جسمین چاہیے۔
آدھی تو اسنے نکال لی کہ کل جب لالہ منگوائین گے تو پانچ آنے رکھ لون گا۔
یہی ادھا دیدونگا۔ پانچ آنے روز کی گوٹی ہوئی۔ اتنے مین دوسرے آئے۔
۳۔ این لالہ کہان ہین۔ ایک بوتل لینے آئے تھے۔ ج ہم سے لو۔
۴۔ نہین صاحب ہماری مجال پڑی ہے آپ رئیس آدمی سونے کی کھڑی لگائے ہین
ج۔ پھر اس سے کیا ہوتا ہے۔
ہین تو ذات کے کلوار ہماری طرف کے کلوارونکو دیکھو دو دو ہاتھی فیل بانین ہم رہتے ہین
۴۔ لالہ درگاہی لال بھئی کے کون ہین ج ہمارے سسر ہین۔ اونکی چھوٹی لڑکی ہمکو بیاہی ہے۔
دس آنے مین انھون نے دو بوتلین دین وہ سمجھے لالہ کے داماد تھا کھا گئے چپکے سے لمبا ہوا۔
اب تیسرے آئے۔ آپ کی صورت سے حمق اور بیوقوفی برستا تھا انھون نے دس آنے
دیے اور دو بوتلین ہمارے انوکھے کلوار نے حوالے کین اسنے کہا بھائی دو کیسی

انھون نے کہا ہمنے پانچ آنے بوتل لگا دی ہے - پوچھا وہ جو لالہ بیٹھے تھے وہ کہان ہین کہا ہم اونکی قبیلہ کے میان ہین اُسنے اپنے مالک سے کہا آج پانچ آنے بوتل بکنے لگی وہ بھی نوکر کی طرح سیدھے آدمی تھے - دو روپئے دے کہ جاکے چھ بوتلین لاؤ اور پیسے پھیر لاؤ اب جو تھے آئے -

م - کیا آج دوکان پر کوئی نہین ہے ج - آنکھین کیا بیچ آئے ہو بیٹھے تو ہین -

م - مین تو آپکو نہین کہہ سکتا ج - اجی یہ دوکان ہماری سالیکی ہے -

م - آپ بہنوئی ہین اونکے - ج ہان - م - تو ہمتو دو آنے کی پینے آئے ہین -

ج - یہان نہ پیو - لیجاؤ آدھی بوتل دیکر تم یون ہی لیجاؤ دام بھی نہ دو اچھا چار آنے کی لے لیجئے - ایک آنہ کم سہی -

اسی طرح جوتی پرشاد نے تھوڑی دیر مین بین بائیس روپیے کی بکری کی اور چراغ گل کرکے بوتلون کو اوندھا کر دیا پیسے اولٹا دیے مشہور ین بغ ڑین وہ چمپت ہوے بات تیری گیدیکی -

دوسرا سین

اب سنئیے کہ ادھر تو سے حریفان پہیا تو دیدہ رفتند مشہورین ڈھونڈھ کر چھوڑ دیدہ رفتن - اور ادھر لالہ درگاہی لال رگھو کو جا بجا تلاش کرکے بوتلون کے ایک ایک سے دو دو کرکے خراماں خراماں آئے اطمینان تو ہو ہی گیا تھا کہ لالہ تو صبح تک اُٹھنے والے نہین ہین اور قندی پی ہی رہے ہین فارغ البالی کے ساتھ تشریف لائے تو چراغ گل کوٹھری غائب - جل جلالہ - این ! ارے چھپی اوچھپی پڑوس کے کچالو والے نے کہا لالہ آج کیا ابھی سے دُکان بڑھا دی اندر آئے تو نہ آدمی نہ آدم زاد نہ چھپی نہ لالہ گل لالہ کھلا ہوا ہے ! چھپی ہوت - ابے چھپی مر گیا کیا ؟ ارے کوئی ہے - کوئی ہو تو بولے -

میان چھپی تو دینا کے ہان دہی بڑے لے بھی رہے ہین اور چکھ بھی رہے ہین -

لالہ اپنے لیے ہوے گھر سے نوکر کو بلایا چراغ جلوایا ارے ! ہا ہین بوتلین اوندھی پڑی ہوئین پیپے خالی شراب کے نالے بہ رہے ہین مشہورون کو کوٹھری مین دیکھا تو ٹوٹی ہوئی دریا بہ رہے ہین سر پیٹ لیا - بڑا غل مچایا ارے لٹ گیا مر گیا اس پاس کے لوگ آئے دیکھتے ہین تو مشہورین اور بوتلین اور پیپے سب ایک سرے سے زخمی

اور مارے بوکے رہا نہین جاتا اور شراب کا یہ حال کہ دریا بہا دیے اندر باہر شراب ہی شراب۔ سب کو رنج ہوا۔ پوچھا یہ کیا ہوا بھئی۔ انھون نے کہا ہوا کیا ہماری بدنصیبی ہماری نحوست دنون کی گردش اور کیا پوچھتے ہو ایک لالہ آئے تھے۔ ہم اونکے واسطے چاٹ والی لینے گئے۔ امیر آدمی تھے۔ ہمنے کہا بھئی انکا اور بھاؤ کرین چھپٹی سے کہہ گئے کہ انکو جب لگ کندی پلاؤ یہان آئے تو دیا گل دکان مین اندھیرا پڑا ہوا۔ ہوش اڑ گئے ارے یہ کیا بھیا دیا جلایا تو بوتلین ٹوٹی ہوئی ارے پیپا جو دیکھو وہ اوندھا پڑا ہوا جان نکل گئی کوٹھری مین مٹھوے سب ٹوٹی پھوٹی اور نہ لالہ کا پتا نہ چھپٹی حرام جادے کا ایک آدمی نے کہا چھپٹی کو تو ہمنے چوک مین دیکھا تھا لالہ کو اونکی حیرت ہوئی کہ اتنے مین چھپٹی آئے اور یکے سے اترے اور لالہ نے دو ڈیکے ایک لپوٹا زور سے دیا ارے تو تھا کہان حرام جادے دکان لٹا دی اب اسکا ہرجہ کون دیگا چھپٹی رونے لگے کہا دیہ جبروتی ہے لالہ؟ لالہ نے جھلا کے دو تین لپوٹے اور جمائے اور چھپٹی بھی بگڑا۔ اور تماشائی بیچ بچاؤ کرنے لگے۔

۱ پہلے پوچھو تو کہ دکان چھوڑ کے چلا کہان گیا تھا۔

۲۔ اسے ہان دکان کیہر چھوڑ کے گیا۔

۳۔ ذرا جاکے دیکھو تو دکان جاکے جب چھپٹی نے دکان مین قدم رکھا تو شراب کی ندی بہی ہوئی ہے رنگ فق ہو گیا اور لالہ نے اس غصے کی نظر سے دیکھا اگر معلوم ہوتا تھا کھا جائینگے۔ اور غصے کی بات ہی تھی۔ اتنے مین یکے والے نے کہا اجی اب ہمکو اٹھنی ملے ہم چلتے ہون۔ لالہ اٹھنی کیسی۔

جواب۔ ادائی جوائی کے اٹھ آنے چلکے تھے مارا مارے لے گئے اور آئے لالہ۔ اسبے تو کہان گیا تھا دکان چھوڑ کے۔

چھپٹی (آبدیدہ ہو کے) لالہ جو آئے تھے انھو نے کہا جاکے چوک سے سودا لا دے ادائی جوائی کے اٹھ آنے دینگے گول دروجے تک۔ لالہ (بہت خفا ہو کر) یہ کہو بڑے حاتم بن گئے۔ گول دروجے تک آٹھ آنہ جاتے ہون۔ کے اٹھ آنہ ہو سکے ٹکے پہ آدمی جاتا ہے۔ اور ٹکے پر آتا ہے۔

الغرض لالہ اور چھپٹی اور یکے والے مین دیر تک غضب رہی تین پیسے چھپٹی آگے

تھے مگر اسکے والے سے کہا تھا کہ لالہ سے اٹھنی کہنا۔ مگر اب اسکے والے کی نیت جو
ڈانواں ڈول ہوئی تو وہ واقعی اٹھنی مانگنے لگا چھپی تو جو سکھا کے لائے تھے وہی خود
بھی گانے لگے مگر اب یہ دل لگی ہوئی کہ اسکے والا بیچ بیچ تین پیسے کی اٹھنی مانگنے لگا اور
جب لالہ نے ڈانٹا تو اسکے والے نے چھپی کا دامن پکڑا اور تکرار بڑھ گئی۔ آخر کار لوگوں
نے سمجھا بجھا کے اسکے والے کو تین آنے پر راضی کیا اور چھپی کو دینے پڑے۔ لالہ نے
بڑے غصے میں آ کے کہا آخر معلوم تو ہو کہ گیا کہاں تھا۔ دکان یوں چھوڑ دی اور لالہ کہاں ہیں
چھپی۔ ہم سے کہا چھپی کا سا ایک لکھ کر ایک کر رہا ہے آگرے والے کی دوکان سے
دال موٹھ ایک روپیہ کی اور ایک روپیہ کے دہی بڑے اور ایک روپیہ کی کانجی
چٹ پٹی دو بڑے لاؤ ہم نے کہا دکان پر کون رہے گا کہا جب تک ہم نہیں آتے جب ہم
نے دام مانگے تو کہا تم دکان سے لیا ہے پھر حساب ہو جائے گا۔ آپکے تین روپیہ ہمارے پاس
تھے ہی۔ ان میں سے ہم تین کا سودا لائے اور اٹھنی اسکے والے کو دی۔ اڑھائی روپیہ
رہے وہ تین سٹے سے روپیہ نکالنے ہی کو تھے کہ لالہ نے آگ بھبوکا ہو کر چھپی پکڑ کے
اتنا مارا کہ بھرکس نکال دیا اور ہم لوگ کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے اُن سے یوں باتیں ہو رہیں
لالہ۔ ارے یار دیکھو تو اسکی باتیں ایک روپیہ کی کانجی کوئی اندھیر ہے اور ہمسے پوچھا
نہ گچھا۔ کیا اسکے باپ کا مال تھا!!!۔
اور ایک روپیہ کے دہی بڑے۔ اندھیر ہے کہ نہیں۔ اور ایک روپیہ کی دال موٹھ
چھپی سنا وہ ہنسنے لگا کہنے واہ ایک روپیہ کے دہی بڑے اور ایک روپیہ کی
دال موٹھ اور ایک روپیہ کی کانجی کی اچھی کہی ۔
۱۔ ایک روپیہ کی کانجی اگر ایک [illegible] دہی بڑے کے ساتھ کھایا جائے تو کانجی والے تو بن جائیں
۲۔ بھلا کوئی بات بھی ہے اچھی کہی ۔
۳۔ اور ایک روپیہ کی کانجی کے علاوہ ایک روپیہ کے پیسے تو دیتا ایک ہی فی
کلو اور [illegible] جو بات تھی ایک ہی روپیہ کی تھی۔ ایک روپیہ سے کم کی نہیں فی الحال تو
چٹ پٹی کانجی بھی ایک ہی کی اور دال موٹھ بھی ایک ہی کی اور دہی بڑے بھی ایک ہی
کے۔ ایک روپیہ [illegible] کے تو بات کرتا ہی نہیں ۔

۱۔ اور دام اچھا اگر [illegible] نہیں [illegible] ۔

۲- تو یہ صاحب - اپنی گرہ سے دنیا کیا سمجھتے ہیں - بھئی واللہ اچھی دل لگی ہوئی معقول -
کلوار سب اسی کی جان کو رونا پڑیگا شراب جو گری ہے اسکے دام بھی اسکے باپ سے لونگا
یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی نے آنکے غل مچایا اور آسمان سر پر اٹھا لیا - کہا
درگاہی لال یہ کیا بدبختی پر کمر باندھی ہے سنا ہے میاں شراب میں تم نے ریت ملا دی
کلوار ریت کیسی اور ہم لوگ کہاں کہ جو ریت گھرتے -
جواب - ابھی وہ تم تھے یا نہیں تھے چلے گئے دیکھو - تم نہیں تمہارے داماد تو تھے -
داماد کا لفظ سننا تھا کہ درگاہی لال کلوار آگ ہو گیا ایک تو نقصان کثیر ہوا تھا اسکا کمال
رنج تھا - دوسرے اسباب کا غصہ کہ تین چار روپے اور اوپر سے خرچ ہوئے اور اب
ایک آدمی نے اسکے گالی دی کہ لالہ تمہارا داماد ایک اجنبی کو بنایا - آگ ہی تو ہو گیا کہا
لے بس یہاں سے ڈول جاؤ داماد تیرا ہوگا وہ آدمی بھی بگڑا مگر کلوار سے ایک شخص نے
اوس سے کہا بھئی بگڑنے کی تو بات ہی ہے گالی دیتے ہو - اور کہتے ہو بلکہ نہیں انکی اکلوتی
لڑکی ہے وہ ابھی ذرا سی ہے کوئی تین برس کی اور تم داماد بتلائے دیتے ہو - برا مانیں
کہ نہ مانیں - اسنے کہا بھئی ہمیں کیا معلوم تھا - اوسنے کہا لالہ کے داماد ہیں ہم وہی سمجھے
کہا - اتنے میں ایک اور آدمی دوڑا آیا بہت ہی جھلایا ہوا - آتے ہی غل مچا کے کہا واہ
لالہ واہ آج تو اچھی دارو بیچ رہے ہو مارے بالو اور ریت ہی بھری ہوئی ہے ہمارے
دام پھیر دو وہ جو تمہارے بہنوئی بیٹھے تھے اونھوں نے پانچ آنے کی بوتل لگا دی تھی
مگر کس کام کی - کلوار بہنوئی کا لفظ سن کر پھر آگ بھبوکا ہو گیا کچھ کہنے ہی کو تھا کہ ایک
آدمی نے آنکے ڈانٹا بھئی واہ رے لالہ درگاہی لال اب تک مہوے اور فالسے اور
قند اور گاجر کی کھینچتے تھے - مگر اب معلوم ہوتا ہے بالو بھی کھینچنے لگے - مارے ریت ہی
ریت بھری ہے - ہم تو پہلے اونکو دیکھ کے اٹھ کھڑے ہوئے تھے مگر اونھوں نے خود ہی کہا کہ
لالہ درگاہی لال کے قبیلہ کے ہم میاں ہیں لالہ ہم کو بٹھا گئے ہیں درگاہی لال
جھلا کے دوکان سے بھاگ گئے -

چوتھا دورہ

بشنو کا دلہا

	جو تیلی میں سنگھے پانچی پچھتر ستے		بلکین یا سیٹین مہرے کر تو بنگالہ گیا	

لالہ جوتی پرشاد صاحب کو اعتدال سے دلی نفرت تھی یا کونڈی کی اس پار یا اس پار اگر پینے پر آئے تو دن رات تھین ہر گھڑی چوبیس دم دفعت بجز شراب کے اور کوئی شغل ہی نہین۔ کھانا پینا اوڑھنا بچھونا سب شراب۔ اور اگر ترک کر دی تو ایک قطرہ بھی حرام اگر ڈاکٹر نسخے مین تجویز کرے تو بھی نہ پئین ان دونو صورتون سے کسی حال مین خالی نہین رہتے تھے یا تو اوسکے نام سے اسقدر نفرت کہ زہر سے بدتر سمجھتے تھے یا اسکے بقدر دلدادہ کہ بے پیئے ذرا چین نہین۔ اب اس سے کلی نفرت ہو گئی تھی درگاہی لال کی دوکان کی بے ضابطگیان اور بوتل والے کی چار و ناچار قدریون پر ستم ڈھانے کا حال کسکو نہین معلوم بات یہ البتہ کسی کو نہین معلوم کہ گھر مین جا کے بوتلون اور قرابون کی شیشی تک کو نہ چھوڑا یہ کسیکو معلوم نہین تھا۔ شراب اور شرابی اور شراب کے بیچنے اور خریدنے والے اور شراب کے ظروف سب کے دشمن ایک دن انھون نے یہ اوپچ کی کہ ایک کلوار کی دکان پر گئے جسکی دکان اسکے مکان سے ملی ہوئی تھی۔ اس کلوار نے مکان سے کوئی چارسو قدم کے فاصلہ پر ایک نئی حویلی بنوائی تھی۔ دس روپیہ مہینہ کرایہ کی لالہ جوتی پرشاد صاحب اوسکے پاس گئے۔

جوتی (ج) لالہ تمھارا نیا مکان خالی ہے؟ کلوار (ک) جی ہان خالی ہے۔

ج۔ کیا کرایہ ہے۔ ک ہے تو بارہ روپیہ مگر آپ سے دس لین گے۔

ج۔ بارہ روپیہ دیکر ہار و کیجی ہمکو دو۔ ک حضور دس دیجیے۔ آپ ہی رہین گے نا۔

ج۔ نہین بارہ دین گے جسمین ایسا نہو کہ کوئی اور اگا بارہ کا دینے والا آئے اور تم ہمکو نکالدو

ک۔ جی نہین۔ ایسی بات ہے آپ چاہے روپیہ بھی لیتے جائین۔

ج۔ ہم کھرا معاملہ رکھتے ہین۔ اپنا آدمی ساتھ کر دو۔ ک بہت اچھا۔

جوتی پرشاد صاحب لالہ کلوار کے آدمی کو لیکر چلے۔

آدمی۔ حضور کا مکان کہان ہے۔ ج ملتان پنجاب مین۔

آدمی۔ حضور بڑا کھرا سودا کرتے ہین پیشگی بارہ دیدیے جیسا کہ ہے۔

ج۔ بمبئی مین انتیسوین دن تنخواہ دیتا ہون اور چھ چھ مہینے کا کرایہ پیشگی۔ اور اناج گھی اور لکڑی ایک سال بھر کے لیے بھر رکھتا ہون۔ اور کپڑا بمبئی سے منگواتا ہون مقررہ شرح سے پیشتر ایک مہینے بھر کے گوشت کے دام پہلے ہی دیدیتا ہون۔

آدمی - لالہ نے بھی بہت دیکھا ہوگا آج ہی مکان ہے نا -
آدمی جی ہاں (قفل کھول کے) مکان کیا ہے کہ دل کشا ہے -
ج - ابھی ہم اسکو دلکشا بنا دینگے - آدمی پھر جہاں حضور رہیں وہاں دلکشا کیوں نہ بنجائے
ج - جوڑیاں بھی اچھی لگائی ہیں شہتیر اور تختے سب ساکھو کے ہیں بہت مضبوط مکان بنا ہے
آدمی - سرکار چونے کی جڑائی ہے سیسا پلایا ہے -
ج - ہمارا اس مکان سے جی خوش ہوا اور لالہ کا ہم سے کہ ایسا گھر اکرایہ دار ملا -
ا - پھر ہیں بھی تو آپ ایسے ہی -
یہ کہکر آدمی نے سلام کیا اور رخصت ہوا اور کوئی بیس دن کے بعد لالہ جوتی پرشاد صاحب پھر کلوار کی دکان پر گئے اور صاحب سلامت پیچھے کی بارہ روپیہ سے پہلے دکان پر رکھ دیئے - ک - بندگی سرکار - کہیئے کیسے دفرمائے - ج - جی ہاں لالہ -
ک - یہ بارہ روپیہ کیسے - ج - کرایہ مکان -
ک - ابھی تو اکادسی اکادی پندرہ دن ہوئے تیرس چودس اماوس اور آج پڑوا ہے بیس ہی دن تو ہوئے - ج - ہاں - مگر میں آج کلکتہ جاتا ہوں ایک مہینے میں آؤنگا -
ک - پھر جلدی کون سی تھی - جب آتے تو دیدیتے -
ج - ہمکو دو مہینے تین مہینے کا پیشگی کرایہ دیدینا گون ہے یہ گون نہیں ہے تمہارا آدمی تقاضے کو آئے
ک - کیا مجال ہے یہ بھی کوئی بات ہے بھلا -
ج - نہیں - یہی نہیں بلکہ کیسا ہی کام ہو آدمی نہ بھیجیئے گا لوگ سمجھینگے ضرور تقاضے کو آیا ہے -
ک - بھلا جو کسی بات کو بھیجنا پڑا کوئی بات ایسی ہی ہوئی - ج - تو خط لکھکر بھیجا بس -
ک - بہت اچھا - اب آپکی کیا کھاتر (خاطر) کروں - ج - بس اب میں رخصت -
ک - حضور رئیس کہاں کے ہیں - ج - ملتان کے - ک - یہاں کہیں آپ نوکر ہیں حضور -
ج - نہیں ہیں نے یہاں صدر بازار میں مرغی انڈوں کا ٹھیکہ لیا ہے -
ک - ہاں تہیں، تو بڑی پھاندا ہوگی حضور کا نام کیا ہے - ج - ہمارا نام چاپلی سنگھ ہم ٹھاکر ہیں
ک - حضور کلکتہ سے چٹھی بھیجینگے - ج - ہاں بھیجینگے - اور جو سوغات لکھو وہ لیتے آئینگے ابکی دفعہ
ک (تھوڑی دور ساتھ چلکے) اچھا سرکار بندگی -
لالہ جوتی پرشاد صاحب سلام کر کے رخصت ہوئے اور کلوار اور اوسکا آدمی دونوں

خوش کہ اچھا کرایہ دار ملا ہے پیشگی کرایہ دے گیا اور ابھی مہینا ختم بھی ہونے نہیں پایا
کہ بارہ روپیہ موجود۔ انکی بڑی تعریفین کین کہ واہ کیا آدمی ہے لاکھون مین ایک۔
لالہ جوتی پرشاد جو گھر گئے تو چچا نے کہا کیا تمنے کوئی مکان کرایہ پر لیا ہے دیہنے ہزبانی
سے ہے کہ مکان لیا ہے یہ کیسا مکان ہے اور اسکی کیا ضرورت تھی۔ انھون نے کہا
جی مین نے مکان نہین لیا ہے۔ مکان ایک دوست نے لیا ہے مین نے دلوا دیا ہے
اچھا مکان ہے۔ چچا نے کہا ہان وہی مین سوچتا تھا کہ تمھین یہ مکان کیا ہوگا۔
اتنے مین جوتی پرشاد کے ایک دلی دوست نے اسکے چچا سے انکے سامنے کہا (قبلہ
اب یہ صحیح المزاج ہین مگر کوئی اعتبار نہین۔ یہان ایک دفعہ آدمی سڑی ہوا
پھر اوسکا تمام عمر اعتبار نہ کرنا چاہیے۔ ایک جراح سلطانی سڑی ہو گیا۔
اطباے شاہی کے علاج سے پانچ چھ مہینے مین فائدہ ہوا۔
ایک روز بادشاہ کو فصد کھلوانے کی ضرورت ہوئی طبیبون سے پوچھا کہ اگر فلان جراح
سے جو دیوانہ ہو گیا تھا فصد کھلواؤن تو کوئی ہرج تو نہین ہے۔
اطبا نے کہا ہرگز فصد نہ کیجئے گا پاگل کا کوئی اعتبار نہین۔ ہر دم احتمال جنون ہے
بادشاہ نے اوس جراح کو بلوایا اور کہا ہم فصد کھلوانا چاہتے ہین اوسنے کہا بہتر۔
خانہ زاد حاضر ہے پوچھا اگر خون ذرا دیر تک نہ بند ہو تو کیا کرو۔ کہا جہان پناہ
ایک اور نشتر اچھی جگہ کا لگا دون بس طبیبون نے باہم اشارہ کیا۔
اور بادشاہ نے مسکرا کر کہا اچھا جب ضرورت ہوگی تو ہم بلالین گے۔ جراح
سات بار فراشی سلام کر کے روانہ ہا۔ بادشاہ نے ہنسکر کہا خدا نے بہت بچایا
اس سودائی کا واقعی کوئی اعتبار نہین۔ج۔ آپ کی ایسی کی تیسی۔
ج۔ جی نہین اب فضل الٰہی ہے۔
دوست۔ ہان اب چہرے سے بھی وہ وحشت نہین برستی ہے۔
ج۔ مجھے کچھ کہنا ہے۔ خوب بات یاد آئی (علحدہ لیجا کر) بھلا پاگل کے منہ پر
کوئی پاگل کو پاگل کہتا ہے۔
دوست۔ جی مین مذاق مین کہتا ہون
ج۔ انکے سامنے تو ایسی ہی بات کرنی ہی چاہیے۔ دوست۔ اب انکا مزاج بالکل صحیح ہے۔

ج ۔ مگر دیوانہ را ہوئے بس است ۔
آب سنئے کہ ایک روز کلوا رکاب اپنے نئے مکان کی جانب سے گذر ہوا سوچا کہ چلو ذرا ٹھاکر
چلبلی سنگھ سے مل لو شاید کلکتہ سے آگئے ہوں ۔ ملاقات بھی ہو جائیگی خیر صلاح بھی دریافت
کر لیں گے ۔ اور شاید کوئی سوغات لائے ہوں تو وہ بھی لے لینگے گئے تو دوسرے
مکان کو بند پایا سمجھے کہ ابھی کلکتہ سے نہیں پلٹے ۔
مگر تعجب ہوا کہ اتنے بڑے آدمی اور گھر کا دروازہ بند اور قفل لگا ہوا دیکھکر سوچے کہ معلوم
ہوتا ہے کہ آدمی کسی کام کو باہر گیا ہے دن کا وقت تو ہے ہی ۔ قفل بند کر کے چلا گیا ۔
آتا ہو گا ۔ دو ایک آدمی ساتھ کلکتہ گئے ہونگے یہ سوچ کر ٹھپو سے کی دوکان پر بیٹھ گئے ۔
ک ۔ دکلوا ۔ یہ محلہ بہت آباد ہے ۔
پ ۔ (بٹوا) ہاں ہی دو چار محلے تو آباد ہیں ادھر چوک اور نکھاس (نخاس) ادھر
یہ دو تین محلے بس ۔
ک ۔ امین آباد میں آبادی بہت ہے ۔ پ ۔ امین آباد سے بڑھ کر کون محلہ ہے ۔
ک ۔ صدر میں بھی آبادی اچھی ہے ۔ پ ۔ چوک اور امین آباد میں بڑی آبادی ہے ۔
ک ۔ ہاں بس چوک کے ادھر ادھر ویرانہ ہے ۔
یہ ٹھاکر جو اس سامنے والے مکان میں رہتے تھے وہ کیا ابھی کلکتہ سے نہیں پلٹے ؟
پ ٹھاکر کون ۔ ٹھاکر تو یہاں کوئی نہیں رہتے تھے ۔ ک ۔ واہ تمہارے کہنے سے نہیں رہتے تھے
پ ۔ ہاں ہمارے کہنے سے محلہ بھر میں پوچھ لو ۔ اس میں تو کوئی لالہ رہتے تھے ۔
ک ۔ لالہ ! لالہ کون ؟ کوئی بنیے تھے کہ کا یتھ اب کب سے نہیں رہتے ۔ یہ چلے کیوں گئے ۔
پ اور چلے نہ جاتے تو رہتے کہاں ۔
ک ۔ یہ کیوں ۔ ارے یہ اتنا بڑا مکان جو ہے پلٹن کی پلٹن اسمیں رہ سکتی ہے ۔
پ ۔ ارے تو لالہ کا ہے میں پلٹن رہتی وہ تو جب سے آپ نے مکان اونکے ہاتھ
بیچ ڈالا اونھوں نے ایک شخص پار کے رہنے والے کے ہاتھ اینٹیں اور لکڑی اور
چوڑیاں کھدوا کر بیچ لیں تب سے کھنڈل پڑا ہوا ہے رہتے وہ کا ہے میں ۔
ک ۔ کیا !!! کھنڈل ۔ پ ۔ جی ہاں کھنڈل ۔ ارے چل کر دیکھ نہ لو ۔
ک ۔ تم کہتے کس مکان کو ہو جی ۔ پ ۔ یہی اس سامنے والے مکان کو جون تمنے بنوایا ہے ۔

ک ۔ ارے یہ تم کہتے کیا ہو ۔ بیچا کس پاجی نے ۔
پ ۔ بیچا یا نہیں بیچا مگر بھائی اُنھون نے تو کھود کے کوڑے کر لیئے ۔
ک ۔ اونکی ایسی کی تیسی ۔ پ ۔ ارے تو جاکے دیکھ لو ۔ ک چلو کیا جانے کیا کہتے ہو ۔
اتنے مین پنساری نے کہا (سلام لالہ) انھون نے سلام کا جواب دیا اور کہا مکان دیکھنے آئے ہو ۔
پنساری ۔ بنوایا کیا اور بیچا کیا اور اب دیکھنے کیا آئے ہو ۔
ک ۔ ارے یارو یہ ماجرا کیا ہے جو ہے وہ یہی کہتا ہے کیا سچ مچ مکان کو اونہی جڑ سے کھود ڈالا ۔
آگے بڑھے تو ایک سقہ ملا ۔ کہا لالہ یہ کیا سوجھی کہ مکان بنوا کے بیچ باچ ڈالا ۔
میان بہستا کا اتنا کہنا تھا کہ اونھون نے مکان کی ڈیوڑھی دیکھی باہر سے قفل ادھر
ادھر کھنڈل سناٹا پڑا ہوا نہ شہتیر ۔ نہ کڑی ۔ نہ تختہ ۔ نہ بڑنگا ۔ نہ چوڑیان نہ اینٹ دیکھ کر
بہت خوش ہوے خالی زمین اور ایک بڑا سا دروازہ اور اوسمین قفل ۔
پٹوا ۔ کیا مکان بیچا تھا یا گرو رکھا تھا ۔ انھون نے تو کھود کھاد ۔ لکڑی دروازے اینٹ
ونیٹ سب کو پٹیل ڈالا ۔ ک ۔ ہمکو تو مار ڈالا کہین کا نہ رکھا ۔ پنساری اور اب تک کیا سوتے تھے
ک ۔ کون جانتا تھا کہ اتنا بڑا بے ایمان نکلے گا ۔ پٹوا ۔ مار ہی ڈالا تم کو ۔
ک ۔ ہم جانتے ہین وہ کلکتہ گئے اور آدمیون کے سپرد کر گئے آدمیون نے بیچ ڈالا اور بھاگ
گئے ۔ ہم تو کہین کے نہ رہے اور تم لوگون نے بھی نہ روکا ۔ ہم سے نہ کہا ۔
پنساری ۔ ہم کیا جانتے تھے ۔ ہم تو جانتے تھے کہ مکان بک گیا ۔
ک ۔ پاؤن تو کچا ہی کہا جاؤن ۔ نام تو دکان پر لکھا ہوا ہے ۔ اور گھر کا پتا بھی لکھا ہے
اور چھاؤنی مین نوکر بھی تھا ۔ پنساری ۔ تو پھر اوسکا کام نہین ہے آدمیون نے پاجی پنا کیا ہوگا
ک ۔ ہمارا گلا تو کاٹ لیا ۔ مگر ہے آدمیون ہی کا کام ۔ کیونکہ وہ ایسے آدمی نہین ہین ۔
گھر آدمی ہے ...
پٹوا ۔ جہان کا پتا معلوم ہو بس وہان پوچھیئے ۔
ک ۔ صدر چھاؤنی گئے وہان ہر تجی انڈون کی آڑہت ہے بڑے لالہ روپیٹ کے
گھر آئے وہان آدمی سے کہا ۔ اوسکو یقین نہ آیا ۔ لڑکے سے لالہ نے کہا لڑکے کو
لالہ کا رنج ہوا ۔ تینون ملکر پھر اُس مقام پر واپس گئے لڑکے نے پڑوسیون سے
دریافت کرنا شروع کیا ۔

لڑکا۔ ارے یار گھنسیام۔ تمھاری دکان سے تو نسخہ وسخہ بندھوانے آتے ہو نگے کچھ جانتے ہو کیہ ہمارا گلا کاٹ کے کہان چلدیا۔

گھنسیام (پنساری) وہ تو یہان رہتے ہی بہت کم تھے۔ ہم نے تو دو دفعہ دیکھا تھا۔ بس یہ کارروائی تو کھلے بندون ہوئی لڑکا۔ اور تم لوگ کیا سمجھتے تھے۔

پ۔ ہم سوچتے تھے کہ تمکو یہ ہوا کیا دوالہ کیون نکالدیا۔

لڑکا۔ اور بھلا کوئی اُن کے پاس آتا جاتا تھا۔ پ۔ ہمنے تو کوئی نہین دیکھا تھا۔

پٹوا۔ ارے بھائی وہ تو نکلتا ہی کم تھا ہم نے اچھی طرح صورت بھی نہین دیکھی تھی مکان بیچا اینٹین کڑیان بک گئین اور تم نے کانون کان نہین سُنا۔

لڑکا۔ صدر جاتے ہین ہم پتا دتا تو وہان ہی ملے گا۔

آدمی۔ ہم سے تو کہتا تھا کہ مین اس مکان کو دلکشا بنا دون گا۔

ک۔ بنا گیا نا۔ دلکشا بھی اُجاڑ ہے اس کو بھی اجاڑ کر گیا۔ آدمی بڑا چلتر باج (باز) نکلا کیا چھپ سے بارہ ہینڈٹ سے نکالے اور ٹھری اسامی بنا اور پھر چھینا ہونے نہین پایا کہ چیٹ سے بارہ اور دیے۔ ک۔ ہمکو بس یہ چاٹ دے کے مار ڈالا۔ لڑکا کہین کا نہ رکھا۔۔۔

اتنے مین ایک کنجڑن نے آکے کہا کہ وہ تو زمین بھی بیچے ڈالتا تھا مگر جس نے اینٹ اور لکڑی مول لی اوسنے جو ادھر اودھر تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ پرایا مکان ہے۔ بس پیچ پانچ کیے چلتا ہوا۔ لوگون نے پوچھا کہان رہتا ہے کہا یہ تو مجھے نہین معلوم مگر ایک دن چھچھونڈرے سالن مین اوسنے اسی مکان مین پکائے تھے تو اسکا نوکر چھچھونڈرے میری ہی دوکان سے لے گیا تھا۔ کوئی مسلمان ہے۔۔۔

لالہ کو نہ لالہ جوتی پرشاد کا پتا یہان ملا اور نہ اینٹ لکڑی کے خریدار کا۔ یہان سے اکتا کے صدر چلے۔ صدر مین پہونچے تو ایک کلوار کے مکان پر گئے اُس سے دردِ دل کا حال کہا اور ساتھ لیا ادھر اودھر ٹھاکر چلبلی سنگھ کو پوچھا کہین پتا نہ چلا۔

سوال۔ یہان ٹھاکر چلبلی سنگھ کہان رہتے ہین۔ موچی۔ کون کہان رہتے ہین۔

سوال۔ ٹھاکر چلبلی سنگھ۔ موچی۔ نہین نہین معلوم کہان رہتے ہین۔

سوال۔ (دوسرے سے) ٹھاکر چلبلی سنگھ یہان کوئی رہتے ہین۔۔۔

ا- ہمکو نہین معلوم کسی اور سے پوچھو - ۲- ہمسے پوچھو ٹھاکر چلبلی سنگہ املی کے کول مین رہتے ہین
یہان سے دونون کلوار پہلے کلوار کا لڑکا اور آدمی ایک مستری کے پاس گئے مستری
اس صدر بازار والے کلوار کا دوست تھا) کلوار چلبلی سنگہ ٹھاکر کو جانتے ہو -
یہان کہین پتا نہین ملتا - اور کام ایسا ہے کہ مین کیا بتاؤن -
مستری (م) چلبلی سنگہ یہان تو کوئی نہین رہتے -
ک - تم سے بڑھ کے یہان کا جاننے والا کون ہے -
م - صدر مین تو اس نام کا کوئی نہین ہے - لڑکا - انڈے اور مرغی کا ٹھیکہ لیتے ہین
م - اسکا ٹھیکہ تو ایک بابو کے پاس ہے جو حسین گنج مین رہتے ہین چلبلی سنگہ کوئی نہین
آدمی - اور ملتان کے رہنے والے ہین - م - ابھی وہ کہین کے ہون -
یہان کے تو نہین ہین - یہان تو اسکا ٹھیکہ ایک بنگالی بابو لیے ہین -
ک - ارے گیا بھائی صاحب - اب کیا ملے گا مکان کو اچھا دلکشا بنا گیا -
مستری نے کہا کچھ تو ہنسی آتی ہے اور کچھ رنج ہوتا ہے - اچھا کرایہ دار لیسا یا مکان ہی
ٹہلا دیا اور یہ کیا کان مین تیل ڈال کے بیٹھے رہے مکان کے کوڑے ہوگئے اور مالک کو معلوم ہی نہین
لڑکا - اور رہتے ایک ہی شہر مین ہین - م - اور رہتے ایک ہی جگہ ہین پھر تمکو یہ کیا ہو گیا -
لڑکا - مین تو پرسون کاشی جی سے آیا - مین اسکے پیچھے مین کب آتا افسوس ہے -
لالہ کو دھوکا دے گیا اور یہ نہ سمجھے کہ جس مکان کے انھون نے دس کہے تھے اوسکے
وہ بارہ کا ہیکو دیتا مگر لالچ مین آکے دو روپیہ کے لیے ہجار دن کا مال انھون نے
کھویا - اور اتا بھی نہوا کہ کسی دن جا کے دیکھین تو کہ مکان مین کیا کیا ہوتا ہے اور مکان
یک بھی گیا کھڈ کھڈ گیا سب کچھ ہو گیا -
آدمی - ارے لالہ وہ بڑا انٹ کھٹ تھا آتے ہی دس کے بارہ کر دیے اور پہلے ہی دے
گیا اور پھر مہینون دن آگے بارہ روپیہ رکھ دے - م - کہین ڈھونڈھ کے نکالنا چاہیے -
ک - بڑا دھوکا دیا جو ملین تو چچا ہی بنا کے چھوڑون بچہ جی کو اور کہتا تھا کہ مکانکو پرستان بنا دونگا
م - بھئی ایسی دل لگی تو ہمنے نہین سنی تھی - رو پیٹ کر یہان سے بھی بے روانہ ہوے اب
اور بھی مایوسی ہو گئی - راہ مین دو چار آدمیون سے ذکر کیا سب نے انکو الو بنایا
کہ بھی واہ کیا گھونٹ بیچ کے سوتے تھے کہ دس قدم پر مکان اور کیسا کانون کان

خیر نہیں اور صرف بک ہی نہیں گیا بلکہ کھد کھدا کے اینٹیں اور لکڑی اور چوڑیاں تک بک گئیں۔ اب جاکے پولیس میں رپٹ لکھا ؤ کہ تحقیقات ہو۔

یہاں سے یہ حیران پریشان پولیس میں گئے وہاں سے ایک جمعدار دو جوان تحقیقات کو بھیجے گئے۔ اونھوں نے کھنڈل دیکھکر کہا ممکن نہیں کہ کسی کا مکان کھد جاوے اور اسکو کانوں کان خبر نہو۔ یہ نئی بات ہے۔ یہ واردات کبھی نہیں ہوئی تھی۔ ڈیوڑھی کا دروازہ کھولا تو ایک کاغذ پر جلی قلم سے یہ شعر اور عبارت خوش خط نستعلیق میں لکھی ہوئی تھی۔

لالہ صاحب مزاج کیسی ہے   اور حویلی وہ آپ کیسی ہے   اندر آئیوں آپ کا یہ ڈھیلا ہے   سچ کہو کیا مکان ڈھیلا ہے
کہیں کہتے ہیں لو کہیں لنگور   رہنا اک تنگیا مکان حضور   نہ رہا اسکا نام نہ والان   جس طرف دیکھئے کھلا میدان

نہیں میدان اکے رہتا ہے
جام کشمیری پیچ کا ہے دور
سچ کہو کیا تمہیں چھپا ڈالا ہے
جوتیاں کھڑکیاں بھی چٹ پٹ
ہیں یہ باتیں جسیقہ کلوار
کہ یہ گنبد ہی پلا کے اک چلو
پھونک دو شعلہ میں انکا سب گھر بار

آسمان اسکا شامیانہ ہے
بیچ لی ایک ایک کڑی قفل
ہو مکان یا کوئی اٹھا لایا ہو
ہاتھ میری بانہیں یا ہاتھ کا کرتب
ہو نہیں ان سب کے نام سے بیزار
آدمی کو بناتے ہیں الو
وقنا ربنا عذاب النار

آگ شن کر دیا بجا کے ڈھول
ہوں جوان عمر عشق میں ہیں
کشتیاں ہیں کتنا ہو ان [illegible]
ہوگئیں [illegible]
انکا سیال میں لٹا دونگا
انکی خواہش ہے خوشی میری
منو وحدتکو ہیں تو آشنا ہیم

بانگی نیٹ کو ٹریو کی مول
نہیں باقی ہو نام کو شہتیر
کیسا مارا ہے چار روں [illegible]
کیا تھا دین نکلے تھے آپ
[illegible]
تمہارا [illegible]
آج [illegible] دن کی آئیگی

یہ پڑھ کر پولیس والوں نے قہقہہ لگایا اور محلہ والوں نے بھی ہنسنا شروع کیا۔ اور کلوا اور اسکا آدمی بہت جھلایا قہر درویش برجان درویش۔ ایک شاعر بھی وہاں کھڑے تھے انھوں نے برجستہ شعر سنائے۔

بہار ہے تجھے مکان سے ہم منڈی
اوسمیں تجھے کچھ پولیس کے بھی لنگور
جاکے دیکھا تو لق و دق میدان
پوچھا لوگوں سے ماجرا کیا ہے
بولا انھیں سے اکثر [illegible] بھول
ایک بڑھیا یہاں پہ رہتی تھی
ایک دن لوٹ لیگئے [illegible] مکان

راستے میں جماعت اک دیکھی
سمجھے ہے کوئی واردات ضرور
نہ کہیں شعلہ نشین نہ والان
حشر اس جا پہ بپا کیا ہے
کہ یہاں یہ کہانی [illegible]
اسکے لڑکے کی [illegible] کہتی تھی
رکھا باقی نہ اینٹ کا نشان

ہے حویلی مین خاک ورنہ دھول — ہین بگاٹن کے ہر جگہ پہ پھول

نہین باقی مکانمین کوئی شے — کان مان بیٹیون مین غائب ہے

پولیس کی تحقیقات سے ہمین کیا سروکار صرف اتنا لکھنا کافی ہو کہ بادی چور کہین پکڑے جاتے ہین۔ ؏ ارے توبہ کر بندے ۔

بیچارے تھانہ دار کی ضغطے مین جان ہے — کاجل کا چور ہاتھ لگے کیا گمان ہے

چوری نرالی طرح کی ہو کیا پتا لگے — مان بیٹیونکے بیچ مین غائب ہے کوئی شے

شہر بھر مین اسی کا چرچا تھا۔ ؏ گھر گھر یہی ذکر تھا یہی شور تھا جو سنتا تھا لوٹ جاتا تھا کہ واہ کیا کھرے اسامی ملی۔ بارہ روپیہ سیلے ٹھہرائے۔ بارہ بیس دنکے بعد دیے اور مکان کا مکان گھوما لیا۔ بعض شوقین خود اُس مقام پر گئے۔ اور کھدے ہوئے مکان اور اشعار کو دیکھکر بہت ہی ہنسے۔ لوٹ لوٹ گئے۔ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے کہ واہ رے استاد واللہ کیا سوجھی ہے۔ اب کسی کو مکان کا ہیکو بے سمجھے بوجھے کوئی دے گا۔

کیونکہ شہر بھر مین ڈگی پٹ گئی۔ کلوار نے بڑی کوشش کی کہ ٹھاکر جلبلی سنگھ کہین ملین مگر اونکا پتا نہ لگا۔ جہان کوئی شخص کسی مالک مکان کے پاس گیا کہ مکان کرایہ پر دیجیے تو پوچھو سنتے ہی وہ کہتا تھا کہ مکان تو حاضر ہے مگر کہین ٹھاکر جلبلی کے بھائی نہ پہنچ جائینگے اور جب کبھی کوئی مالک مکان کسی کرایہ دار کو دق کرے۔ برسات کے دن ہین اور مکان ٹپک رہا ہے یا مرمت شکست و ریخت نہین کراتا تو کرایہ دار جھلا کے کہتا تھا کہ اگر ٹھاکر جلبلی سنگھ کیطرح غچا نہ دیا ہو تو سہی بات تیرے کی بہت سے جلبلیون اور او ٹھائی گیرون چورون اچکون کا حال سنا ہوگا مگر لالہ جوتی پرشاد صاحب نے سب کے کان کاٹے۔ اور دل لگی یہ کہ یہ سب کارروائی اس سبب سے نہین کی تھی کہ روپیہ ملے یا بے ایمانی کرین نہین مطلب صرف یہی تھا کہ شرابی اور کلوار دونون کی ذلت ہو۔ اور کلوار ایسے مفلس ہو جائین کہ ٹکا تک انکے پلے نہ رہے اس ہتھوپنے کو ملاحظہ فرمائیے کہ خواہمخواہ پرائے شگون کے لیے اپنی ناک کٹوائی۔

پانچوان دورہ

غزقاب

کرینگے پیار سے پیار اپنے — کسی کے باپا کا ڈر نہین ہے

	پئین گے مسجدون مین جاکر		کسی کی خالہ کا گھر نہین ہے	

ایک باغچہ فرح بخش مین ٹھیک دوپہر کے وقت ایک رئیس بیٹھے ہوے بڑے شوق اور کمال ذوق کے ساتھ شغل مے نوشی مین مصروف تھے۔ شیشے کے کئی گلاس قرینے کے ساتھ چنے ہوے تھے اور بوتلین تالاب مین پیر رہی تھین اور تھوڑی دور پر کئی باورچی اہتمام بلیغ سے ہر طرح کے کباب پکا رہے تھے اور حضور رئیس گردون مدار مزے مزے سے کھا رہے تھے۔ اتنے مین ایک خدمت گار نے عرض کی حضور اکیلا سو باؤلا اور دکیلا سو سنگ۔ تکیلا سو کھٹ پٹ چوکیلا سو جنگ اور شراب کا شغل تو تنہائی کا شغل نہین ہے جب تک دو چار دوست نہ بیٹھے ہون تب تک لطف اسکا کیا رئیس نے کہا اچھا جاکے فلان فلان دوست کو بلاؤ۔ یہ نہ کہنا کہ یہان کیا ہو رہا ہے۔ صرف اتنا کہنا کہ آپکو ابھی ابھی بلایا ہے۔ بڑا ضروری کام ہے ساتھ ہی لاؤ۔ خدمتگار جہان جہان گیا اور رئیس کا نام لیا کہ انھون نے طلب کیا وہان پہلے سننے والے کو سخت حیرت ہوئی کہ وہ کہان ارے وہ تو مفقود الخبر ہو گئے تھے بھئی۔ ۲۔ یہ تمنے کسکا نام لیا۔ ۳ پوچھو تو کہ کیون بلایا ہے

خ۔ (خدمتگار) مجکو منع کر دیا ہے کہ نہ بتانا کہ کہان ہین اور نہ یہ کہنا کہ کیا کر رہے ہین مگر یہ کہدینا کہ بڑا ضروری کام ہے جلد چلئے۔ ۱۔ اور کس کس کو بلایا ہے۔

۲۔ بیٹھ جاؤ اور سب حال بتاؤ۔ ۳۔ تم بتاتے کیون نہین۔

خ۔ اب چلئے حضور آپ ہی دیکھ لین نا آپ تینون صاحب چلین مین اور دو جگہ جاتا ہون مگر جلد چلیئے۔

خدمتگار تو روانہ ہوا اور یہ تینون آدمی پالکی گاڑی پر سوار ہوکر چلے۔ وہان پہونچے تو آدمیون سے دریافت کیا کہان ہین۔ جواب۔ جی وہ سامنے تالاب پر ہین۔

سوال۔ وہان حوض پر اس دوپہریا اور گرمی مین کیا ہو رہا ہے۔

ج۔ سرکار جاکے دیکھ لین۔ س۔ کب سے بیٹھے ہین۔ ج۔ معلوم نہین۔

س۔ دوسرے نوکرسے تم جانتے ہو جی۔ ج۔ ہجور کوئی نہین جانتا۔ ہم تو نیچ لوگ ہین۔

س۔ کیا تمکو منع کر دیا ہے۔ کہ نہ بتانا۔ ج۔ کیا معلوم سرکار۔

اسپر ایک دوست نے کہا ارے میان اس حجت سے کیا فائدہ۔ سامنے ہی تو نہر ہے چلکے دیکھ لو نا۔ اب کے سب چلکے تالاب کے پاس پہونچے اور دھک سے رہ گئے

١۔ ارے اِچ۔ این کہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب۔
٢۔ مارے ہنسی کے لوٹ گئے مارڈالا۔ ٣۔ متحیر ہو کر۔ اجی حضرت تسلیم۔
ارے میان یہ کیا ہو رہا ہے۔
رئیس۔ آپ کا نام بھی اندھون کی فہرست مین لکھ لیا۔ بیربل نے ایکدن بادشاہ سے کہا حضور آپ کے شہر مین سب اندھے ہی اندھے ہین اور ثبوت اسکا یون دیا کہ ایک دن بیچ چوراہے پر بیٹھ کر مونجھ کی رسی بٹنے لگے۔ اب جو آتا ہے وہ پوچھتا ہے راجہ بیربل یہ کیا ہو رہا ہے بیربل نے اون سب کو اکبر کے پاس بھیج دیا اور کہا جہان پناہ صریح یہ لوگ دیکھ رہے تھے کہ مین رسی بٹ رہا ہون اور جو آتا ہے وہ پوچھتا ہے راجہ بیربل یہ کیا کر رہے ہو اسی طرح آپ لوگ بھی آنکھون کے اندھے تام مین لکھ لئے ہین ١۔ ارے یار ہم اور شراب۔ ١
٢۔ اور یہ دوپہر یا اور یہ گرمی!!!۔ ٣۔ ارے واہ اوستاد مانتا ہون۔
اتنے مین رئیس نے تین گلاسون مین شراب اونڈیلی اور برف کا پانی ملا کر گلاس دیئے اور غل مچا کر کہا ۔

بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند — چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند
بیہوش اہبوش بہ ادب ساقی کے کہنے سے ضرور ڈالیے ڈرگیا — جام شراب لاکے بھی ساقی کدھر گیا

ہوشم توبہ شکست بادہ بنوش بہار بجوش آمدہ است۔ ب

بغل مین ہون توبہ دبائے ہوئے — کلیجے سے بوتل لگائے ہوئے

١۔ لالہ جوتی پرشاد صاحب حضور ہی کا نام ہے۔ ج۔ جناب خاکسار ہی کو کہتے ہین۔
١۔ ارے بھئی یہ کیا کایا پلٹ ہوئی۔ ج۔ مزاج ہی تو ہے طبیعت ہی تو ہے۔
٣۔ واللہ اگر ہم اپنی آنکھون نہ دیکھتے تو کس مردود کو یقین آتا۔ ارے یہ تمکو پہلے کیا سوجھی تھی اور اب کیا سوجھی ہے۔
ج۔ بادہ بہوش۔ ان سب باتون کو جانے دو۔ ارے کبابا لاؤ۔ لوجی اور جام لو آج ہم آپ سب صاحبون کو بہوش
دوستون مین سے ایک کی نظر جو تالاب کی طرف پڑی تو کہا۔ اہو اہو ہو ارے یار د ادھر تو دیکھو۔ یہ تالاب مین کیا ہو رہا ہے بھئی پھر تو کوئی بوتلین یہ بہی ہین کھلکھلا کر ہنس پڑے ایک نے کہا بھئی سے ،

جوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی ۔ پاپوش مین لگائی کرن آفتاب کی

دوسرا بولا ہے اسی کا نام ہے ۔ تیسرا ۔ کیا آج بیرانی کا میلا ہے ا ۔ اچھی خوب کہی ۔
۲ ۔ واللہ یہ پھبتی بے مثل ہوئی ۔ ۳ ۔ جو کہتا ہون ایسی ہی کہتا ہون ۔
یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیراک لوگ ملاحی پیرہ مین ڈبکی لگا رہے ہین یہ غوطہ لگایا وہ ابھر سے
ع ۔ کبھی ابھرے کبھی ڈوبے سر نو کی کشتی ۔
ج ۔ مین غور کرتا ہون واللہ کہ یہ کیا وحشت تھی ۔ لاحول ولا قوۃ ا ۔
یہ دماغ کو بیٹھے بٹھلے کیا ہوگیا تھا ۔ بوتل والے کی بوتلین توڑ ڈالین ۔
کلوار کی دکان کو غارت کر ڈالا مٹھوریں بوتلین پیپے توڑ ڈالے اوندھا دیے
اوسکے آدمی کو ہرن والی سرا دوڑا دیا ایک مکان کی اینٹین بیچ ڈالین کڑیان کھدوا دئے
پٹیل لین ایک جرم تھوڑا ہی کیا ہے

گلچین نے دو گناہ کئے ایک چھوڑ کے ۔ بلبل کا دل شکستہ کیا گل کو توڑ کے

ا ۔ یہ ہمنے نہین سنا تھا ۔ کیا کیا ۔ کلوار کی دوکان لٹا دی ۔ ؟
ج ۔ ایک دکان لٹانا کیا معنے ۔ ایسے مکان کرایہ پر لیا اور اینٹین کڑیان اور شہتیر
اور چوکھٹیان سب کے کوڑے کر ڈالے ۔ ا ۔ واللہ سچ کہتے ہو ۔ ؟
ج ۔ قسم خدا کی سچ کہتا ہون ۔ ۲ ۔ اور مالک مکان سے کیا کہا ۔
ج ۔ اوس سسرے کو اب خبر ہوئی ہوگی آگ ہوگیا ہوگا ۔ سر پیٹ لیا ہوگا ۔
۲ ۔ جسکا مکان کھدوا کے بیچ لوگے وہ کیا کہے گا ۔
۳ ۔ غضب کیا واللہ ۔ آپ قید ہو جائین گے ایک روز لاحول ولا قوۃ !!!
وہ تمکو جانتا ہے ۔
ج ۔ ہان جانتا ہے کہ ہمارا نام چلبلی سنگھ ہے ۔ اور ذات کے ہم ٹھاکر ہین اور ملتان مین مکان ہے
راوی جس نے سنا لوٹ گیا ۔ ا ۔ مالک مکان کو ان سب باتون کا یقین ہوگیا ۔
۲ ۔ بڑا پاگل ہے بھئی ۔
۳ ۔ اب آخر اوسکا کچھ حشر معلوم ہوا کہ تمھاری تحقیقات کر رہا ہے جسکے ہاتھ تمنے بیچا وہ کیا کہیگا
ج ۔ نہ تو وہ ہمارا نام جانتا ہے نہ شکل پہچانتا ہے ہم جب اوسکی دوکان پر گئے تو سر پر [illegible]
منڈاسا ۔ پانون مین پنجابی جوتا ایک چست گھٹنا اور ہاتھون مین موٹے موٹے کڑے

پورے سکھ بنے ہوئے - ا - اچھا غپادیا - جنون کی حرکت تھی -

٢ - اچھا اب تم کچھ دن چھپے رہو -

٣ - پورا فوجداری کا مقدمہ ہے کئی برس کو بھیجدیے جاؤ گے کیا غضب کیا -

ج - بھئی اب نشہ نہ منغص کرو -

گذشتہ را صلواۃ اور ہمسے آپکو یا کسیکو شکایت کا کونسا موقع ہے - مٹری تو تھے ہی مٹری کی داد نہ فریاد مٹری مار بیٹھے گا ہمنے کچھ ثبات عقل ہیں تھوڑی ہی ایسا کیا -

ا - اچھا جی جام چلے - بھئی یہ کباب بڑے مزیدار ہیں -

٢ - ایسی عمدہ گزک ہے - کہ باید و شاید -

٣ - او یہ بس بس اچھا اب یہ بتاؤ کہ وہ کلوار کون تھا جسکی دکان آپنے غارت کی -

ج - اسکا حال پھر کہینگے پہلے یہ تو سنیئے کہ ہمنے اس سے کہا کیا کہ ہم کون ہیں ہم صدر بازار کے ٹھیکہ دار ہیں - فرنگی اور انڈون کا ٹھیکہ -

اسپر بڑا فرمائشی قہقہہ پڑا کہ اتنے میں وہ دوست بھی آگئے جنکو خدمتگار بلانے گیا تھا ایک وکیل - دوسرے ڈاکٹر دیکھتے ہیں تو لالہ جوتی پرشاد جو اسقدر تائب اور پرہیزگار اور صدوسے شراب ہوگئے تھے وہ حوض پر بیٹھے پی رہے ہیں ڈاکٹر نے کہا سو بیٹے ویرشد تو یہ کرچکے تھے - اچھے ہم ہیں ابھی توبہ - وکیل نے ہنسکر کہا مزاج شریف کیسے کہا کہ

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

مگر معلوم ہوتا ہے کہ ایکے پیر مغان نے اسکو یون بدل دیا -

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این رگہ ما رگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ نمودی باز آ

آخر یہ کایا پلٹ کیسی ہوگئی یار ج - یہ ہمکو ڈاکٹر صاحب سے دریافت کرنا چاہیے -

ڈاکٹر - جب آپکے دماغ کا امتحان لیا جائے تو معلوم ہو -

ج - مگر آپ لوگون نے بڑی دیری کی - وکیل ہمارے پاس ایک کلوار آگیا -

روتا تھا بیچارہ - اوسکو کوئی ذات شریف غپا دیگئے اور گھر اجڑکا دیا ہے واللہ کرنا ہے

و شاید - واہ رے ہمارے شہر بھی عجیب مقام ہے ارے میان کرایہ پر مکان لیا اور

مکان کو کھدوا کے لکڑی اینٹ سب بیچ ڈالی اور اب پتا نہیں ۔ ا ۔ کون شخص تھا بھئی
۲ ۔ ج کی جانب خفیہ اشارہ کرکے ۔

اجی کوئی ہوگا ۔ لو ڈاکٹر جام تو لو ۔ سمجھا جائیگا جو جیسا کریگا ویسا پائیگا مکان ٹیل لیا پٹیل لیا ۔ انسان کی طبیعت کا بھی کوئی ٹھکانا نہیں ہے کبھی کچھ کبھی کچھ مگر لالہ جوتی پرشاد صاحب کی طبیعت درجہ اعتدال سے تجاوز کر گئی ۔ انکی طبیعت نے گرگٹ کو بھی مات کیا دھوپ چھاؤن کی بھی کوئی حقیقت نہیں رہی گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے ایسے ہوتے ہیں ؎

ہم بھی کشتہ تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
اور زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

یا تو شراب کے نام سے نفرت تھی بوتل کی صورت سے دشمن ۔ یہاں تک کہ قارورے کی شیشی تک توڑ ڈالی ۔ کلوار کی خانہ میں جا کے دھونی رمائی اور اب یہ کیفیت ہے کہ رندان بدمست جمع ہیں اور دل لگی ہو رہی ہے اور چہل ہو رہی ہے اور دور چل رہا ہے مذاق ہو رہا تھا کہ ایک دوست نے کہا بھائی صاحب ؎

گل بے رخ یار خوش نباشد
بے بادہ بہار خوش نباشد

دوسرا بولا ہمارا بھی صاد ہے ؎

گر دہم توبہ بدست صنم بادہ فروش
کہ دگر مے نخورم بے رخ بزم آرائے

تیسرے نے کہا ہم اسی ریزولیوشن کو سکنڈ کرتے ہیں ۔ لالہ جوتی پرشاد نے فوراً لالہ رخ نام ایک عورت کو جو جوان اور خوبرو اور خوش گلو تھی بلوایا احباب نے پوچھا (یار یہ پیتی بھی ہے انھوں نے کہا ہاں خوب پیتی ہے ایک بولا (بے اسکے لطف صحبت کیا) دوسرے نے کہا (واہ وہ معشوق کیا جو اوسکا شغل نہ کرے گونگی صحبت کس کام کی) احباب صادق اور دوستان موافق اور بذلہ سنج مزاجان مرنج یاران بادہ خوار اور جام و صراحی اور گزک اور نغمہ خوش لب حوض اور معشوق طرحدار اور باغ پر بہار کل سامان طرب مہیا تھا ایک دوست نے حالت نشہ میں یہ راگنی گائی

کیا ہی سماں ہے جانفزا
بزم میں ہے عجیب رنگ
بھنگ پی کوئی دولھن [illegible]

رند ہیں [illegible] کیا عجب سا
[illegible] کہیں ہے [illegible]
[illegible] سکے چلا کوئی [illegible]

باغ ہے اک دلکشا
گالی ہے کوئی شوخ شنگ
[illegible] کوئی [illegible]

صورت ہے ہزار دلربا
تن تنا تن تنا تنا
بلبل گل [illegible]

ساقی حوروش کہین	ہر دم بادہ کش کہین	العطش العطش کہین	کرتے ہین رند برملا
موسم نائے نوش ہے	وقت وداع ہوش ہے	سب تو جنون کا جوش ہے	دور پہ دور ہے چلا
ختم ہے اب شراب کا	دور ہے آفتاب کا	جوش ہے کیا شباب کا	رند بنے ہین پارسا
مفتی شہر مست ہے	قاضی بھی مے پرست ہے	شیخ سبو بدست ہے	کہتا ہے دبادہ خوبیار
مرد ہین مست اور غنی	عورتین سب بنی ٹھنی	کوئی بنا کوئی بنی	رنگ شراب ہے جما
ساقی لالہ فام ہے	لالہ رخ اسکا نام ہے	ہاتھ مین سبکے جام ہے	اوس پہ گزک کا ہے مزا
نشہ مل کا زور ہے	شام کو سمجھے بھور ہے	بزم مین قلقل شور ہے	باغ مین حشر ہے بپا
حوض ہے رشک رود نیل	رکش نہر سلسبیل	جملہ مرض کا ہے مزیل	آب حیات کا چچا

۱- بھئی چوکوئی مین ہم سب سے بڑھ گئے - ۲- کیا داد دی ہے ماشاءاللہ -

۳- پاگل ہین یہ واللہ ہمکو یہ طرز بہت پسند ہے مرغوب طبع -

۳- مذاق تو ہے ہی مگر عمدہ مذاق ہے بھونڈا مذاق نہین ہے -

بلبل گل ہین ایک جا	ہے کوئی تل کوئی دمن	سنکے چلا کوئی سجن	بنکے چلی کوئی دولھن

اسمین کیا لطف ہے - ۲- آپ کی ایسی کی تیسی - ۳- بھئی واللہ خوب کہا ہے -

مفتی شہر مست ہے	قاضی بھی مے پرست ہے	شیخ سبو بدست ہے	کہتا ہے دبادہ خوبیار

۲- دل لگی کے دو چار لفظ اگر نکال دیے جائین اور انکی جگہ پر متین الفاظ لائے جائین تو پھر دیکھئیے کہ کیسی پھڑکتی ہوئی غزل چوٹی کی ہو جاتی ہے -

۱- ابے جا- پھڑکتی ہوئی غزل تو نے سنی بھی نہین ہے - ہ

بس سے اس شوخ نے کی راتکو ہاتھا پائی	لو رتن آج جو ڈھلکا ہے تیرے بازو پر

۲- خدا کی مار- ۳- لاحول ولا قوۃ -

۴- پہلے مصرع مین تو (اس شوخ) ہے لے اور دوسرے مین (تیرے بازو پر) اچھی شاعری ہے -

جوتی مہمل شعر ہے- بھونڈا مذاق ہے- ۳ بھونڈا سا بھونڈا -

اتنے مین ایک صاحب جو زینے پر بیٹھے تھے حوض مین لڑھک گئے -

جل جلالہ- ایک غوطہ کھایا- مبارک دوسرا کھایا- مبارک باشد- بارے دو غوطے کھا کے ابھرے- خود بھی ہنسے اور حاضرین نے بھی قہقہہ لگایا جتنے آدمی بیٹھے تھے مارے

ہنسی کے لوٹنے لگے اور لالہ رخ نے تالیاں بجا کر خوب زور سے قہقہہ لگایا اور وہ بہت ہی جھینپے۔ ایک نے کہا بھئی خوب شد کہ بیل جھود دوسرا بولا سے

کشتی جعفر زٹلی در بھنور افتادہ است۔ ڈبکہ ڈبکہ میکند اے از توجہ پار کن۔

تیسرے نے کہا معلوم ہوتا ہے حوض کے پیراکوں سے مقابلہ کرنے گئے تھے۔

ذرا ڈاکٹر کو دکھا تو لو۔ ہڈی پسلی تو بچگئی یا مرمت شکست و ریخت کی ضرورت ہے ہاتھ شکستہ بھیر۔ اور پاؤں تیمور لنگ و رٹانگ سے لنگڑ دین گھوڑے کا زین۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ لالہ جوتی پرشاد صاحب بہادر کے چچا جان نمودار ہوئے اب فرمائیے اون کو کون روکے سیدھے دراے ہوئے گھس گئے دیکھتے کیا ہین کہ حوض پر جشن ہو رہا ہے شراب کی بوتلین بھی پھر رہی ہین اور لوگ بھی دھت اور رنگین بیٹھے ہوئے ہین اور شعر شاعری بھی ہو رہی ہے اور ایک چھلو بھی بنی ٹھنی بیٹھی ہے انکو دیکھکر لالہ رخ بھاگنے لگی مگر چچا جان نے کہا دیہ کیون۔ یہ بھاگتے کیون ہین۔ بلا لو ڈاکٹر صاحب نے کہا قبلہ و کعبہ یہ گانے کے لیے بلوائی گئی ہین۔

چ۔ کیا مضائقہ ہے۔ جوتی پرشاد مزاج کیسا ہے۔

ج۔ قبلہ و کعبہ۔ ایک جام حضور میرے ہاتھ سے پی لین۔ چ۔ لاؤ بیٹا۔ بڑی خوشی سے

ج۔ بسم اللہ۔ چ۔ پی کر۔ اب یہ کہیے ڈاکٹر صاحب انکا مزاج کیسا ہے۔

ڈاکٹر یقین تو ہے مزاج روبراہ ہے۔ ۱۔ اب فضل الٰہی ہے جناب۔

۲۔ اب اطمینان رکھیے۔ ۳۔ مین حضور کو مبارک باد دیتا ہون۔

چ۔ ہے تو ایسی ہی بات چ۔ گھر مین اطلاع کر دیجئے کہ اب دماغ صحیح ہو گیا۔

چ۔ شکر ہے خدا کا۔

ایک صاحب جو حوض مین غوطے کھا چکے تھے اوسکے بعد کمرے مین جاکے لیٹے تھے اب چونک پڑے اور ایک بے تکی ہانک لگائی دغر غرا غر۔ فرفرا فر۔ ٹائین ٹائین غرفش۔ ٹلے نویسی بھئی ٹلے ہو بس۔) جوتی پرشاد کے چچا نے ہنسکر کہا۔

دھنگیا زخانی جنگبا زخانی کی اصطلاح مین شراب کو کہتے ہین بلکہ شراب کی اس حالت کو جس مین انسان اپنے آپے مین نہین رہتا ہے اور بے کیف ہو جاتا ہے یہ بے تکی ہانک جو انھون نے لگائی تو چچا سمجھ گئے کہ جنگیا زخانی حالت ہے۔

وہ بزرگوار اب کمرے سے باہر آئے اور لالہ رخ کو دیکھکر کہا لو جان جان۔
ایک مچھی ہمکو دے ڈالو۔ بس ایک مچھی زیادہ چوما چاٹی نہیں) اسپر وکیل صاحب
نے آنکھ کر کان مین کہا ارے بھائی یہ کیا اندھیر کرتے ہو۔ جوتی پرشاد کے چچا آئے ہین
جواب۔ جوتی پرشاد کی ایسی کی تیسی ارے میان انکے چچا آئے ہین۔
جواب چچا کی بھی ایسی کی تیسی۔ ہائین اکیا جنون ہو گیا ہے۔
جواب جنون اور چچا کی دونون کی۔
(منہ ہاتھون سے بند کر کے) ارے چپ چچا نے کہا کہنے دیجئے اسوقت انکی معاف ہے
اندھے کی داد نہ فریاد نہ مار پیٹے گا اسپر انھون نے فرمایا فریاد کی بھی ایسی کی تیسی
اندھے کی بھی ایسی کی تیسی

	ندا ریم غیر از تو فریاد رس		توئی عاصیان را خطا پوش و خطا پاش	

ا۔ واہ اچھی اصلاح دی۔ ۲۔ سعدی کی روح وجد کرتی ہوگی۔
اس وقت کلیلون پر ہین نا۔ ۳۔ خطا پوش و خطا پاش۔
چچا نے جو یہ کیفیت دیکھی تو سمجھے کہ لڑکون کی صحبت مین بیٹھنا اچھا نہین ہوتا یہان سے
چلنا چاہیے۔ اور اٹھکے چلے گئے۔ جوتی پرشاد نے اپنی وحشت کا پورا پورا حال
احباب سے بیان کر دیا کہ بوتل والے کی بوتلین توڑین اور اوسکو چھاؤنی کے
پل دوڑا دیا اور کلوار کی دکان کی ساری سرگذشت کہہ سنائی کہ یون گھوڑین
توڑین اور بوتلون کے اوندھے ٹوٹے پیئے اور ریت بھر دی اور اوسکے آدمی کو دیکھنے
لینے کو دوڑایا اور چراغ گل کر کے پگڑی غائب کر دی مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئے۔
اُسدن بارہ بجے رات تک سب پیا کئے اور پیتے پیتے ایسے بدمست ہوے کہ کسی کے
حواس نہین سب چور چور۔ ا۔ ارے یار خوردن کہاں ہے۔
۲۔ خوردن کھاتا۔ بجور کھاتا تو میخورم کھاتا ہون۔ ۔۔۔ میخوری کھاتا ہے تو
۳۔ میان بیٹھے کو توال ابے ڈر کا ہیکا۔ ۴۔ یار شراب اب نہین ہے۔
۵۔ بس اب فضول ہے بہت کثرت ہو گئی۔ ج بھائی صاحب آج تو رات بھر اڑے گی
ا۔ کچھ مزا تھوڑا ہی ہے۔ ہان کھانا منگواؤ۔ ۲۔ کھانے کے ساتھ کچھ تو ہونا چاہیے۔
۳۔ میان بیٹھے کوتوال۔ ۴۔ آپ سے زیادہ تیز ہے انکو اب نہ ملے۔

اتنے مین کباب اور پوریان آئین - ڈاکٹر - مین ان ہندؤن کی پوریون سے جلتا ہون -

لالہ رخ - اور ہمکو کبابون کے ساتھ پوری ہی اچھی معلوم ہوتی ہے گرما گرم کباب اور گرما گرم پوری اور چٹنی -

وکیل - بھجیا تو جیسی ہندو حلوائیون کے ہان ہوتی ہے ویسی کہین نہین ہوتی - لاکھ تدبیر کرو وہ ذائقہ نہین آتا -

ا - اب اسوقت سب غنی ہین - مگر اتنے حواس ہین کہ باتین کر رہے ہین اگر ایک دور کڑک کے اور چلا تو بس - ع ساغر کو میرے ہاتھ سے لینا کہ چلا مین -

پھر - ع - درین عجوبہ کس راکس نپرسد - سیان بھئے کتوال اب ڈر کاہے کا سیان (سیان جی) ہنسکر انکی تو رسید آگئی اجی ہان پہونچ گئی -

۲ - ابھی نہین ابھی کچھو رہین لگے ہین - ایک جام کی کسر ہے -

س - بہت کھلکھلا کر ہنسے سیان بھئے کتوال رہے -

اتنے مین لالہ رخ کمرے کے اندر گئی اور ادھر ادھر سے ڈھونڈھکر برانڈی کی بوتل لی ہی آئی

ا - ارے اباڑ اللہ - اب سب ڈوبے -

۲ - ڈوبے تو ہین ہی یہ کہو کہ اب پتا بھی نہ ملیگا اب تک تو خیر سہارے سے اُبھر بھی سکتے تھے مگر اب ایسے ڈوبینگے کہ غرقاب بلکہ گرداب -

ج - ہان سامان تو ایسے ہی نظر آتے ہین یہ پا کہان سے گئین -

لالہ رخ - ہم تو پاتال کی خبر لانے والے ہین - ج مگر تمہاری تھاہ کسی نے نہ پائی -

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار | کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

س - سیان بھئے کتوال - ارے ہان - انکو نہ پینا نہین یہ کتوالی ہی جا بیٹھیگی اس فقرے پر سب نے قہقہہ لگایا مگر وہ گایا ہی کئے - سیان بھئے کتوال اب ڈر کاہیکا - لالہ رخ نے سب سے پہلے انھین کو جام دیا بعد ازان خود پیا اور یون ہی یکے بعد دیگرے دور چلنے لگا اور چونکہ بہت تیز نہین ہوئی تھی انھون نے کھانا بھی کھایا جسقدر چو رستے انھون نے کچھ یون ہی سا دو چار لقمے - اور جو (سیان بھئے کتوال) کی طرح فلک ہفتم کی سیر کر رہے تھے انکے ہان رمضان شریف نے ڈیرے ڈالدیے ماہ صیام کے مہمان (سیان) تو لوٹ گئے انکا پتہ نہین بہت دور نکل گئے

اور چھکڑے پر لادے نہین گئے۔ ریل پر گئے سپشل ٹرین پر مارا مار انکے بعد دوسرے صاحب بھی روانہ باشد مگر یہ بھٹیارے کے ٹٹو پر گئے۔ اس تیزی اور فراٹے کے ساتھ نہین گئے دو بجے تک نشست رہی اسکے بعد دو کے سوا کسیکو نشست برخاست کی طاقت نہ رہی ع رہے کہان سے ہراک شے کی حد ہے آخر کار —

جن دو کے حواس باقی تھے انمین یک لالہ رخ اور ایک ڈاکٹر نور خان۔

لالہ رخ (دل) آج بڑی پلائی ہوئی۔ ڈ۔ مگر تم بھی کتنے چنچل ہو۔

ل۔ چنچل سی چنچل۔ پھوپھی امان کہتی ہین لالہ رخ کیا جانے تو ماں کے پیٹ مین نو مہینے تک کیونکر رہی بوٹی بوٹی پھڑکتی ہے مین نے کہا شوخی تو میری گھٹی مین پڑی ہے سہ

معمور ہون شوخی سے شرارت سے بھری ہون
دھانی مری پوشاک ہے مین سبز پری ہون

ڈ۔ سب کہتے ہین کہ بڑی چنچل چھوکری ہے۔

ل۔ چھوکری! چہ خوش۔ اچھے اچھون کو چھوکرا بنا کے چھوڑ دون۔

ڈ۔ (ہنسکر) ہے تو ایسا ہی۔

اتنے مین وہی آواز آئی (سیان بھئے کوتوال) اور لالہ رخ نے معًا کہا (ارے یہ پھر جیتی ہو گئی) اسپر ڈاکٹر زور سے ہنس پڑے اور کہا کہ ایک مردہ تو زندہ ہوا) بس ایک بار گا کر پھر جو سوئے تو (جاگنا صبح تک قسم ہے) سوے تو اوٹھنا معلوم مردون سے شرط باندھ کر سوے ڈاکٹر اور لالہ رخ نے پھر تھوڑی تھوڑی پی اور خوب سرور گٹھے کوئی چار بجے کے قریب لالہ جوتی پرشاد صاحب کی آنکھ کھلی اور خدمتگارون کو جگا کر حکم دیا کہ کوٹھری کھول کر ان بوتلون مین سے جو گاؤن سے کھنچکر آئی ہین ایک بوتل نکال لاؤ ڈاکٹر نے پوچھا (کہان کشید ہوئی ہے بھئی) اونھون نے کہا کوئی آٹھ برس ہوئے ہمنے اجازت لیکر کھنچوائی تھی۔ اور چار سال تک دفنائی گئی ڈاکٹر نے کہا (بے مثل ہوگی) — اسکا کیا کہنا۔ نسخہ کسنے دیا تھا) کہا نسخہ ایک حکیم کا لکھا ہوا ہے۔ گاجر اور منڈی اور سونف اور گڑہل کے پھول اور کیوڑا اور مرغ اور تیتر اور بکری کا گوشت اور چڑے اور بہت سی ٹھنڈی ٹھنڈی چیزین ہین۔ اور رنگ سنہری اور بو کا نام نہین بلکہ خوشبو ڈکار ایسی عمدہ کہ واہ تھوڑی سی مین

آدمی بوتل لے کر آیا۔ ل۔ ارے اب تڑکے تڑکے نہ پی ج۔ آج کی معاف کیجئے لاؤ جی
ڈ۔ بڑے دہاوت پینے والے ہو بھئی۔ ل۔ اب نہ پیو۔ کہا مانو۔ نہیں مر جاؤ گے۔
ڈ کیسی پاگل پنے کی باتیں کرتے ہو۔ یہ اب ماننے والے ہیں بھلا تم نہ پیو۔
ج۔ واہ یہ نہ پئیں تو چھاتی پر چڑھ کے پلاؤں۔ ہم تو دیں آپ لوگ مزے میں ہیں۔
یہ کون بات ہے۔ سب کے پہلے تو میں لالہ رخ ہی کو دونگا۔ لیجئے انکار کیا اور میں
آگ ہو گیا۔ بس۔

ل۔ (جام لے کر) انکار اس چیز سے تو سکھئے کرتے ہیں۔ یہاں ہر دم برق۔ برق دم
دے کر واہ کیا چیز ہے واللہ۔

ج۔ اب ان مردوں کو تو جگاؤ ڈاکٹر۔ ڈ۔ اس کام میں لالہ رخ ہی برق ہیں۔
ل۔ اے ہم تو جگا دیں انکے گڑے مردوں کو سب کے پہلے میاں کو جگایا۔ وہی جو بار
بار چونک اٹھتے تھے اور گاتے تھے (میاں بھئے کتوال اب ڈر کا ہے کا) دو چار بار
جگایا نہ جاگے تو لالہ رخ نے کہا یہ مو امر دوں سے شرط باندھ کے سویا ہے (پانی لوٹے
سے سر پر ڈال کر) ہٹ ترے کی۔ وہ کلبلا کے اٹھ بیٹھے۔

ل۔ بندگی بڑے میاں۔ مزاج اچھے جواب (مسکرا کر) سونے دو طبیعت سست ہو رہی تھی
ل۔ ارے اسی سے تو سستی جاتی رہتی ہے ج۔ ہاں ہاں۔ آگ کا جلا آگ ہی سے اچھا ہوتا ہے
جواب۔ اور سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے۔ ڈ۔ نہیں۔ اس وقت تھوڑی سی ضرور پینی چاہیے
ل۔ لو ڈاکٹر نے بھی کہدیا اب کیا ہے۔

جواب۔ اچھا لاؤ پینچ کہیں پی تو پی ہی سہی (پی کر) خدا کی قسم آنکھیں کھل گئیں
آب حیات ہے۔ یہ کہاں سے آئی بھئی یہ تو نئی چیز ہے واللہ کیا ذائقہ ہے۔
ج۔ اب اوروں کو بھی زندہ کرو۔ ل۔ پہلے ڈاکٹر کو تو دو۔
ڈاکٹر نے بغیر پانی ملائے پی اور بڑی تعریف کی کہا راح روح اسی کا نام ہے اول تو
خوشبودار دوسرے خوش ذائقہ تیسرے فائدہ بخش ضرور ہوگی الکوہل اسمیں کم ہے
اور چوتھے وہ صاف کیا ہوا بہت ہی صاف کیا ہوا۔ اب اسکے مقابل میں نہ تو
برانڈی کی کوئی حقیقت ہے نہ آپکی نہ وسکی کی۔ بھئی ایک جام پانی ملا کے بھی دو
ایک جام پانی ملا کے بھی دیا۔ اور ڈاکٹر نے بڑی تعریف کی اور لالہ رخ نے

بھی تائید کی کہ مین تو صورت دیکھتے ہی خوش ہو گئی تھی۔ اسکے بعد سب ایک
مرے سے جگائے گئے اور وہی شراب اڑنے لگی اس روز بھی رات دن یہی
شغل رہا۔ برابر مے نوشی اور اسکے سوا اور کوئی شغل نہین اور وہی اوسی دن کی حالت
کہ کسی نے کھانا کھایا اور کسی نے غرا کیا اور کوئی کسی رنگ کوئی کسی ترنگ مین۔
سب مست۔ اس روز یہ طرہ البتہ ہوا کہ ایک لالہ رخ کے علاوہ دو اور آئین۔
ایک گوری ساقن اور دوسری جلالی دیہاتن۔ وہی ہو حق۔
وہی چہل پہل۔ تیسرے دن صلاح ہوئی کہ شہر مین پورا پورا لطف صحبت نہین
کہین دیہات مین ان سب کو لیکر چلنا چاہیئے تاکہ بالکل آزادی ہو۔
کسی را با کسی کارے نباشد۔ سب نے اسپر صاد کر دیا۔
ڈاکٹر اور وکیل تو شریک نہو سکے انکو اپنا اپنا کام تھا اور سب احباب مع تینون رنڈیان
شوخ و شنگ کے ایک باغ مین گئے جو شہر سے کوئی تین کوس پر تھا وہان چھوٹے
بڑے میان ہشو ایک جھولے پر لالہ رخ کو لیے جھول رہے ہین۔ کوئی دوست جلالی
سے پینگ بڑھا رہے ہین کوئی گوری ساقن کو دم دے رہا ہے راہ پر لا رہا ہے
کھانے پینے کی افراط میوے ہر قسم کے موجود تمام دنیا کی راحت اور سامان
عیش مہیا۔ چاہے ننگے ناچین۔ چاہے گائین بجائین ڈھول بجائین۔ خوب دھما چوکڑی
مچی۔ میان ہشو دو دن تک بیہوش کسی وقت ہوش آنے ہی نہین دیتے ہین سچ

سر پٹکتا ہون پلادے مے بیہوش مجھے		ساقیا دوڑ کہ پھر آنے لگا ہوش مجھے

ع۔ مجھکو اپنے سر و پا کی ہی خبر کچھ بھی نہین۔ سب سے زیادہ یہ کیف ہشو سے
یہان تک کہ دل دھڑکنے لگا اور مارے پیاس کے دم نکلنے لگا۔ ہونٹھ ہر دم
خشک۔ پانی کی صراحیون پر صراحیان خالی کر دین مگر ہونٹھ اور حلق تر ہوئے
اور رہون کہان سے۔ دن رات بوتل منھ سے لگی ہوئی۔ کوئی دم اس سے
خالی ہی نہین۔
ہشو۔ ارے یار کوئی تو ہمکو ایسی شے پلاؤ کہ ذرا حلق تر ہو۔ ہونٹھ کانٹا ہو گئے۔
۱۔ برف برابر پلاتے جاؤ۔ ۲۔ اب تم سونے کا دھیان کرو۔
۳۔ میان بھئے کتوال اب ڈر کاہے کا۔ راوی سبحان اللہ! ای تو جان پر

بنی ہوئی ہے اور ایک صاحب صلاح دیتے ہین کہ سونے کا دہیان کرو۔ کیا اچھا
وقت آرام کا نکالا ہے کہ وہ دوسرے صاحب فرماتے ہین کہ میان بھلے کتوال اب
ڈر کاہیکا۔ کیا خوب موقع گانے کا نکالا ہے اونکے لب کا نشا ہو گئے۔
حلق سوکھا جاتا ہے اور آپ کو گلی بازی کی سوجھی ہے اور وہ صاحب صلاح دیتے
ہین کہ ذرا سو رہو۔

لالہ جوتی پرشاد صاحب کا برا حال تھا خدمتگار انکی اجازت کے بغیر گاڑی پر سوار
ہو کر شہر سے ڈاکٹر کو بلا لایا ڈاکٹر نے آکے دیکھا تو برا حال تھا۔ ڈاکٹر۔ کیا حال ہے۔
مشو۔ آہستہ سے بڑا برا حال ہے۔
ڈاکٹر۔ کثرت ہو گئی ہوگی۔ یہ بڑا عیب ہے اعتدال عجب شے ہے۔
مشو۔ جان پر بنی ہوئی ہے اُف۔
ڈ۔ (ماتھے پر ہاتھ رکھکر۔ گرم ہے نبض دیکھکر۔ تیز بخار ہے۔ زبان دیکھوں)
اچھا بالفعل کیسرو کا شربت بنواؤ عمدہ چینی اور کیوڑے اور برف کے ساتھ پی لو۔
دیکھو ابھی تسکین ہوئی جاتی ہے اس چیز کے لیے کیسرو اکسیر ہے۔
ڈاکٹر صاحب کے حکم کے مطابق خدمتگار شربت تیار کرنے چلا تو کئی آدمیون نے
اُسکو بلا لیا اور لڑے کا کیونکہ سب کے سب گولی کھائے ہوئے تھے اور سبکو دوا کی
ضرورت تھی دو دن تک شراب اڑتی رہی۔
۱۔ ارے بھئی ادھر آنا۔ کیسرو کا شربت ذرا زیادہ لانا۔ ۲۔ ہم بھی ہین گے۔
۳۔ اور پیئے گا کون نہین سچ (خدمتگار) مین ایک گھڑا بھر کے لیے آتا ہون سب حصا یئین
ڈاکٹر ہان اس سے کم مین کچھ بھی نہو گا سب کے سب کلیجے پھونک کے آئے ہین۔
مشو۔ موت کا سامنا ہے۔
یہ کہکر مشو اُٹھے ہی تھے کہ چکر آگیا اور گرے تو بیہوش ہو گئے۔ دو چار منٹ
مین جب غشی کی حالت رفع ہو گئی تو آنکھ کھلی اور پانی مانگا۔ ڈاکٹر نے کہا اب کیسرو کا
شربت ہی پیجئے۔ برف اور کیوڑا ڈال کے لطف دیگا اور کیسرو سے ٹھنڈک
پہونچیگی۔ جن لوگون کو اسکا شوق ہے اور اعتدال سے کام نہین لیتے۔
انکا یہی حال ہوتا ہے اور جوتی پرشاد تو مشو ہی ہین چھوڑ دی تو اس گدھے پن

کے ساتھ کہ بوتلین اور کٹوریں چکنا چور کرنے لگے اسکو توڑا اوسکو پھوڑ - دہم دہش ہم ہشنکو لکھتے ہین تو پیتے نہین اور پینے آئے تو بہل مسی کے خلاف عقل سے دشمنی بھلا یہ بھی کوئی عقلمندی ہے کہ دو دو تین تین دن روز و شب مخمور دن رات صبح و شام دو پہر تیسرا پہر جب دیکھو چڑھی رہتی ہے -

نہ چندان بخور کز دہانت برآید	نہ چندان کہ از ضعف جانت برآید

افراط و تفریط اسی کا نام ہے -

ایک ہفتہ تک لالہ جوتی پرشاد صاحب ہشو کھٹیا سے اٹھ نہ سکے - یار دوست احباب عزیز سب کو انکی جانب سے اندیشہ پیدا ہوا کہ خدا ہی خیر کرے روز دو وقتہ ڈاکٹر آتے تھے اور باہم مشورہ کرکے نسخے لکھتے تھے اور ایک کمپونڈر ہر دم پاس رہتا تھا آٹھوین روز انکی طبیعت ذرا ذرا سنبھلی - ڈاکٹر نے صلاح دی کہ دفعۃً شراب نہ چھوڑو ایکدم سے ترک کر دینا نقصان پہونچاتا ہے مگر انھون نے ایک نہ سنی اور ایک دم سے ترک کر دی نتیجہ یہ ہوا کہ ہاتھ پاؤن ٹوٹنے لگے بھوک بہت کم ہو گئی - رات کو نیند نہین آتی تھی دو مہینے کامل انتہا سے زیادہ کمزور رہے اور باغ سے باہر نہ نکلے دن رات باغ مین رہتے تھے اگر کوئی ملنے گیا تو ذرا دیر کے لیے مل لیے ورنہ کسی سے سروکار نہین لیکن خدمتگارون اور نوکرون کو تاکید اکید تھی کہ خبردار شراب پی کے ہمارے سامنے نہ آنا باغ بھر مین شراب کا نام و نشان تک نہ رہنے پاسکے اور نہ کوئی بوتل کسی قسم کی ہو تیل تک پتی مین آگئے تھے اسکے نام اور جام اور ظرف تک سے نفرت ہے -

ایک روز انکے دوست شیطان نے مزاج پرسی کی تو گوشہ خلوت چھوڑ کر ایسے بے تحاشہ باغ سے بھاگے کہ منزلون پتا ہی نہین - جاتے جاتے ایک پارک مین پہونچے - شام کا وقت تھا کوئی ساڑھے سات بجے - ہری ہری دوب پر تکلف کے ساتھ کھانے کی میز اور کرسیان چنی ہوئین تھین اور صاحب لوگ اور میمین وہین کھانا کھا رہے تھے اور سارجنٹ کا پہرا تھا کوئی اودھر جانے نہین پاتا تھا مگر آپ انکی آنکھ خاک دھول جھونک کر دفعتہ ہی تو پہونچے اور ایک سرے سے ٹھیلا اور گلاس توڑنے شروع کیے سب متحیر کہ یا الٰہی یہ کیسی بلا آسمانی بے درمان نازل ہو گئی -

گرفتار ہوئے لوگون نے پہچانا کہا حضور یہ فلان رئیس کے بھتیجے ہین صاحب کمشنر
انکے چچا سے واقف تھے انکو فوراً بلوایا اور کہا آپ کل اپنے بھتیجے کو فوراً پاگل خانے بھیجے
اسوقت انھون نے بڑی بیضابطگی کی - وہ میم صاحب کو غش آگیا - اور ایک خانساما
کے سر پر بوتل توڑی - وہ بےچین ہے آپ انکا علاج اپنے آپ نہ کرسکین گے بہتر
کچھ دن پاگل خانے مین رہنے دیجیے اور وہین علاج کیجیے چچا نے صاحب کمشنر سے
کہا کہ مجھے آپ کے حکم کی تعمیل مین کوئی عذر نہین ہے لیکن فکر یہ ہے کہ پاگل خانہ گیا تو عورتین
کڑھ کڑھ کے مر جائینگی - بس اسکا خیال ہے مین کل مجسٹریٹی مین درخواست دیدونگا
کہ مجھے اجازت دیجائے کہ اس پاگل کو پا بہ زنجیر کرکے حراست مین رکھون صاحب
کمشنر نے اس رائے سے اتفاق کیا اور دوسرے روز میان ہشو کو کسی بہانہ سے
مجسٹریٹی لے گئے - مجسٹریٹ نے انکا نام دریافت کیا انھون نے اپنا کارڈ دیا انھون نے
کئی سوال کیے - سب کا جواب دیا - فلسفی کے مسائل پوچھے یہ برق دم ہر سوال کا
جواب موجود - تاریخی واقعات مین بحث کی یہ پورے اترے تب انھون نے جھلا کر
کہا دول اسکو کون پاگل کہتا ہے لوگ آگے بڑھ کے کہنے ہی کو تھے کہ (صاحب کمشنر
بہادر سے پوچھیے) کہ اتفاق سے دفتری صاحب کے اجلاس پر روشنائی کی بوتل
دوات مین روشنائی ڈالنے کو لایا بوتل کا دیکھنا تھا کہ یہ پین سے اجلاس پر سے
اور جاتے ہی دفتری کے ہاتھ سے چھینی اور پھینکی تو سو ٹکڑے صاحب کے کپڑون پر
روشنائی ہی روشنائی -
سررشتہ دار پر پیل کے ورک شاپ کے خلاصی کی پھبتی ہوتی تھی - ایک وکیل صاحب تھا
ڈاڑھی شیخ سرخ رنگا کر تقریر کر رہے تھے روشنائی کچھ ریش مبارک پر کچھ حلق سے
اوتر گئی - جل جلالہ - کورٹ محرر کانسٹبل
چپراسی سب اجلاس پر پہونچے اور انکو لے آئے اور صاحب نے سررشتہ دار کو
اشارہ کردیا کہ حکم لکھو کہ زنجیر پاؤن مین پہنانے کی اجازت ہے دوسرے دن
چچا جو انکو ڈھونڈتے ہین تو انکا کہین پتا نہین سمجھے کہ ہمارا وحشی نکل گیا -
اُسدن تو اچھی طرح آئے کھانا کھایا اور کوئی بات خلاف عقل نہین کی - چچا نے
احباب اور عزیزون کے مشورہ سے یہ رائے قرار دی کہ آج انکو پھر نہین آرام کرنے دو

ٹل سے کارروائی کیجاتی تھی - یہ آدھی رات کو وہان سے اپنی گاڑی پر سوار ہو کر
ایک ہوٹل مین جا کے رہے اور صبح کو وہان سے سوداگرون کی دوکان پر تشریف
لیگئے اور وہان ادھر ادھر بہت خریداری کی - رئیس آدمی سمجھ کر سب نے انکی عزت
و آبرو کی - کسی کو دس کے سات دیے اور تین کا رقعہ لکھدیا کسی کو حکم دیا کہ فلان
مقام پر آدمی کو بل لیکر بھیجدو کسی سے کہا بل اور اسباب آج شام کو ہمارے پاس
بھیجو - کوئی کہین گیا کوئی کہین اور یہ چلتے ہوئے تو سیدھے اسی ہوٹل ہو پہنچے -
لیتا مرے یا دیتا - دوسرے دن انکے پاگل پنے کی خبر شہر مین مشہور ہوگئی لوگ پہلے
ہی سے جانتے تھے کہ سڑی ہے -

چھٹا دورہ

وحشت ! وحشت

ایک رئیس ایک جوڑی گاڑی پر سوار ہو کر صدر بازار گئے اور ایک مالدار بزاز کی
دکان پر جاکر دو عمدہ سوٹ بنوائے ایک ریشمی اور دوسرا بانات کا اسکے بعد ٹہلتے ٹہلتے
بزاز کی آنکھ ذرا چوکی ہی تھی کہ آپ نے ایک چرمی بیگ جسمین بوتل اور گلاس سفر کے
لیے رکھا جاتا ہے جھپ سے گلے مین پہن لیا اور بزاز سے رخصت ہوئے تھوڑی دیر مین
ایک سارجنٹ آیا انگریزی مین لالہ سے کہا - (ہم اپنا بیگ یہان بھول گئے ہین -
اسمین ایک بوتل ہے اور گلاس بزاز کے آدمی نے کہا جی ہان رکھا ہے لالہ نے ٹوٹی
پھوٹی انگریزی مین کہا آپ بیٹھیں میرا آدمی لیے آتا ہے - آدمی نے ادھر ادھر دیکھا تو
بیگ مع بوتل اور گلاس کے غائب اور اسکے ساتھ ہی آدمی کے ہوش مع اسکے حواس کے
نفر و ادھر ڈھونڈھا ادھر ڈھونڈھا - مگر وہ بھلا کہان ملنے والے ہین تم شو تو تھے ہی
دنیا بھر مین انکا کہین پتا نہین ہے چہار طرف ڈھونڈھ مارا کہین ہو تب تو ملے دوکان بھر
پریشان بزاز اپنے آدمی کو للکار رہا ہے کہ تیرے جھوٹ موٹ بک دیا اب تمکو دام
دینے پڑین گے اور وہ سیکڑون قسمین کھاتا ہے کہ رام دہائی ابھی ابھی یہان پر رکھا تھا
بزاز اور نوکر مین جنگ زرگری ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی وہی بیگ لیکر آیا اور
بزاز کو ایک چٹھی مع بیگ کے دی بہت عمدہ انگریزی مین لکھا کہ لالہ صاحب ہم شراب
اور شرابی دونون کے دشمن ہین ... تمھاری دوکان پر شراب کی بوتل کا بیگ دیکھا -

آگ ہی تو لگ گئی سر سے پانون تک پھنک گیا۔ گلے مین بیگ ڈالا اور لیتا ہوا۔ بوتل راستے مین توڑ ڈالی۔ گلاس کے چار ٹکڑے کئے۔ چمڑے کا بیگ بھیجتا ہون اس آدمی کو ۲ مرحمت فرمائیے
بالخیر و شما بسلامت۔ (راقم ہشو)

بزاز نے یہ خط نہایت استعجاب کے ساتھ پڑھ کر سارجنٹ کو دیا۔ پہلے تو اسکی سمجھ مین نہین آیا مگر جب لالہ نے سمجھایا تو بہت ہنسا بزاز نے آدمی کو ۲ حسب الحکم لالہ جوتی پرشاد صاحب دیئے اور سارجنٹ سے بوتل اور گلاس کے دام پوچھے۔ وہ آدمی نیک تھا۔ بیگ گلے مین ڈالا اور ہنسکر کہا اچھے پاگلون سے لین دین رکھتے ہو اور رخصت ہوا۔ لالہ اور اسکا بھائی اور دوکاندار سب متحیر کہ یا اللہ یہ کسکا فعل ہے جوتی پرشاد کے سوا اور کوئی یہان آیا نہین اور وہ ایک وضعدار اور رئیس آدمی ہین۔

اب سنئیے کہ لالہ جوتی پرشاد صاحب یہان سے دو کانون کی دوسری لین مین گئے اور ایک بساطی کی دوکان مین اوترے یہ دوکان بڑی تھی بساطی اوٹھکر اسباب دکھانے لگا اس سے آپنے غباری عینک مانگی وہ کوٹھری مین گیا کہ اتنے مین موقع وقت غنیمت جانکر آپ نے جلدی جلدی دو کارک اسکرو یعنی کاگ پیچ پاکٹ مین رکھ ہی تو لیے اور ادھر بساطی کا سکھ ملازم جو اتفاق سے انکی طرف دیکھ رہا تھا اور انکو خبر نہ تھی کہ کوئی ہماری تاک مین ہے وہ چھپٹا۔ بساطی عینکین نکال کر آیا ہی تھا کہ سکھ نے میان ہشو کا ہاتھ پکڑ لیا ہشو بہت کیا بات!

بساطی۔ ہائین! کچھ پاگل ہو گیا ہے ارے ایک رئیس کا ہاتھ پکڑتا ہے چھوڑ دے سالے یہ ہی ہے کون۔

سکھ۔ رئیس اسکو کون کہتا ہے۔ یہ چور اسکا باپ چور ہشو دیکھو اسکو سمجھاؤ۔

بساطی۔ کپور سنگھ تمکو آج جنون ہو گیا ہے تم ہماری دوکان سے نکل جاؤ۔

سکھ۔ ایسے سرکار یہ تمہارے دیس دی سردار اور چوری چکاری کرے پاکٹ مین ہاتھ ڈالکر۔ دیکھیے یہ چور اسکا باپ دادا چور۔

بساطی۔ لاحول ولا قوۃ! اسکے بس جائیے کوئی دوسرا ہوتا تو مار کے ادھیڑ ڈالتا۔ سپاہی تو کپور سنگھ نہ دیکھتے تو مار ہی لے گیا تھا اب چلو تھانے۔ کاگ پیچ چرانے چلے تھے چلو تھانے بیس بید سے کم نہ پڑین گے۔

بساطی - لیجاؤ بھائے پر۔

اتنے مین انکا خدمتگار - آیا اور کوچمین گھوڑون کو سائیسون کے سپرد کرکے کود پڑا - اب یہ بھی تین آدمی ہوگئے اور باہم دنگا ہونے لگا۔

کوچمین کسی رئیس کی عزت لیتے ہو خدمتگار یہ کاگ پیچ چرانے والے لوگ ہین جنکے نوکر چاندی کے کڑے پہنے ہین۔

سکھ - ارے آنکھون مین خاک جھونکتا ہے - پوچھ تو یہ پیچ کہان سے نکلا ہند و دھرم اس سے گنگا جلی اٹھوا چوڑی گاڑی پر سوار اور یہ چوری۔

کوچمین - بس زبان سنبھال کے بول بڑا وہ بنکے آیا ہے۔

یہ ہنگامہ ہو ہی رہا تھا - کہ ایک دکاندار نے چپکے سے کوچمین کے کان مین کہا ارے بھئی اس تو تو مین مین سے کیا ہوگا دوکاندار کو کچھ لے دے کے ویسٹ کردو - یا بلا - دمعاملہ رئیس آدمی ہین بڑے بدنام ہونگے کوچمین نے کہا اگر یونہین سب رئیس ڈرنے لگے تو جسکا جی چاہے دھمکا لے - بساطی نے آدمیون سے کہا کہ کانسٹبل کو بلاؤ انکو چپاہی بنکے چھوڑونگا - جاتے کہان ہین جیٹرا گلخیر واب دس پانچ آدمی اور جمع ہوئے

۱- ارے میان چوڑی گاڑی پر سوار ہین چوری کیا کرتے حضور گاڑی پر سوار ہون یہ بساطی بڑا بدذات ہے - ۲- کسو رئیس کو بے اجت کرنا کون بھلمنسی ہے -

۳- ارے تو کیا دکندار کو کتے نے کاٹا تھا - ۱- کوئی کسی کو جھوٹ نہین لے مرتا -

الغرض بڑی لے دے کے بعد خدمتگار نے بساطی کے ملازم کو بیس روپیے دیے اور اوسنے اپنے آقا کے حوالے کیے تب جاکے کہین لالہ جوتی پرشاد کی آبرو بچی - اور سب چپکے ہو تو نکو بخشے دیے تھے مگر یہ ایک گرو ملے - کوشش تو یہ کی تھی کہ پوٹل کے کھولنے کے پیچ کھماکے کھاری کنوئین مین پھینکدین مگر لینے کے دینے پڑے - بات تیرے کی - دھر لیا گیا نا او گیدی - یہان سے میان ہشو صاحب بہت ہی رنجیدہ اور افسردہ اور پژمردہ گاڑی پر سوار ہوے - سیکڑون جوتے پڑے ہوے - چور نے باپ کو صلواتین سنوائین ہاتھ پکڑا گیا جیب سے کارک اسکرو نکلے سکھ بگڑا - دوسرے آدمی نے اوندھی سیدھی سنائین لوگ جمع ہوے سب کے روبرو چوپینے آدمیونکے سامنے ذلیل ہوے - کانسٹبل بلوائے جاتے تھے بیس ضرب بید کا فتوے لگا یا گیا -

اُس روز مارے رنج کے کھانا نہین کھایا گھر مین جاکے سو رہے - دوسرے روز بخار آگیا ایک ہفتہ تک بیمار رہے جب آرام ہوا تو صدر بازار والے بساطی کی کل کارروائی بھول گئے اور پھر صدر بازار چلے - اس مرتبہ دیگنٹ پر سوار تھے نہ وہ خدمتگار نہ کوچمین نہ وہ سائیس - ورنہ وہ لوگ ضرور سمجھاتے کہ حضور صدر بازار کیطرف سے نہ چلین - ابھی اکھوارا ہی ہوا ہے کہ وہان فضیحتا ہو چکا ہے صدر بازار مین جا کے گاڑی سے اب انگلیان اٹھنے لگین (۱) وہی جاتے ہین وہی جنھون نے کاگ پیچ کی چوری کی تھی (۲) اتنے بڑے رئیس اور سکے ٹکے کے مال کی چوری واہ (۳) انکا اسمین کوئی قصور نہین انکے دماغ مین خلل ہے (۴) میان وہ جنھون نے بتلین چرائی نہین اور کاگ پیچ پاکٹ مین رکھکر بھاگے تھے وہ آج پھر آئے ہین -

انکو کیا خبر کہ یہان کیا ہنڈیا پک رہی ہے ایک سوداگر کی دوکان مین دھنسنے ہی کو تھے کہ اسنے للکارا یہان نہین یہان نہین اور دوکان دیکھئے جیسے کوئی کسی فقیر سے کہتا ہے لاحول ولا قوۃ ایک اور دوکان پر قدم رکھا ہی تھا کہ دوکاندار نے کہا مجبور ہم نے دکان بڑھادی - جو لینا ہو وہ اور دکان سے لیجیے یہان سے چلتے چلتے ایک اور دکان مین گھسے - دکاندار واقف تھا کہ ہشّو یہی ہین مگر مہذب آدمی تھا زبان سے کچھ نہ کہا خود بھی ساتھ ہو لیا اور انکو موقع چوری کرنے کا نہ دیا -

ہشّو - کوئی بڑھیا منی بیگ ہے - جواب جی نہین - ہشّو کوئی قیمتی پنسل ہے -

جواب - مین تو ایک ٹٹ پونجیا بساطی ہون حضور کسی بڑی دکان مین جائین -

ہشّو - اچھا ہم یہان ٹہل رہے ہین - تم کسی بڑی دکان سے جا کے لا دو -

جواب - حضور ایسی اب تشریف لیجائیے مین اس ہشّو کا دھڑی ہین نہ آنے کا تسلیمات -

ہشّو اب کچھ کچھ سمجھے کہ لوگ انکے آنیکے روادار نہین ہین - اب کسی دکان مین جانیکی جرات نہوئی - اور گاڑی پر سوار ہوکر روانہ شد - سوار ہوکر چلے ہی تھے کہ آواز آئی لدا ہے لدا ہے ہشّو سمجھ گئے کہ یہ آوازہ ہمین پر کسا گیا مگر کرتے کیا کسی نے انکا نام تو لیا ہی نہ تھا اور نام لیا بھی ہوتا تو بازار بھر ایک طرف اور یہ ہشّو ن لوڈن کا ہشّو بدھو نفر - ایک کی دوا دو مثل مشہور ہے یہان سے ذلیل ہو کر چلے تو سیدھے گھر آئے اور دو دن تک گھر ہی مین رہے باہر نہین نکلے -

خواہش بیہودہ یہ گھر مین لکچر بازی یون شروع کر دی ۔
صاحبو ۔ یہ بادہ وہ شئے ہے کہ الامان اس سے خدا بچائے ۔ اللہ نہ کرے کہ اسکے پاس کوئی کبھی پھٹکے ۔ الحذر الحذر یہ وہ ناگن ہے جسکا کاٹا پانی تک نہین مانگتا ۔ مگر لوگون نے ابنائے جنس کے بہکانے کے لیے کہنا شروع کیا ہے ۔ مے خوری خور اگر خدا میخواہی ٭ ناکردہ گناہ پیش قاضی نبرند ٭ سبحان اللہ اگر مے پینے کے ذریعہ سے خدا کی زیارت نصیب ہو تو حضرت بندہ اللہ کی ایسی زیارت سے درگذرا اسکے یہ معنی نہین کہ ہم خدانخواستہ منکر ہیں نہین بلکہ سہ نا زیران کن کہ خریدار تست ٭ تیسرے دن پھر شیطان نے انگلی دکھائی اور ہشو صاحب نے وحشت کی پی اور چند اشعار آبدار تصنیف فرمائے ۔

پرسون گئے ہم صدر بازار — آئے وہاں سے ذلیل اور خوار
ڈبکٹ بجا کر بھاگے ہم — پیچھے جوتی آگے ہم
اکا و کا ہم وہ لاکھ — ہم ہشو اور انکی ساکھ
کوئی دوست نہ کوئی یار — دشمن سارا صدر بازار
مارا مارا گیا دردر — پھرنے لگا دوکانون پر
نظم ہے یا ہشو کی نانی — چورن والونکی ہے بانی
کھائے اگر راجا بن جائینگے — خبر جہان کی لائینگے
ساقی کی دم مین خدا ہے — جبھی یہ بوڑہا غمزہ ہے
کاگ چھوڑ لیے اجی واہ — توڑی بوتل الا اللہ

جاتے جدہر ہین وددبک — بھاگ لے مردود دبک
آوازے سب تنے کیسے پھر — بھاگے تو لو گیدی خر
ہم پردیسی انکا گھر — پھر آگئے ہم وان دردر
بولا کوئی سن لو بھائی — ہشو کی جب شامت آئی
بھوک پڑا یہ ہشو ہے — ہشو ہے بھئی ہشو ہے
چورن کھا لو ہشو یار — تو ٹکے لادو ایک انار
جام ہے کیا او ہے کیسی — پینے والے کی ایسی تیسی
کبھی اچھا ہے جیسی ہے — کلوار کی ایسی تیسی ہے
وہ شیطان ہم نوری ہین — وہ گھما گر ہم نوری ہین

انکے اصحاب بیم ور سننے گئے تو یون گفتگو ہوئی ۔
ج ۔ شین رے الف بے یہ چار حرف آج سے ہم کبھی استعمال نہ کرین گے ۔
ج ۔ یہ تو محال ہے ۔ ایسا کوئی جملہ لکھو تو سہی ۔ بے شک ممکن ہے جناب ۔
ج ۔ قلم دوات کاغذ لیکر ، غم مین عقیدہ تھند تسلیم ۔ ہم کل تپ مین دق تھے ۔ حکیم و وید کسی کو حکم دیجیے کہ نسخہ [illegible] مجھے مفید ہوئی ہے وہ دو نوسے دیجیے کہ وقت اسہال پی لون ۔ تب دفع ہو ۔ [illegible] نہایت [illegible] ہم [illegible]
ہے ۔ دو شیشی [illegible] کی منڈی سون [illegible] تو بس واللہ خوب لکھا ۔ [illegible]
ج ۔ [illegible] خوب لکھا ہے ۔ انگریزی مین کیا لکھا ۔ [illegible]

م- منڈے کے معنی پھچوری کے معنی مچھے۔ سونکے معنی جلد فیتہ فل کے معنی خیرخواہ۔ نویو کی معنی بیچا
ب- آہستہ سے اب اسکو پاگل کون کہے۔ مولوی۔ کیا اچھا خط لکھا ہی۔ ج- مے عمدہ چیز نہین ہے۔
ب- کیا خوب اس فقرے مین بھی کوئی شراب کا حرف نہین ہے۔ نہ شین نہ رے نہ الف نہ بے۔
م- ہان بیشک نہین ہے۔ ج- مخدوم من مین سڑی نہین ہون۔
گ- کیا خوب۔ اسوقت تو ذہن ترقیون پر ہے۔
پنچ- شعر شاعری بہت اچھا شغل برائے شاعران گران مایہ بے صرف اور بے غل وغش
یار روز طبیعت بہلانے کا قیاس کیا گیا۔ ب- اسکے کیا معنی۔ م- یہ بے تکی ہوئی بندہ نواز۔
ج- بے تکی نہین ہوئی یہ خوب ہوئی اسکے یہ معنی کہ کوئی لفظ اس جملے مین ایسا نہین جسمین
شین یا رے یا الف یا بے ہو۔ بڑا طبیعت دار آدمی ہی۔ ج- بس اسیطرح ہوش کی باتین کیا کرو
ب- ایسا ہو تو ہم اپنے آپکو بڑا خوش نصیب سمجھین۔ ج- ع- برات عاشقان بر شاخ آہو۔
م- سبحان اللہ۔ برات مین بے اور رے اور الف۔ عاشقان مین الف اور شین بر مین بے۔
اور بے شاخ مین شین اور الف آہو مین الف پورا مصرع۔
ج- ع- شکر بہ ترازوے وزارت برکش۔
م- خوب شکر اور بہ اور ترازو اور وزارت اور بر اور کش سب مین شراب کے دو دو
ایک ایک حرف موجود۔

دس دن کے بعد طبیعت نے پھر پلٹا کھایا اور چھ روز تک اتنی پی اتنی پی کہ ہوش
حواس نشہ مین خود بدولت بازار مین آئے غائب غلہ سا تین دن شراب کے اور کانون پر
اتنی بدعت کی کہ پولیس کو دست اندازی کرنی پڑی چونکہ انکے چچا ایک مشہور آدمی
اور ہردل عزیز رئیس اور آنریری مجسٹریٹ تھے انکے ساتھ رعایت کی اور خود پولیس
والون نے انکو انکے گھر پہونچا کر انکے چچا کے سپرد کر دیا۔ انھون نے گھر پر بھی آسمان
سر پر اٹھا لیا اور ایک ہفتے تک سوائے گالی گلوج مار دھاڑ جوتی پیزار دھر پکڑ کے اور
کوئی کام نہ تھا۔ چچا اور احباب اور بھائی اور محلے والے عاجز آ گئے اور صاحب مجسٹریٹ
سے پاگل خانے کے سپرنٹنڈنٹ کے نام چٹھی لکھوائی اور صلاح ہوئی کہ مولوی صاحب
کے ساتھ گاڑی پر بیٹھ کر پاگل خانے جائین اور انسے ذکر بھی نہ کیا جائے ایک
خدمتگار نے انکو سمجھا دیا کہ مولوی صاحب کے ساتھ آپ کل صبح کو پاگل خانے

بھیجے جائینگے چٹھی وہانکے صاحب کے نام لے آئے ہین۔

ساتوان دورہ

ملا پاگل

مولوی صاحب گاڑی پر سوار جوتی پرشاد کو اپنے نزدیک بیوقوف بناتے چلے جاتے تھے اور سوچتے جاتے تھے کہ لالہ کو یہ خبر ہی نہین کہ گھڑی دو مین مزلیا باجے کی پاگل خانے کی سیر کرتے ہونگے دلمین ہنچ تھا مگر فقیر درویش بر جان درویش پاگل خانے کی عالیشان کوٹھی کے پاس پہونچکر مولوی صاحب نے گاڑی رکوائی لالہ جوتی پرشاد کے بنانے اور دل بہلانیکے لئے کہا گلخانہ دیکھکر پھر کہین نہین یون مزے مزے کی باتین کرنیکے ناظرین الانکین اس مکالمے کو ضرور یاد رکھین کہ آگے چلکر اسکا جابجا حوالہ دیا جائیگا مولوی۔ یہی اس چار دیواری کے اندر ایک باغ ہے شمیر جنت نظیر کے شالامار باغ کی نقل۔ الہ آباد کے خسرو باغ سے بڑا۔ عجب نزہت بار باغ ہے جابجا چمن اور پھلواریان اور عمدہ عمدہ پودے اور سر بفلک کشیدہ درخت پر میوہ و باردار اور بیچون بیچ مین ایک پری منزل کوٹھی ہے کوٹھی کیا نمونہ جنت ہے۔ طبقات ارم۔

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد	کسی را با کسی کارے نباشد

چھتر منزل۔ اور دلکشا۔ اور فرح بخش کی کوئی حقیقت نہین۔ تاج بی بی کے روضے کی بھی کوئی حقیقت نہین چار کونون مین چار پریان بنی ہین اس قابل ہے کہ یہان دو گھڑی انسان دل بہلائے اسمین ملقبیں حشتم حور خرم ملکہ ملکات عالم حضور پرنور شہنشاہ بیگم اپنی تفریح طبع کے لیے آتی تھین مع سراپردہ گزینان عزت واقبال وہودج نشینان عظمت واجلال قدم رنجہ فرماتی تھین اسلا ہے کہ ذرا کبھی کبھی آیا کرین۔ لطف بہار اٹھایا کرین۔ جوتی باہر ہی سے دیکھنے سے جی خوش ہوگیا۔

مولوی۔ دلمین خوش ہوکر۔ اندر اور بھی خوش ہوجئے گا۔

ج۔ ہم تو باہر ہی سے دیکھکر پھڑک گئے۔ م شکر ہے کہ آپنے بھی پسند کیا روح کو بالیدگی ہوئی

ج۔ ہمکو تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ہم اٹھارہ برس کے ہوگئے۔

م۔ اجی بوڑھا آئے تو جوان ہوجائے اور جوان کبھی بوڑھا نہ ہونے پائے اسکی سیر سے انسان کل عوارض روحانی اور امراض جسمانی سے مصئون او محفوظ رہتا ہے۔

ج۔ کیون نہین۔ آپ تو کبھی کبھی یہان آتے ہونگے۔ م جی ہان۔ سیر کنان۔

ج۔ آج یہین رہئیے۔
م۔ دلمین۔ خدا کرے۔ اللہ بچا سے ظاہرداری مین۔ آپ یہان رہ سکتے ہین اتنے مین
لالہ جوتی پرشاد گاڑی سے اترے ج۔ مین ابھی آتا ہون ذرا اسکے اندر چلکر سیر کرین گے۔
م۔ خوش ہوکر ضرور آپ جس کام کو جاتے ہین ہان سے ہو آئیے ج۔ ابھی ابھی آتا ہون۔
دس منٹ گذر گئے پندرہ منٹ گذر گئے بیس منٹ گذر گئے۔ جوتی پرشاد کا پتا نہین۔
اب سنئیے کہ لالہ جوتی پرشاد صاحب گاڑی سے اتر کر گھنی اور لمبی لمبی پتاور سے ہوکر پاگلخانے
کے پھاٹک پر پہونچے۔ جوتی۔ پہرے والے سپاہی سے سپرنٹنڈنٹ صاحب ہین۔
سپاہی دہنگی سلام کرکے۔ ہان حضور ہین۔ ج۔ ہمارا کارڈ بھیجدو اسپر چھپا تھا یہ
لالہ جوتی پرشاد ام اے فیلو آف دی کلکتہ یونیورسٹی۔
سپاہی نے ایک چپراسی کے ہاتھ کارڈ بھیجا اسنے اُن سے کہا حضور کو صاحب نے سلام دیا ہی
جوتی پرشاد نے ٹوپی اتار کر انگریزی مین سلام کیا اور صاحب نے استادہ ہوکر ہاتھ ملایا۔
ص۔ دل ہم آپ کے لیے کیا کر سکتے ہین۔ ج۔ مین ایک پاگل کو لیکر آیا ہون۔
صاحب مجسٹریٹ کا یہ خط آپکے نام ہے۔ ص۔ ابھی حال مین یہ پاگل ہوگیا ہے۔
ج۔ جی ہان۔ بوتلین برتن گھڑے اور گلاس اور آفتابی اور لوٹا توڑتا پھرتا ہے اور جو
شخص اسکے ساتھ رہتا ہے اوسکو بیری سمجھتا ہے اور سب سے چپکے سے کہتا ہی کہ یہ آدمی
پاگل ہوگیا ہے۔ ص۔ ابھی ابتدا ہے شاید اچھا ہوجائے اسکو بلوائیے۔
جوتی پرشاد نے چپراسی سے کہا کہ گاڑی پر باہر جو صاحب بیٹھے ہین انسے کہنا کہ سپرنٹنڈنٹ
صاحب بلاتے ہین میرا ذکر نہ کرنا وہ بیچارے پاگل ہوگئے ہین اور جو اُنکے پاس جاتا ہے
اوسکو پاگل کہتے ہین تم خوب کر کے جھپٹ پار بناکے لے آؤ چپراسی نے جاکر کہا چلیے آپکو
صاحب بلاتے ہین۔
مولوی صاحب نے کوچبان اور سائیس اور خدمتگار سے کہا کہ لالہ اگر آئین تو فوراً یہان
بھیجدینا یہ کہکر اندر تشریف لائے جوتی پرشاد کو صاحب کے پاس بیٹھے دیکھکر مسکرائے
کہ اچھا آپ پہلے ہی سے یہان آگئے صاحب کو سلام کرکے بیٹھے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب
نے انگریزی مین جوتی پرشاد سے پوچھا یہ انگریزی جانتے ہین۔ جوتی۔ جی نہین۔
ص۔ چہرے ہی سے دیوانہ پن برستا ہے ج۔ جی ہان جنون کہین چھپا رہتا ہے۔

ص۔ اور خصوصًا ہم لوگون سے ج۔ جی ہان۔ جنھون نے ہزارون پاگل چنگے کئے ہین۔
ص۔ مدت سے یہی کام ہے ج۔ آپ تو اس اسپشلسٹ ہوگئے ہین نا۔
مولوی صاحب سے) مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے۔ صاحب (مسکرا کر) آمدم برسر مطلب کہیے
مولوی (علیحدہ لیجا کر) حضور یہ رئیس کے لڑکے ہین مگر دماغ مین خلل ہوگیا ہے آپ
انکو پاگل خانے مین رکھیے۔ صاحب۔ بہتر۔ مولوی۔ انکا قاعدہ ہے کہ بو تلین۔
صاحب۔ (مسکرا کر) ہم سمجھ گئے مولوی۔ حضور صاحب مجسٹریٹ کا خط بھی حضور کے نام سے ہے
راوی۔ جیب ٹٹولی۔ مگر خط کہان خط تو جوتی پرشاد نے جیب سے نکال لیا تھا اوستادی
کر گئے تھے اور صاحب نے پڑھکر اپنی میز پر رکھ لیا تھا۔
صاحب۔ اس خط کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ (جوتی پرشاد کو بلوایا)
صاحب۔ اور مولوی صاحب اور لالہ جوتی پرشاد اور جمعدار اور چپراسی جانے لگے
جمعدار سے صاحب نے کہدیا تھا کہ کوئی اچھا کمرہ خالی کردو۔ رئیس آدمی ہے ایک
مقام پر جمعدار نے اشارے سے کہا کہ یہی کمرہ تجویز ہوا ہے۔ صاحب نے مولوی صاحب
سے کہا ہم اور آپ اس کمرے مین چلکے بیٹھین جسمین یہ پاگل بھڑک نہ جائے اور خود ہی
چلا آئے اور ادھر جوتی پرشاد سے انگریزی مین کہا کہ اس کمرے سے ہم جلد بھاگ
آئینگے تم باہر رہنا۔ مولوی صاحب سیدھے سادے مسلمان صاحب کے ساتھ چلے
گئے اور دل مین بہت ہی خوش تھے کہ آج بڑی کارگذاری کی جوتی پرشاد کے چچا اور
دوست سب خوش ہونگے کہ کس خوبصورتی سے انکو پاگل خانے مین لے گیا کسی کی
جرأت نہین ہوتی یہ بھاری پتھر ہمین نے اوٹھایا صاحب جاکر مونڈھے پر بیٹھے اور
مولوی صاحب چارپائی پر بیٹھنے ہی کو تھے کہ صاحب زن سے باہر اور جمعدار نے
دروازہ بند کر کے قفل ڈالدیا جبتک مولوی صاحب اٹھین اور یہان آئین اور غل مچائین
قفل پڑگیا اور جناب مولانا بالعلم والفضل اولنارہ پاگلون کی کوٹھری مین بند جل جلالہ
مولوی خداوند۔ کیا اس نخیف و نزار ہی کو پاگل بنادیا۔ صاحب۔ آپ یہین آرام کرین۔
مولوی صاحب۔
ہم پیرو مرشد غلام ایک مولوی آدمی حافظ ملا انوار الحق صاحب سبزواری قدس سرہ
البشری شریف کا ذکر رہا اور غلام جنون کیا معنی۔ کبھی قطرب بھی جو اول مقدمہ دفتر مالیخولیا کا نہین ہوا

صاحب۔ (جوتی پرشاد سے) اردو مین کیا کہتا ہے۔

جوتی۔ مین جانتا ہون عربی پڑھ رہا ہے۔ صاحب۔ اچھی بات ہے مولوی صاحب آپ رام سی تپچے۔

م۔ جناب مفخم بہیچ میرز ثبات عقل مین ہے جناب لالہ جوتی پرشاد صاحب کا کاشانہ دماغ البتہ مرغ جنون کا آشیانہ ہے اور طائر سودا کا مسکن مجھ بیگناہ کو نجات دیجئے اور سکا اجر خدا سے لیجئے

جمعدار۔ مولوی صاحب پاگل خانہ تو ہے ہی یہان داد نہ فریاد۔

م۔ بابا یہ عجب پاگلخانہ الیست کہ ہر کوئی یہان پاگل ہے۔

صاحب۔ مولوی صاحب یہ جمعدار لوگ ہم تک کو کبھی کبھی پاگلون کے ساتھ بند کر دیتا ہے۔

م۔ (غیظ مین آکر) بخدائے لم یزل حضور اسکی قابل ہین کہ پاگل خانہ مین رہین جائے شما درین پاگل خانہ بہتر است۔ صاحب۔ یہ کیا بولا۔

جوتی۔ حضور فارسی زبان مین اپنے باپ کی نسبت کہتا ہے کہ وہ بھی پاگل تھا۔

صاحب اور جمعدار بہت ہنسے۔ اور مولوی صاحب اور بھی غیظ مین آئے اور کہا سوگند می خورم بہ تنگری تعالیٰ کہ کلمۂ سقط و سخت خلاف شان جناب والد میرے برد اللہ مضجعہ و انار اللہ برہانہ کلیجے پر کارتر میکند۔ صاحب۔ یہ کیا بولا۔

ج اپنے نانا کی نسبت کہتے ہین کہ وہ بھی اسی پاگل خانے مین مرے تھے اتنا سنا تھا کہ مولوی صاحب آگ ہی تو ہو گئے اور مارے غصے کے لوہے کی سلاخون کو زور زور سے ہلانے لگے معلوم ہوتا تھا کہ پنجون کو توڑ کے باہر آ کے دو ایک کو کھا جائے گا۔

مولوی صاحب نے بڑے زور سے دانت کٹکٹائے اور ایسی بھیانک صورت بنائی کہ معاذ اللہ۔ اول تو قطع مبارک یون ہی ماشاء اللہ قابل دید تھی سر گھٹا چار ابرو کا صفایا۔ قدسات فٹ کا دبلے پتلے لقات اور اب اور بھی عمدہ برزخ شکل آ گئی۔

صاحب کو پہلے ہی انکے پاگل ہونے کا یقین تھا اب اور بھی پورا پورا یقین ہو گیا جمعدار نے کہا حضور رات کو اسکی بڑی چوکسی کرنی ہوگی۔ صاحب نے کہا بیشک۔

جوتی پرشاد نے پنجون کے پاس جا کر کہا جناب مولوی صاحب قبلہ کورنش عرض کرتا ہون کہیئے کشمیر جنت نظیر کے شالا مار باغ کی نقل ہے یا الہ آباد کے خسرو باغ کی۔

مولوی۔ آپکے والد اور پدر زن کی رضا اور خواہش یہی ہے کہ آپ کچھ دن اس جنون سرا مین جسکو عوام پاگل خانہ کہتے ہین قیام پذیر ہون۔

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا۔

(ع) کہتے ہین مان کے پاؤن کے نیچے بہشت ہے۔ صاحب۔ اب کیا بولتا ہے۔

ج۔ اب اول جلول بکنے لگا۔ صاحب۔ ہم علاج کرین گے۔

ج۔ آپ صحیح فرماتے ہین جناب مولوی صاحب کہ یہ مقام اس قابل ہے کہ انسان یہان دو گھڑی دل بہلائے۔ م۔ (جھلا کر) اسوقت آپکے والد ہوتے تو سر کاٹ کر پھینک دیتے۔ افسوس کہ وہ ہم سے دور ہین۔

طال شوقی الی وصال حبیب مال قلبی الی جمال حبیب
طال شوقی الی منازلکم ایہا الغائبون عن نظری

ج۔ کہئے وہ پری منزل کوٹھی کہان ہے۔ م۔ (سر پٹک کر) اگر بس چلے تو کھا جاؤن۔

ج شالامار باغ کی نقل ہے۔ م۔ خدا سمجھے گا تجھ مردود سے۔

ج۔ اب یہ تو فرمایئے کہ وہ سراپردہ گزینان عزت و اقبال کہان ہین۔ م۔ الصبر مفتاح الفرج

ج۔ اندر سے تو یہ کوٹھی اور بھی اچھی ہوگی۔

راوی۔ جو جو فقرے مولوی صاحب نے پاگل خانہ کے باہر کہے تھے وہ جوتی پرشاد نے دوہرائے۔ اسی سبب سے ہمنے کہا تھا کہ ناظرین ان فقرون کو یاد رکھین۔

م۔ مین ایک دم کو مار ڈالونگا۔ صاحب دیکھو جمعدار بہت ہوشیار۔

جمعدار۔ حضور بہت ہوشیار رہون گا۔ صاحب۔ سپاہی لوگ سب چوکس۔

جمعدار۔ حضور نشان خاطر رہین۔ م۔ آج قضا کا مقابلہ ہے۔

ج۔ یہ کیون۔ ہمسے تو کہتے تھے کہ پری منزل کوٹھی ہے۔

م۔ قضا کا سامنا۔ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔

ج۔ آپ تو فرماتے تھے کہ عجیب نزہت بار باغ ہے۔

م خیر ہماری اجل ہے ہمت اس پاگل خانہ ہی مین دو چار ہو۔ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔ ج۔ چاہ کن را چاہ در پیش۔ پھر پاگل خانے پہنچے آئے تھے۔ اب تیرے ہماری ... آج ہمین حسین آباد کا کھٹکا تھا۔

م (مجنون پر زور سے ہاتھ مار کر لعنت بکار شیطان۔ جمعدار دیکھو حسن خان اس پاگل کا ذرا خیال رکھنا

حسن۔ ہان ہین تو دیکھ ہی رہا ہون۔

اتنے مین صاحب تو رخصت ہوے اور اس پاگل کی حرکتین دیکھکر ایک اور پاگل جو سامنے بندھا تھا بگڑا۔ کہنے لگا او تماشا دکھانیوالا او بھالو والا۔ سرکس والا

(جمعدار سے) اس بھالو کو کٹھرے سے چھوڑ دے۔ ہم اس سے لڑیگا۔ یہ پاگل سمجھا کہ جمعدار سرکس والا ہے اور مولوی صاحب کو بھالو سمجھا۔ کہبدتی اچھی کہی۔ بھالو کی ایک ہی ہوئی پھر غل مچایا اور زور زور تالیان بجا کے کہنے لگا۔

(سرکس والا او رسو رتھم۔) اس بھالو جنگل کے بھالو کو چھوڑ دو ہمسے کشتی ہوگی۔ ہم اس کو کھا جائیگا۔ بوٹی بوٹی نوچے گا۔

مولوی صاحب بہت گھبرائے کہ خدا نہ کرے اگر یہ پاگل اس وقت چھوٹ جائے تو معاذ اللہ۔ ہم کو بھالو سمجھ کے تو لڑنے کو تیار ہی ہے اور جو کہین انسان سمجھے تو کھا ہی جائے خدا بچائے ادھر ادھر غور سے دیکھنے لگے کہ کسی جانب سے کوئی دروازہ کوئی کھڑکی کھلی تو نہین ہے کہ کوئی پاگل کہین آ ئے اور بوٹیان نوچنے لگے۔ دیکھا تو چو طرف بند۔ جان مین جان آئی۔ اتنے مین اس پاگل نے پھر کہا) اسے اس بھالو کو۔ مع شیر کے چھوڑ دے! اسے چھوڑ دے ببر کا بچہ۔ اسکے بعد ایک جانب سے صدا آئی۔

بھونرا لوبھی پھول کا کلی کلی رس لیت کانٹا لاگا پریم کا ہیر پھیر جیا دیت

ایک تو سینا مد بھرے اور دوجے انجن سار ہے پوری کو دیت ہے متوارن باذر کو ہتھیار

اسے دیولنے ینگے کوئی دیتا ہے سڑی سودائی کو ہتھیار۔ اگر کوئی ہمکو کہ سڑی ہین تلوار دیدے تو ہم ایک سرے سے سب کو مار ڈالین۔

فاقتلوا۔ اور سب سے پہلے اس جمعدار سالے پر ہاتھ صاف کرون پھر سپرنٹنڈنٹ پر۔ مولوی صاحب گو ازبس ملول و مغموم تھے مگر ہنسی آہی گئی۔ کہ گاتے بھی ہین اور اسکے معنی بھی بتاتے ہین۔ اور اسکے ساتھ ہی یہ بھی سمجھتے ہین کہ مین دیوانہ ہون اپنے آپکو سڑی سودائی سمجھتے ہین اور ہنسی زیادہ اس بات پر آئی کہ یہ بھی صاف صاف کہدیا کہ اگر ہمکو تلوار ملجائے تو سب سے پہلے جمعدار کو قتل کرین اور بعد ازان سپرنٹنڈنٹ کو فاقتلوا کا لفظ [illegible] سمجھے کر کوئی عربی خوان ہے اپنے گھر سے آپنے فرمایا دانت متکلم

فی لسان العرب اتنا سنتا تھا کہ اس پاگل نے زور سے کہا یہ کون سور کا بچہ بول رہا ہے
خاموش یہ سنکر مولوی صاحب دبک رہے اور دوسری آواز آئی کہ السیہ بھالو تو بولتا ہی
او سر کس و الالہی بھالو کو کیو لیدے مولوی صاحب کسی کا ٹو تو لہو نہین بدن مین ۔
لالہ جوتی پرشاد نے یہ دلگی دیکھکر جمعدار سے کہا ہماری گاڑی کو رخصت کرو خدمتگار کو
بلاؤ اور جو سائیس یا کوچبین پوچھے کہ مولوی صاحب کہان ہین تو کہنا ۔
وہ بارہ روپیہ مہینے کے جمعدار ہو گئے پاگلخانہ کے جمعدار بن گئے ۔ گاڑی کو چھوڑ گیا
خدمتگار اندر آیا ۔ دیکھا تو مولوی صاحب ندارد لالہ جوتی پرشاد صاحب جو دم بخود ہوش حواس
ج ۔ جمعدار صاحب آپ جاکے کرایہ کی گاڑی بلوا دیجئے ۔ جمعدار حسن خان جاکے لا دیجئے ۔
ج (پندرہ منٹ کے بعد) گاڑی آگئی ۔ سرکار سلام کرکے رخصت) خدمتگار و جمعدار رونی لونیا کتا ہی
ج ۔ آؤ دکھادین ۔ خ (ارے متحیر ہوکر) ہان ۔ مولوی صاحب ہی تو ہین !!!
مولوی ۔ بھائی جمعدار صاحب خدا آگاہ ہے کہ مین پاگل نہین ہون ۔
یقین نہ آئے تو اس خدمتگار سے دریافت کر لیجئے ۔
جمعدار ۔ تو مولوی صاحب اب رات بھر تو آپ یہان اللہ کا نام لیجئے ۔
خ ۔ بہت ہی ہنستا ہوا) یہ نئی ہوئی ۔ م ۔ ارے یار و کوئی تو اس ضعیف و زار کی بندی خلاص کرو
ج ۔ مولوی صاحب قبلہ یہ باغ بڑا نزہت یاب ہے ۔ م ۔ (دانت کٹکٹا کر) خدا غارت کرے اللہ ما الا کم
لالہ جوتی پرشاد صاحب نے جمعدار کو دو روپے انعام کے دیئے اور حسن خان کو ایک روپیہ اور
مولوی صاحب سے رخصت ہوتے ہوئے کہا ۔
جناب مولوی صاحب آپ نہ گھبرائین کل حضور کی فصد کھولی جائیگی اور انشاء اللہ جلد آپکا
دماغ صحیح ہو جائیگا لے اب شیطان کو سونپا آپکو جمعدار صاحب ذرا انکی دیکھ بھال کرنا ۔
میان حسن خان بھائی ہمارے پاگل مولوی کو تکلیف نہ ہونے پائے یہ کہکر جوتی پرشاد باہر
آئے ۔ گاڑی پر بیٹھے ۔ خدمتگار کو کوچ بکس پر بٹھایا ۔ جمعدار اور حسن خان نے سلام کیا
اور گاڑی چلی ۔ کوچ بکس سے خدمتگار نے پوچھا ۔ حضور گھر چلین نا ۔
فرمایا سیدھے امین آباد چلو امین آباد مین ایک دوست کو ساتھ لیا اور ان سے کل
کارروائی بیان کی ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے ۔ کہا بھئی واللہ کمال کیا مانتا ہون
استاد مولوی بیچارے بڑے جھک مار رہے ہونگے لاحول ولا قوۃ جوتی پرشاد نے کہا

مجھے سیکڑون گالیان دین اور عربی مین خدا جانے کیا کیا پڑھا مگر کسے پر سے ایک کام کرو۔ بلوچ پورے کی گرھیا ہے نا۔ ہم مولوی صاحب کا مکان بتا دین گے وہان جا کے اونکے لڑکے کو پکارو۔ اور جو ہم کہین وہ کہو سب پٹی پڑھا کر مولوی صاحب کے مکان پر دوست کو لیگئے اور خود گاڑی مین چھپے رہے۔

دوست اس مکان مین کوئی ہے۔ آواز (اندر سے) اس شہر مین مثل اور دیا و امصار کے مہذب لوگون مین دق الباب کی رسم کا رواج ہے۔

دوست ارے صاحب یہان آیئے۔ آواز آپ اسوقت مرکب تعجیل پر سوار ہین اور التعجیل من الشیطان و التاخیر من الرحمن کے مفہوم سے ناواقف۔

اتنے مین کسی عورت نے آہستہ سے کہا دبلا پڑ جائے تم مولویون کی عقل پر ارے جا کے باہر دیکھو کون ہے کیا کہتا ہے گھر مین بیٹھے بیٹھے سوال جواب کر رہے ہین۔

اتنے مین مولوی صاحب کے صاحبزادے مولوی عبد الحق صاحب تشریف لائے کوئی بیالیس برس کی عمر پاؤن مین کفش شرعی پائجامہ ٹخنون سے اونچا کرتا پہنے ہوئے ٹوپی پرانی فیشن سے سر پر رکھے تسبیح ہاتھ مین۔

ڈاڑھی کھچڑی یکمشت و دو انگشت آتے ہی قرات کے ساتھ فرمایا السلام علیکم اس ہیچمیرز بر خلائق ازل کائنات کو جناب کی تعرفت مین قدرے تحیر ہے۔ دوست نے کہا میرا نام اویس علی ہے فرمایا۔ از ایران زمین؟ دوست نے کہا اب فارسی عربی اور قرارت رہنے دیجئے۔ پہلے جناب مولوی صاحب کی خبر لیجیے سنتے ہی ہوش اڑ گئے کہا خیر باشد۔ انھون نے جواب دیا کسی سے گالی گلوج کر بیٹھے تھے۔

بس کانسٹبل پکڑ کے کچہری لیگئے۔ وہان مجسٹریٹ نے دو روپیہ جرمانہ کر دیے فوراً دو روپے لیکے جایئے مولوی صاحب کے صاحبزادے کا رنگ فق۔ کچھ غور کرکے کہا جناب والد بزرگوار تو دشنام و الفاظ سخت کے ابدًا عادی نہین ہین انھون نے کہا بحث ہو گئی تھی ایک طالب علم نے یہ شعر پڑھا۔

فان العلم یفنی عن قریب — وان المال باق لایزال

جناب مولوی صاحب نے کہا یہ غلط ہے صحیح یون ہے —

فان المال یفنی عن قریب — وان العلم باق لایزال

عبد الحی جناب والد ماجد بر سر حق ہیں مال فانی شے ہے۔
علم باقی۔ کسی شاعر اعرابی نے کیا خوب کہا ہے۔

رضینا قسمۃ الجبار فینا	لنا علم وللاعداء مال

تقسیم خدا کہ درمیان ما کردہ براے ما علم و براے اعدا مال بہر کیف بندہ اب
مجسٹریٹی جاتا ہے دوست۔ تسلیم عرض کرتا ہوں۔ عبد الحق۔ خدا حافظ فی امان اللہ۔
مولانا عبد الحق صاحب خلف الرشید جناب مولانا فضل حق صاحب علیہ الرحمۃ گھبراے ہوے
اندر گئے۔ عورتوں نے پوچھا خیریت ہے۔ پر جرمانہ کیا کہتا تھا یہ بوکھلاے ہوے تو تھے ہی
گھبرا کر کہا ابا کو گورے پکڑ لیگئے۔ اتنا سننا تھا کہ عورتوں کے ہوش اڑ گئے گوروں کا نام سنکر
کانپ اٹھیں۔ ۱۔ ہے ہے یہ ہوا کیا۔ ۲۔ ارے یہ موے گورے تو جن ہوتے ہیں۔
۳۔ گھبراؤ نہیں گھبراؤ نہیں۔ یہ تو پوچھو کہ گورے موندی کاٹے کیوں پکڑ لیگئے۔
گھر میں رونا پیٹنا مچ گیا۔ چیں پڑ گئی کہ بڑے مولوی صاحب کو گورے پکڑ لے گئے ادھر چھوٹے
مولوی صاحب نے صندوقچہ کھولا۔ تین روپیہ لیے باہر آئے نخاس سے اکا کیا۔ مجسٹریٹی
گئے وہاں سناٹا پڑا ہوا۔ چراغ تک نہیں جہاں پہر سناٹے ساٹے دھنس گئے حوالات کے
قریب گئے تو آواز آئی (ہالٹ ہو کم در) یہ مولوی آدمی انکو اس سے کیا بحث ناک کی سیدھ
پر چلے۔ اسنے پھر آواز دی (ہالٹ ہو کم در) آپ نے یہاں سے جواب دیا دیکھ
یہاں جناب مولوی فضل حق صاحب تشریف رکھتے ہیں) اسپر ایک کانسٹبل نے جو کسی
کام کو جاتا تھا کہا کیا بہرے ہو جلدی سے کہدو۔ رہا یا نہیں تو گولی مار دیگا پھاٹک
اور کہا بندہ قوت سامعہ سے بے بہرہ نہیں ہے۔ اور بے جرم و خطا گولی مارنا کیا دلگی ہے
دونوں کانسٹبل ہنس دیئے انکو سمجھایا کہ ادھر نہ آئیے یہاں سے دوسری جانب گئے اور
غل مچا کے کہا یہاں کوئی صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ ایں! اسعد لے بر نخاست سے
دیکھیے جس در کو الگ بنے تھے کوئی نہ بولتا ہے نہ فرزند ہے ایک آواز آئی۔ کون ہے
بھی۔ آواز کی جانب چلے ہم ہیں جی۔ آواز ہم کون۔ مولوی اسپر کیا کہیں ہیں

گیستم دل شکستہ شعر زدہ	مرتضی حالی نزار اندر زدہ

آواز پر لپکت۔ اور پھر دیکھو یہاں سرکار کی کچہری سے جیتے جی پھر کبھی انکو کہاں لائق دیا جانا
آپکے والد۔ ابھی ہجو رہیان آپئے آپ کو ڈھونڈتے ہیں۔

مولوی۔ جناب والد پر جرمانہ ہوا ہے وہ دینے آئے ہین۔
اکے والا۔ اجی صاحب بھلا اب اس وقت یہان کون سنتا ہے۔
ناچار پھر درویش بر جان درویش وہان سے پلٹے اور اکے ہی پر سے غل مچاتے جاتے ہین۔ جناب مولوی فضل حق صاحب ہین۔ ابا۔ ابا۔)
اکے والے کا مارے ہنسی کے برا حال ریل کے ایک نوکر نے کہا اجی آپ کسکو ڈھونڈتے ہین۔ فرمایا جناب والد پر صاحب نے جرمانہ کیا ہے نہ وہ ملتے ہین نہ صاحب کا کہین پتا ہے اسنے کہا صاحب تو اس مور والی کوٹھی مین رہتے ہین۔ ابے اکے والے مور والی کوٹھی کیون نہین لیجاتا۔ اکے والے نے کہا یا حبیب کہین بھی جہان کہا وہان لے آیا۔ برکت راج (برق انداز ہو گم ورکتا ہے۔ آپ چپ چاپ کھڑے ہین۔ اسنے بندہ دق چھتیانی۔ وہ تو کہو ایک وسپاہی آگیا اسنے سمجھایا۔
مولوی۔ اچھا اب طاؤس منزل چلو۔ اکے والا کہان چلون۔ چھتر منزل !
م۔ چھتر منزل۔ نہین طاؤس منزل اکے والا وہ کہان ہے صاحب۔ کون منزل۔
ریل والا۔ اکے والے کے قریب آکر آہستہ سے کوئی کھپکان ہے۔ باؤلا۔
اکے والا۔ کیا بتاؤن بھائی جان ایسے صاحب کہان چلین۔
مولوی۔ احمق الذی ابھی اس مرد جنب نے آواز غیب سے صاحب کا محل سکونت کہان بتایا تھا۔ اکے والا۔ مور والی کوٹھی۔ م بس وہین چلو پہلے استقبال۔
اکے والا۔ آپ تو کچھ اور بتلاتے تھے مور والی۔ کوٹھی کے باہر اکا روک لیا اور بچو کوٹھی آگئی آپنے اوتر کر اندر قدم رکھا جانا ہی تھا کہ ایک دفعہ ہی چار پلے کتے بھونکتے ہوے دوڑ پڑے بھون۔ بھون۔ بھون۔ بھون۔ اور مولوی صاحب بھاگے تو دہنے پاؤن کا جوتہ رہ گیا۔ ہانپتے ہوے بڑی پریشانی کے ساتھ اکے کے پاس آئے۔ اور ساتھی چوکیدار بھی دوڑا (ایک دن پہلے دو لالٹین صاحب کی گاڑی کی کوٹھی سے چوری گئی تھین کتون کو بھونکتے اور چوکیدار کو دوڑتے دیکھکر صاحب نے غل مچایا۔ پکڑو پکڑو چور ہے)
اکے والے نے تو مارے ڈر کے کہ صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی ہے۔ ایسا نہو کہ دہر لیا جاؤن اکے کو تیز کر دیا اور بھاگا تو ادہر آیا کہ چور راستہ میں دم لیا۔ گر اپڑ گیا ایسی کی تیسی ہین جہان تو بچگئی اب چھوٹے مولوی صاحب کا حال سنئے کہ چوکیدار نے انکو گرفتار کیا اور کتون کو ہٹایا

للکارا کہ الگ رہو بھاگ جاؤ۔ مگر ایک چھوٹے سے کتے نے کہ بڑا تیز تھا ایک چھلتا ہوا چکت لگا ہی دیا اوشخص ناپاک کہکر چوکیدار سے مخاطب کچھ کہنے ہی کو تھے کہ صاحب باہر نکل آئے اون کو ہٹوا دیا۔ اور چوکیدار اور کانسٹبل سے جو کوٹھی مین تعینات تھے کہا اس بدمعاش کو لے آؤ اور وہ تو جناب مولوی صاحب کو دھکیاتے ہوئے لے چلے بڑے مولوی صاحب تو پاگل خانہ مین براجتے ہین اور چھوٹے مولوی صاحب بیچارے پر مصیبت پڑی کہ چوری کی علت مین دھر لیے گئے۔

اب لالہ جوتی پرشاد صاحب کا حال سنیئے۔ کہ یہ مولوی صاحب کے لڑکے کو اُلّو بنا کر اور خود الگ رہ کر روانہ باشد تو گھر پر آکے دم لیا اور دوست کو راستے سے رخصت کیا۔

گھر پہونچے تو گاڑی والے کو کرایہ دیا اور مکان مین گئے۔ وہان انکے بھائی اور احباب شطرنج کھیل رہے تھے جاتے ہی اونھون نے کہا السلام علیکم آمین! کیا خوب ایک دوسرے کو حیرت کی نظر سے دیکھنے لگا۔ بھائی ارے بھئی کہان گئے تھے۔

جوتی مولوی صاحب کو ایک باغ نزہت بار کی سیر کرانے۔ ب۔ مولوی صاحب کہان ہین

ج۔ (مسکراکر) آپنے سنا نہین رسوا

شد غلبہ کرا یب جی: آر د ٭ ٭ ٭		اب جو آمد و غلام بہ برد

ب۔ اسکے کیا معنے کوئی ہے؟ ذرا کوچبین کو بلا لاؤ۔

کوچبین سا ارے میان تم گاڑی کب لائے۔ ک۔ سرکار ابھی آیا۔ ب اور وہ لوگ کہان ہین ک۔ حضور مولوی صاحب تو پاگل خانہ مین بارہ روپیہ مہینے کے جمعدار ہو گئے اور چھوٹے سرکار وہین رہے۔ ب مولوی صاحب جمعدار ہو گئے کیا بکتا ہے سور۔

ک۔ ہان سرکار۔ ب۔ چھوٹے سرکار وہین رہے اور یہ کیون ٹھہرے ہین۔؟

ب۔ (متحیر ہوکر) یہ حضور کب آئے ب اچھا دور ہو بھاگنے۔ مولوی صاحب کہان ہین جی۔

ج۔ جناب کہتا تو ہون کہ وہ اسی باغ مین رہ گئے۔ ب باغ کون۔

ج۔ ایک کوٹھی کے باہر جاکے ٹھہرے اور مجھ سے کہا کہ اسمین بڑا نزہت بار باغ ہے اور انسان یہان آکر دو چار دن رہے تو بڑی تفریح ہو اور اسمین مخدرات سلطانی سیر کو آتی تھین۔

مین بھی خاموش ہو رہا وہ کچھ خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ انکی پاگل

سمجھ دوست - مولوی صاحب کو - ۲ - جی ہاں اور نہیں تو کیا مجھکو -
۳ - سپرنٹنڈنٹ نے مولوی صاحب کو پاگل بنا دیا -
ج - بیشک وہ تو صورت دیکھتے ہی سمجھ گیا اور مجھ سے کہا یہ پکا سڑی ہے - اور مولوی صاحب
وہاں عربی بولنے لگے بس اسکو اور بھی یقین ہو گیا - ۱ - اچھا پھر کیا ہوا -
ج - ہوتا کیا جو ہوتا ہو پاگل کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ کیا -
اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور سب ہنسنے لگے - انھیں قسم ہے جوتی پرشاد سچ سچ بتاؤ -
۲ - کیا مولوی صاحب کو الٹا پاگل بنایا - ج - الٹا کی اچھی کہی -
۳ - بھئی تمھیں علم قسم صاف بتاؤ کہ مولوی صاحب کو بھی دیوانہ گاہ میں رکھ آئے -
ج - دیوانہ بکار خویش ہوشیار -
ج - خلاصہ یہ کہ مولوی صاحب سرن پناہ بہادر پاگل خانے میں ہیں -
۱ - واللہ - بہت ہنسکر - اچھی ہوئی - ۲ - بہت ہنسکر کہ بھئی یہ آخر ہو گیا -
۳ - ارے میاں دل لگی کرتے ہیں -
ج - خیر دل لگی ہی سہی - افسوس ہے کہ تم میں سے کوئی ساتھ نہ تھا ورنہ واللہ میں ہوتا
داخل دفتر - ۱ - اب سب مولوی صاحب تھوڑا ہی ہیں -
۲ - ہم ہوتے تو جوتی پرشاد سے ہم سے بگڑ جاتی -
ج - گھر میں بیٹھے ہو چاہے ڈینگ اڑا لو مولوی صاحب کو جب پاگلوں کے کٹہرے
میں بند کیا ہے تو سیکڑوں گالیاں دیں اور صاحب سے پوچھیں کیا الٹا مجھے تو پاگل
کیوں کہتا ہے کہ اسکا باپ بھی سڑی تھا - اور صاحب سپرنٹنڈنٹ یہ سنکر کہیں کہ او یہ
پشتینی سڑی ہے - اور جب مولوی صاحب چلائیں تو صاحب کہیں ول تمہارا اس
پاگل سے چپ رکھنا اسپر قہقہہ پڑا اور اس زور سے آواز بلند ہوئی کہ [illegible]
نا گوار گذرا اگر ایکا آج پاگل خانہ بھیجا گیا اور یہ بیچ [illegible] رہتے ہیں -
پہچا خدمتگار [illegible] آج قہقہے کیوں پڑ رہے ہیں - ج - للہ مجھکو بتا دو [illegible]
ج - ٹھیرو [illegible] کون ؟ جوتی پرشاد ؟ ج - جی ہاں -
ج - (کمرے کا دروازہ کھلتے پر [illegible] کھول کر جوتی پرشاد -
ج - آداب عرض کرتا ہوں قبلہ و کعبہ - اجناب آپکو [illegible] تو ضرور ہوگی مگر [illegible] یہاں آ بیٹھئے

ج - اچھا - اور مولوی صاحب کہاں ہیں - ا حضور یہاں تشریف لائیں تو سب حال بیان ہو -
ج ذکوٹھے سے اُتر کر مولوی جی کہاں ہیں - ب - پاگل خانے میں - ج - ابھی نہیں بتاؤ تو -
ب - یہی کہتے ہیں کہ پاگل خانے میں رہ گئے - ج - ہماری کچھ سمجھ میں نہیں آتا -
آخر صاف صاف کیوں نہیں بتلاتے - ب - پوچھئے جوتی پرشاد -
ج - جوتی پرشاد نے تو ایک دفعہ کہہ دیا کہ -

	آپ جو آمدہ غلام بہ بیرد		
		شد غلا بے کہ آپ جو آرد	

ج - معلوم ہوتا ہے - مولانا پر کوئی چلتا چل گیا - ب - ہاں ہے کچھ ایسا ہی -
ا - یہ تو کہتے ہیں کہ صاحب نے پاگلوں کی ایک بارک میں مولوی صاحب کو بھی کوٹھری
میں بند کر دیا اور وہ چلائے اور گالیاں دینے لگے تو صاحب کو اور بھی یقین ہو گیا اور
جمعدار سے کہا کہ اس پاگل کی بڑی چوکسی کرنا - ہنستے ہوئے - لاحول ولا قوۃ !!! مولوی صاحب کیونکر پاگل بنائے گئے
ج - کیوں جی جوتی پرشاد - ج - ہے تو ایسا ہی جناب والا - ج -
ج - ہوا یہ کہ مولوی صاحب نے پاگل خانے کے پاس جا کے گاڑی روکی اور مجھ سے کہا کہ
اس میں ایک نزہت بار باغ ہے اور اس قابل ہے کہ انسان دو گھڑی دل بہلائے
اور اسمیں بلقیس حشم حور خدم ملکہ ملکات عالم حضور پرنور شہنشاہ بیگم سراپردہ گزینان
عزت و اقبال و ہودج نشینان عظمت و اجلال تشریف لاتی تھیں -
راوی - اس جملے اور قافیہ بندی پر سب ہنس پڑے -
ج - اور میں نے کہا میں ابھی آتا ہوں یہ کہکر میں نے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے
پاس چپکے سے کارڈ بھیجا انہوں نے بلا لیا ٹوپی اتار کر ہاتھ ملایا اور کرسی پر بیٹھے -
ج - اور مولوی صاحب اب کہاں ہیں - ج - جی وہ گاڑی پر بیٹھے ہیں -
ب - انکو یہ خبر ہی نہیں کہ تم کہاں ہو - بالکل نہیں - میں نے کہا میں ایک پاگل کو ساتھ لایا ہوں
ج - اچھی ہوئی -
ج - صاحب نے کہا بلائیے - میں نے کہا وہ اس قسم کا پاگل ہے کہ سب کو پاگل سمجھتا ہے
راوی - اسپر پھر بڑا قہقہہ اڑا اور
ج - مولوی صاحب بلائے گئے جو صاحب کے پاس پہنچے دیکھا تو ... سکرائے اور کہا
آپ پہلی ہی ... نے اپنے دل میں کہا کہ گھڑی دو میں ... لیا بازی -

صاحب نے کہا کچھ آپ سے عرض کرنا ہے۔ صاحب نے مسکرا کر علیحدہ لیجا کر کہا دیکئے)
کہا حضور یہ ایک رئیس زادہ ہے مگر پاگل ہو گیا ہے اور صاحب مجسٹریٹ کا خط بھی
حضور کے نام دیا ہے خط ڈھونڈھنے لگے وہ وہاں کہاں۔
ج۔ کیون۔ خط تو اُن ہی کے پاس تھا۔ ب خط مولوی صاحب کو دیدیا تھا۔
ج۔ وہ مین نے جیب سے نکال لیا۔ راوی۔ اسپر اور قہقہہ پڑا۔
ج۔ اخوہ تو مولوی بیچارے بن ہی گئے۔ ا۔ مارے ہنسی کے بُرا حال ہے۔
۲۔ بھی یہ تو واللہ قابل درج ناول ہے۔ ۳۔ ضرور واللہ اسی قابل ہے۔
۵۔ وہ خط صاحب کی میز پر تھا وہ پڑھ چکے تھے۔ ب اور ادھر تم پڑھ ہی چکے تھے کہ سب کو پاگل سمجھتا ہے
ج۔ جی ہان۔ جیسے ہی مولوی صاحب نے کہا۔ یہ پاگل ہے۔ صاحب مسکرانے لگے۔
الغرض کل حال مولوی صاحب کی پریشانی اور مصیبت کا کہہ سنایا۔
اور سامعین کی یہ کیفیت تھی کہ مارے ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔
جب مولوی جی کو کمرے مین چھوڑ کے باہر آئے اور ان کے آتے ہی
جمعدار نے قفل ڈالدیا اور مولوی صاحب آیات قرانی پڑھنے لگے
تو اسقدر قہقہہ پڑا کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی۔
ج۔ ایک بار فرمایا جناب منضم۔
لالہ جوتی پرشاد کا دماغ البتہ طایر جنون کا اشیانہ ہے۔ اور اس نحیف کو تو کبھی
اول مقدمہ جنون یعنی قطرب بھی نہین ہوا۔
راوی جس نے سنا لوٹ گیا اور دیر تک ہنسی رہی۔
ا۔ بھئی واللہ مولوی صاحب خوب بنے۔
۲۔ بس پورے بنگئے۔ ۳۔ کیا واقعی ابھی پاگل خانے ہی مین ہین۔
ج۔ آپ کا بھی نام لکھ لیجئے۔ ہان صاحب پھر۔
ج۔ پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ بندہ اول خلائق ہے اور حافظ ملّا نور الحق صاحب
سبزواری کا ذلہ ربا۔ صاحب بار بار پوچھین کہ اب کیا بولتا ہے۔ مین نے کہا حضور اپنے
والد کو برا بھلا کہتا ہے۔ کبھی کہا خداوند کہتا ہے کہ اسکا نانا بھی اسی پاگل خانہ مین مرا تھا۔
راوی بڑا قہقہہ پڑا۔ ا۔ آخر ہو اکیا۔ ج وہین بند ہین۔

۲- اور صاحب سپرنٹنڈنٹ کو فوراً یقین ہوا کہ پاگل ہے-
ج- کمرے کو سر پر اُٹھا لیا پاگل سب جوش مین آگئے- اور ایک پاگل نے غل مچا کر کہا
او سرکش والا اس بھالو کو چھوڑ دے ہم اس سے لڑینگے س- ج سرکش والا کون؟
ج جمعدار کو سرکس والا سمجھا- ج- اور بھالو کون س- ج- جناب مولوی صاحب کو سمجھا-
راوی- اسپر اور بھی زور سے قہقہہ پڑا اور تمام مکان گونج اُٹھا- ۱- پاگل خانہ قابل دید چیز ہے
۲- بھئی کسی ترکیب سے چلنا چاہیے ۳- لالہ جوتی پرشاد صاحب کے ساتھ جائیے-
راوی- اسپر بھی قہقہہ پڑا س- ج- ہمکو رنج ہوتا ہے کہ مولوی صاحب خواہی نخواہی دھر لیے گئے-
ب- خدا جانے بیچارے کا کیا حال ہوگا- ج حال سنیے تو ٹھٹے ڈلتے تھے-
اور صاحب کہین کہ دل ہم اسکی آنکھ سے پہچان گئے کہ پاگل ہے- مین نے کہا کیون-
نہین- آپنے ہزارون ہی پاگل چنگے کئے ہین- ایک دو کی کون کہے بس خوش ہوگئے-
اور جب مولوی صاحب کے فقرے مین بھر ڈالن تو مولانا بوٹیان نوچ نوچ لین مین نے کہا
مولوی صاحب کیا نہت بارلیغ ہے- اور وہ انت پیس کے رہ گئے- مولوی صاحب
قبلہ اب ان ہو ورج نشینان عزت و اقبال کو تو بلوا لیجئے اور پس کمرے کو تو سر پر اوٹھا لیا
اور میری اس چھیڑ او ناونکے بگڑنے سے سب کو اور بھی یقین ہوگیا کہ مولوی پاگل ہے اور
مجھے اپنا دشمن سمجھتے ہے مجھ سے جلتا ہے-
۱- سنڑی کا قاعدہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک کو اپنا جانی دشمن سمجھتا ہے-
۲- بھئی دل لگی قابل دید ہے- ۳- اب مولوی کے چھوڑنے کی بھی کوئی ترکیب ہے-
۱- ہمسے کہو ہم چلے جائین اسیوقت س- ج- اب اسوقت کچھ نہین ہوسکتا-
ب- لاحول ولا قوۃ! تین کوس زمین جانا تین کوس آنا- پھر وہاں اسوقت کسکو جگائینگے کوئی
بات بھی ہے س- ج- آپکو فکر ہوگی س- ب- مسکرا کر- لاحول ولا قوۃ-
ج- ایک اور بھی دل لگی ہوئی ہے- ب- وہ کیا س- ج وہ کیا بھئی-
ج- نہ بتائین گے گھڑی دو گھڑی مین مرلیا جائیگی- ب- کیا بات ہے بھئی-
ج- کل سویرے معلوم ہو جائیگی شاید آج ہی معلوم ہو جائے- ب- دل لگی کی بات ہے
ج- خلاصہ اتنا کہے دیتا ہون کہ مولوی صاحب کو گویا پکڑ لیگئے اسکے بعد مولوی
صاحب کے چھوٹے صاحبزادے کی بوکھلاہٹ اور اپنی کارستانی کا حال کہہ سنایا اور

تھوڑی دیر مین چھوٹے مولوی صاحب بھی سر پیٹتے ہوئے آگئے اور کل حال مصیبت کا بیان کیا ہنستے ہنستے لوگون کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔ ان سے یہ نہین کہا کہ مولوی صاحب پاگل خانہ مین براجتے ہین کہا ہے نے مولوی صاحب کو بارہ بنکی ایک کام کو بھیجا ہے دوسرے دن مولوی صاحب کا نامہ منظوم لالہ جوتی پرشاد کے چچا کے نام آیا ؎

نازش کلاسم بنی آدم مخزن لطف وجود و کرم مہر افزائے عز و جاہ و وقار تو ہے صیغم جو لکھنؤ ہے کچھار
بندۂ مولوی ارادت کیش فضل حق نام خستہ و دلریش بعد تسلیم و بندگی و سلام بہ شما میرساند این پیغام
کر عنایات جوتی پرشاد پاگلم پاگلم مبارک باد خبر اے مشفق و شفیق دوست ہرچہ از دوست میرسد نیکوست
دارم امید محکم از یزدان مشکل من ہمہ شود آسان من و زندان پاگلان ہیہات من و این قسم قیدیان ہیہات
خانۂ پاگلان و من اینجا دل من و اے جان تن اینجا مولوی فضل حق ہوئے پاگل مختصر ہے کلام قل و دل
ڈر خدا سے جو کار بد تو کر اور نہ کر تو بھی خدا سے ڈر مجھ سا ملا اور محسطی خوان میرا سا فلسفی علوم کی جان
منطق و معنی و ادب مین کمال فخر اوستاد ہائے ماضی و حال منطقی کون ہے میرا سا یہان نہ کرے زانوے ادب لقمان
نہ تو سقراط کی حقیقت ہے نہ تو ابقراط کی حقیقت ہے لمن الملک کا بجایا کوس ادنی شاگرد میر بطلیموس
فیثاغورث کا نام گم کر دیا سارا یونان گرد برد کیا ہے فلاطون کا سر داب بازار علم حکمت مین ہے میرا وقار
نثر میری ہے نثرۂ انشار ہین قصیدہ لمثل مرے اشعار مگر از دست چرخ دون پرور ہو گیا پاگلون سے بھی بدتر
وہ تو پاگل ہین عقل ہی مارے ہے بجا اونکی ذلت و خواری مجھکو دیکھو کہ ہون بقید حرام پاگلون سے بھی بڑھکے ہون آدم
ہین ادہر یہانکے جو انگریز کرتے ہین پاگلون مین وہ بھی گریز عقل پر اونکے ہین پتھر الو کا پٹھا ہے نہین یہ بشر
آدمیت سے کیا اوسے سروکار قید رہنا عذاب النار کہان گھر بار اور کہان یہ بنا کالا پانی نہین ہے ہندستان
کہان اب روان کہان صفضلع گرنہ سمجھو تو دیکھ لیو صراح جانے اللہ کیا مین بکتا ہون مونکی راہ کیسے تکتا ہون
پاگلون مین ہے اب شمار مرا علم سے کچھ نہین مدار مرا آیا اک چھوکرا پا دہر مرکا تخت چھوٹا ہے سنگ مرمر کا
نہ کہین قسمت ہے نہ کوئی فرد بشر بن گیا ہون مین بچہ جام شر مجلسین پاگلانہ مین ہین ہر ایک الٹی انٹین گلے پڑین میرے
قید کب تک رہون خدا جانے حال بندہ کوئی کیا جانے میری قسمت کی نحوست میری نقشبند خانۂ پاگلان والسلام
مین فصیح البیان بلیغ العصر مین ادیب اللسان دبیر الدہر سارے آفاق مین ہے نام مرا پڑھے علم سے ہے کام مرا
مشکل آسان کرو خدا کے لیے میرے کام آؤ کبریا کے لیے

یہ نامہ پڑھکر جوتی پرشاد کے چچا نے مولوی صاحب کے چھوٹے لڑکے کو بلوایا اور کل حال کو سنایا اور کہا دو چار پاگل پن کی حرکتون کے سبب سے وہ بیچارے پاگل خانے بھیجدے گئے

چلو چل کے اونکے چھوڑانیکی کوشش کریں۔ مولویصاحب کے لڑکے کو پہلے یقین نہیں آیا۔
کہا آپنے تو اونکو بارہ بنکی بھیجا ہے چچا نے جواب دیا۔ جی نہیں بارہ بنکی نہیں بھیجا ہے اسوقت تمسے
کہنا مناسب نہیں سمجھا۔ مگر ہراسان ہو اتکو چھوڑا لائینگے لڑکا آبدیدہ ہوگیا اور تھوڑی دیر کے
بعد مولویصاحب کی تعزیت کیلئے انکے بھتیجے جی جوتی پرشاد کے چچا اور مولویصاحب کے صاحبزادے
پاگلخانہ گئے مگر جمعدار نے اندر نہیں جانے دیا۔ کہا ہمکو حکم نہیں ہے کہ بلا اجازت خاص کسیکو
بھی اندر جانے دیں انھوں نے بہت اصرار کیا کہ ہم مولویصاحب کو دیکھنا چاہتے ہیں مگر اسنے ایک
نہ مانی چھوٹے مولوی صاحب نے پوچھا۔ کیا سچ مچ پاگل ہی ہوگئے اوسنے کہا اور جھوٹ موٹ کے
پاگل کیسے ہوا کرتے ہیں۔ آپکے جناب مولویصاحب تو اور سب پاگلونسے زیادہ سرشار ہیں
جناب چھوٹے مولویصاحب رونے لگے۔ جوتی پرشاد کے چچا نے جمعدار کو علحدہ لیجا کر کہا
اگر کچھ انعام کی ضرورت ہو تو یہ دو روپیہ حاضر ہیں اوسنے جواب دیا کہ جناب ان دو روپونکی
طمع دیکر کیوں میری روٹیوں کے دشمن ہوئے ہیں مجھے حکم ہی نہیں ہے میں مجبور ہوں
ناچار وہانسے محروم واپس آئے اور اسکے بعد کئی دن دوڑ دھوپ کرکے بعد خرابی بسیار مولوی
صاحب کو اس مجلس پاگلان سے نجات دلوائی باہر آتے ہی جوتی پرشاد کے چچا سے
بغلگیر ہوے لڑکے سے ملے دونو ڈاڑیں مارکے روئے اتنے میں ایک سپاہی انعام کا طالب
ہوا مولویصاحب کے آگ لگ گئی کہا بجا ارشاد ہوا ایسا ہی بڑا انعام کا کام آپنے کیا ہے الغرض
گاڑی پر سوار ہوکر چلے راستے میں اپنی مصیبت کا حال بیان کیا مگر انکے بھولے کلام سے
معلوم ہوا کہ یہ واقعی اپنے آپکو اصل میں پاگل سمجھنے لگے تھے مولوی۔ خدا جلشانہ کو یہی منظور تھا
چچا۔ آپ اسکا ذرا بھی خیال نہ فرمائیے گا لڑکا آپا یہ وہی مثل ہے کہ کر تو ڈر اور نہ کر تو خدا کے
غضب سے ڈر واللہ اعلم کس گناہ کے پاداش میں یہ سزا ملی افسوس۔
مولوی۔ کوئی اپنا نہ پرایا۔ توبہ توبہ۔ چچا ہملوگ مثل ماہی بے آب تڑپتے تھے۔
م۔ کیا شک ہے۔ لاریب فیہ! لڑکا بڑی جدوجہد کئے مگر السعی منی والاتمام من اللہ۔ بہرکیف
یہی شکر ہے کہ صورت تو دیکھ لی۔ م بعض اوقات رجحان طبع جانب خودکشی ہوتا تھا مگر پھر خیال آتا تھا
پھر چچا نے اللہ کوئی منع کرتا تھا اور باز
چچا۔ خدا ہر آفت سے بچائے۔ خیر اب مشتے بعد از جنگ بجز افسوس کے اور کیا ہوسکتا ہے۔
کئی روز تک مولوی صاحب نے اپنے عزیزوں اور دوستوں سے پاگل خانے کے
حالات بیان کیے اور ذرا بھی کسی دن لالہ جوتی پرشاد کی شکایت نہ کی کیونکہ پریشانی

اور رنج کے سبب سے دماغ بالکل صحیح نہ تھا بھولے ہوئے تھے لالہ جوتی پرشاد کی نسبت کئی بار دریافت کیا کہ ان سے ملاقات نہین ہوئی لوگون نے کہا وہ کہین تفریح طبع کے گئے ہین مولوی صاحب نے گھر سے نکلنا ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا۔

آٹھوان دورہ

دھر لیے گئے

یون تو لکھنؤ مین میلے بہت سے ہوتے ہین عیش باغ کے میلے پرستان کی پریونکا غنچہ کھلا ہوا۔ باؤلی کا میلا گھٹا ہوا علی گنج کا میلا بھی خیر لعنت بھیج برا نہین۔ گول دروازے کا میلا ہولی کے دن سب سفید پوش ستھرا میلا شاہ جیکے بنگلے سے چوک تک اور کشمیری محلہ بھیلی گنج نخاس۔ سیدہ ہر محلہ مین چھوٹے چھوٹے میلے ہوتے ہین۔ دوالی کی رات شب برات۔ تمام شہر جگمگاتا ہے مذہبی میلون مین رام لیلا ڈرمیٹک میلا۔ محرم ہر جگہ روشنی حسین آباد مبارک۔ نجف اشرف میر باقر کا امام بارہ حیدریکا امام باڑہ یہ سب کچھ ہوتا ہے مگر آٹھون کے میلے کے برابر کوئی میلا نہین ہوتا خدا جانے کہان کہان سے لوگ آتے ہین۔

بھالی اچھا لیئے تو تمام بیسواڑے بھر مین سر ہی سر جائیے دلکھنؤ بیسواڑے مین ہے۔ اور بیسواڑے کے تلوریے مشہور ہین خلاصہ یہ کہ اتنے آدمی جمع ہوتے ہین کہ اگر لام باندھا جاے تو پامرسے روپیون کو ماسکوتک پیچھا چھوڑانا مشکل ہو جائے اس اتنے بڑے میلے مین لالہ جوتی پرشاد صاحب ہشومع احباب بذلہ سنج مرنجان مرنج سیر کنان تشریف لیگئے۔

ج۔ جوتی۔ چلو تالاب پر چل کے دری بچھا کے بیٹھین۔

ا۔ واللہ بڑی بہار ہے بی نظیر جان کی قتالہ عالم چھوکریان۔ بے نظیر اور بدر منیر اس کٹنے سے آئی ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

ب۔ اور آبادی کی چھوکری پر کیا کم زوبن ہے۔ اسپر ایک بڑا قہقہہ پڑا اور جوتی پرشاد نے کہا زوبن کی ایک ہی ہوئی۔

اپنے کہین تو جیم بولا ہوتا۔

ایک ٹھٹھول دوست نے کہا زب)

جروررت ہوگی بولین گے۔ جاہر چھوڑ تو جروورت نہین ہے۔ آگے بڑھے تو بگن کی قینس علی ایک سنے کہا اپر بھی زوبن ہے۔ اسپر اور قہقہہ پڑا اور جسنے زوبن کہا تھا وہ بہت شرمائے

۱۔ یہ فارسی کی ٹانگ کیون توڑتے ہو۔

۲۔ بھئی زوبن بھی یاد رہے گا۔

۳۔ بگن کے ٹھاٹھ دیکھئے۔ سارے چوک کی ناک ہے آنکھوںمین موہنی اور آگے بڑھے تو ایک اور نازنین نظر آئی۔ پری جھم برق دم یہ لوگ گھورنے لگی ایک نے دل لگی مین کہا یار رہین تو اسکی ایک آنکھ دکھائی دیتی ہے۔

وہ تنک کر بولی (معلوم ہوت ہے ساون مان پھوٹی راہین۔ اینٹ کی عینک لگادو (ہوت) اور رہ راہین۔ اور (لگادو) سے سمجھ گئے کہ دیہاتن ہے۔ دوگال اس سے ہنس بول کر آگے بڑھے تو دیکھا بڑی بھیڑ ہے اور دو من بھودنین تنی ہوئین عجب انداز و ناز سے کھڑے موم کے لنگورا ور پھلیان اور پھوے مول لے رہی ہین ٹھٹھکے گھٹھ جمع۔ ایک پر دش اور دس پہ سو گرے پڑتے ہین۔

۱۔ معلوم ہوتا ہے پریون کو پر کاٹ کے چھوڑ دیا۔

۲۔ وہ کون خوش نصیب لوگ ہین جو ان پریون کو بغل مین لیکر سوتے ہین۔

۳۔ ہائے ے،

	حور جس کا پلنگ کستی ہے		وہ پری لیکے ساتھ سوتا ہون	

۴۔ خوب گھور لو یار وانکھین سیکو مجھے داریان ہین۔

ج۔ بھئی کیا صورتن ہین واللہ۔

۱۔ دیکھنے سے بھوک پیاس بند ہو جاتی ہے۔

۲۔ کوہ قاف کی پریان جو مشہور ہین وہ یہی ہین۔

۳۔ جی چاہتا ہے گود مین اٹھا کے لیجاؤن۔

۴۔ کون اتنے جوتے پڑین کہ کھوپڑی گنجی ہو جائے۔

۳۔ بلا سے پڑین۔ اونھ پڑین پڑین اتنے مین جوتی پرشاد کے ایک دوست نے کہا ارے یار یہان کھڑا رہنا ٹھیک نہین ہے سب شہد سے جمع ہین جو کوئی دیکھیگا تو کیا کہے جوتی پرشاد نے کہا آپ کی ایسی کی تیسی اور یہان سے جانے والے کی ایسی تیسی۔

کیا خدا داد حسن پایا ہے
آپ اللہ نے بنایا ہے

اصل بغل ان دونون کو سنبھالے اور کبھی ادھر کبھی ادھر چھپیان لے واللہ ہم تو سمجھین
کہ ہم اپنے وقت کے واجد علی شاہ ہین قسم خدا کی جی چاہتا ہے زبردستی جاکے چوم لون
اب سنئیے کہ جدھر وہ دونون پریزاد رشک گلرخان نوشا دجاتی تھین۔ تمام میلا اسی جا
ہولیتا تھا۔ اور ارباب نشاط مین جو جو بناؤ چناؤ کرکے گئی تھین وہ کٹی جاتی تھین۔
ایک بولی کس مصرف کی ہین ذرا اکلی۔ وضع تو دیکھو جیسے دم کٹی ہرنی دوسری نے کہا
اے پھیکا شلجم نمکینی کا نام نہین۔
اللہ جانتا ہے جو انکی راتین دیکھو تو بس یہ معلوم ہو کہ کوڑہ ہے یہ چلی کٹی کدہری تھین کہ
ہماری چاہ چھوڑکے جیسے دیکھو انکے پیچھے لٹو ہے۔
انکا پیچھا چھوڑکے جوتی پرشاد مع احباب کے وہان آکے بیٹھے۔ جہان بگن کی نشست تھی
اسکے بستر سے انکا بستر کوئی بیس قدم کے فاصلے پر تھا۔
ج۔ کیسے ہی بگن صاحب۔ مزاج شریف۔
ب۔ اب تو سنا آپ لوگون کو پاگلخانے کی ہوا کھلایا کرتے ہین۔
ج۔ ہنسکر، وہ بھی ایک دل لگی تھی۔
چلیے ایکدن آپ کو بھی دکھلا لائین۔
ب۔ اے تمھارے منھ مین خاک دھول۔
اللہ اسکے سایہ کے قریب نہ لیجائے۔
ج۔ دیکھوگے تو پھڑک جاؤ گی۔
ب۔ آپ ہی کو مبارک رہے۔ مین ہشو نہین ہون۔
ج۔ آپ نے سنا کہان تھا۔
ب۔ ایلو اور سنئیے گا۔ اے یہ بھی کوئی چھپی ہوئی بات ہے۔ سارا شہر جانتا ہے
نہین بڑا ایچ تھا کہ رئیس آدمی ہنس مکھ اور ابکا انکی عقل سے خارج ہوگیا یہان سے
بوریا بدہنا اٹھاکے کشمیریون کے باغ مین آئے اور سیر کرکے پھر تالاب کی طرف
جاتے تھے کہ جس بیچارے کے مکان کو انھین نے بیچ لیا تھا اوسنے انکو دیکھ لیا اور آگ

ہوکر دوڑا اوچچا ہٹ دن بعد ملے۔ چلبلی سنگھ ٹھٹھا کرتے ہوئے انڈے بیچتے تھے کرایہ چھ مہینے پہلے ہی دے گئے تھے اونے پونے پر مکان بکوالیا ادھر آؤ چچا جان یہ کہکر کلوا اور اسکے لڑکے اور داماد نے انکو زور سے گرایا اور کلوا نے چاقو نکال کر انکی ناک پر رکھ ہی تو دیا مگر ویسے ہی ایک شخص لالہ روپ نرائن نام نے فوراً چاقو پر ہاتھ ڈالدیا۔ چاقو ناک پر ذرا یونہیں سا پھسلتا ہوا لگا ورنہ ناک کٹی مبارک کان کٹا سلامت کا معاملہ ہوجاتا۔ کانسٹبلوں نے آکے کلوا اور اسکے لڑکے اور داماد اور آٹھ دس بیگناہوں کو گواہی کی علت میں گرفتار ہی تو کرلیا۔ مقدمے کی کارروائی اور رویداد سے کوئی غرض نہیں خلاصہ یہ کہ کلوا کو ایک ہفتہ کی قید سخت کی سزا ملی اور میاں ہشو کی ناک گو کٹ نہیں گئی۔ مگر نشان یونہیں سا بنگیا۔

بات تیرے گیدہی کی میلے بھر میں اڑ چکیا کہ جوتی پرشاد کی ناک کسی نے جڑ سے اڑادی جتنے منھ اتنی ہی باتیں۔ لوگوں نے ناک کے ہوتے ساتھ ہی نکٹا بنادیا۔

یہاں سے چلے تو احباب سب ساتھ ہولیے اور انسے کہا کہ اب آپ گھر چلیئے مگر ایک باغ تک پہونچے ہی تھے کہ بوتل والا ملا اُسکی بی بی بھی اسکے ساتھ تھی۔ اُسنے جو انکو دیکھا تو بڑا خوش ہوا کہ بعد مدت اپنے مجرم کو پایا۔

میاں لالہ سلام۔ پہچانا۔

لالہ۔ سہمے ہوئے۔ کیا۔

میاں ہاتھ پکڑ کے ہجل نفسی سب مٹادونگا۔ ارے تو بڑا مانس بنا ہے اسکے ایک دوست نے بوتل والے کا ہاتھ جھٹک دیا اور ایک لپڑ دیا۔

بی بی۔ (روتی ہوئی) ارے کا ہیکا پڑے اڈین سے لڑت ہے۔

میاں۔ اری شسری اسی سسر نے بوتلیں اُس دن توڑیں ہتیں۔ ارے یہ وہی ہے

بی بی۔ ارے بھائی ارے بھائی۔

دوست۔ دور ہو یہاں سے بھائی کی بچی۔

میاں۔ ہجو رہم گریبوں کی سنوگے کہ نہیں ہمکو جھوٹا پتا بتلا کے اپنے گھر بھیجا نہ گھر نہ در اور ہماری بئیس بائیس بوتلیں توڑیں اور بھاگ گئے ہم انکا لہو پی لینگے

دوست۔ ایک اور لپوٹا جما کر۔ اب تیری لاش نکلے گی۔

اسپر بہت سے آدمی جمع ہوگئے اور بوتل والے نے رو رو کر حال کہنا شروع کیا اور اسکی بی بی بھی ساتھ ہی روتی تھی کہ نقصان کا نقصان ہوا اور مار کی مار کھائی میلے والون مین بعض کو تو جوتی پرشاد سے ہمدردی تھی کہ رئیس ہو کر ایسا دنی بوتل والا اس بیہودگی سے پیش آیا - اور بعض کو انکی اس حرکت سے ذرا بھی ہمدردی نہ تھی کہ بیچارے غریب کا نقصان کیا اور بعض کو موقع ملا کہ اسکے جوان اور نوخیز اور نمکین عورت کو گھورین - یہانتک کہ ایک بگڑے دل جوان نے اسکا اشک جو بہاتے دیکھا فورا جیب سے ریشمی رومال نکالا اور اسکے آنسو پونچھے اور اس بہانے انکے نمکین نمکین گالون پر بھی بڑی شفقت سے ہاتھ پھیر ہی تو دیا - واہ استاد - مانتا ہون - واللہ کہان ہمدردی صرف کی ہے - اور کس خوبصورتی کے ساتھ اسکے میان کے سامنے گالون پر ہاتھ پھیرا ہے کہ واہ - اور ایک اسکے میان پر کیا موقوف تھا ہزارون کے مجمع مین - اتنے بڑے میلے مین - کجا قیمتی ریشمی رومال - کجا ایک ادنی اہیرن کے گال - تکرار تو بھی ہوہی رہی تھی اور انکے دو ایک دوست بھی واقف تھے کہ انھون نے اس بیچارے غریب آدمی کا نقصان کیا - باہم فیصلہ کر کے بوتل والے کو پانچ روپیہ دیدیے یہ بھی دل لگی سے نہ چوکے - ویسے بھی تو بوتل والی کو - بوتل والے سے کوئی مطلب نہین کھوٹی کہان گیا چھڑی مین مگر انکے دل کا حال تو معلوم ہو گیا -

خیر اب انکے احباب نے مشورہ کیا کہ انکو کسی بند پالکی مین لیجائین تاکہ اب اور کوئی فضیحتا نہو - پالکی ڈھونڈھ ہی رہے تھے کہ میان جیبھو بھی اس کلوار کا نوکر جسکی دکان کی ٹھوکرین اور بوتلین خود بدولت توڑ آئے تھے انکو دیکھ لیا اور غل مچا کر کہا لالہ - لالہ دوڑو - ارے وہ ملے ہین جو ان سونے کی گھڑی پہنے اپنی دکان کا ستیاناس کر گئے تھے آواز سنتے ہی دوڑ پڑا اور گویا لاکھ نعلین جھانکنے لگے وہ جھپٹ ہی تو پڑا اور آتے ہی انکے پٹکے لینے کو تھا مگر جرأت نہوئی بہت زور زور سے غل مچا مچا کر شکایت کرنے لگا - پھر ایک بھیڑ لگ گئی ٹھٹ کے ٹھٹ جمع - معلوم ہوا کہ کلوار کی دکان پر چڑھ کر ایسی دست درازی آج تک کسی نے نہین کی تھی - انکے احباب کی جان تو اب پریشان ہو گئی آپ کس کس سے لڑین کس کس سے جھگڑین اور پھر یہ بھی خیال تھا کہ لوگ ہمکو کیا کہین گے اور انکو کیا معلوم ہوگا کہ یہ شو

لڑ رہے ہین باہم سے —
ناچار قہر درویش بر جان درویش ان لوگون نے اسکو سمجھایا کہ اس دھینگا مشتی سے کچھ نہو گا اسکے گھر پر کل صبح آٹھ بجے آؤ۔ ہم لوگ بھی ہونگے فیصلہ کر دیا جائیگا —
وہ ان شریفون کے کہنے سے راضی ہو گیا سب اپنے اپنے گھر آئے صبح کو یہی احباب انکے گھر گئے انکے چچا سے کل حال کہا انھون نے اپنا سر پیٹ لیا اور کہا خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا انسے روپیہ دلوایا جائے کلو ا پچی مع جیب سے دوستون کے آیا پچاس پر فیصلہ ہوا اور جوتی پرشاد کے آدمی نے پچاس گن کے دیدیئے اور رسید لی۔ اب یہ مشورہ ہونے لگا کہ مکان والے کا روپیہ فوراً ادا کر دیا جائے ایسا نہو کہ وہ دیوانی فوجداری دونون مین دعوی کر دے اور بڑا فضیحتا ہو جب وہ قید سے نکلا تو یہ لوگ بلا لائے اور اسنے رو رو کر عرض کی کہ مین ایک نیچ قوم آدمی آپ ہی رئیسون کی بدولت آدھ سیر آٹا کھاتا ہون میرا مکان کا میان کھدوا کے بیچ لیا اور جیل کھانے کا بیل کھانا ہو گیا سننے والون کو کچھ تو ہنسی آتی تھی اور کچھ رنج ہوتا تھا بڑی دیر تک رویا چلایا کیا جو سنتا تھا ہنستا تھا کہ کبھی اچھے کرایہ دار مکان مین بسائے کہ مکان ہی گھوم گیا۔ دو دن مین یہ فیصلہ باہمی ہوا کہ سات سو روپیہ نقد مالک مکان کو دیا جائے اور ایکہزار دو سو روپیہ کی سو روپیہ ماہواری کے حساب سے قسط۔ یون توڑ ہوا۔
اب لالہ جوتی پرشاد صاحب کی آنکھین کھل گئین اور اگلی پچھلی باتون پر تاسف کرنے لگے اور احباب سے کہا کہ اگر آپ صاحبون کی شان کے خلاف کوئی امر سرزد ہوا ہو تو معاف فرمائیے گا —
۱۔ اجی یہ کیا فرماتے ہین —
۲۔ مضی مامضی —
۳۔ گذشتہ را صلواۃ آئندہ را احتیاط —
۴۔ کبھی ان سب باتون کو بھول جاؤ۔ مگر اب خدا کے لیئے نہ وحشت کی لینا الا ماشاءاللہ طبیعت کو سنبھالو قابو مین رکھو آدمی بنو —

نوان دورہ

لاحول! لاحول!! لاحول!!!

شیطان دورہ

لالہ جوتی پرشاد صاحب ہشو کو اب ہم ہشو نہ کہین گے۔ کیونکہ اب یہ انسانیت کے زمرے سے خارج نہین ہین۔ دو مہینے کے لیے یہ بزرگوار شہر سے باہر اپنے گاؤن کے ایک باغ مین جاکر رہے اور وہان سے اپنے احباب کو خطوط لکھے ایک خط لکھا اسکی نقل کرکے روانہ کی وہ یہ ہے

حضرت سلامت ؎

ہر کرا از تقصیر خود شد منفعل	آب رحمت از جبین خجلش ریخت

گو مین نے اکثر احباب سے معافی مانگ لی ہے مگر ایکبار پھر معافی کا خواستگار ہون ع

پیشاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

یہان مین دونون وقت ہوا کھانے جاتا ہون صبح کو پیدل ٹہلتا ہوا جاتا ہون اور کھیتون کا چکر لگاتا ہون اور شام کو دریا کیجانب گھوڑے پر جاتا ہون صبح جب ہوا کھاکر واپس آتا ہون تو نہا دھوکر انگریزی اور اردو اخبار پڑھتا ہون۔ دس بجے کھانا کھاتا ہون تھوڑی دیر کے بعد کوئی ناول پڑھتا ہون۔ گاؤن کا کام دیکھتا ہون شطرنج کھیلتا ہون۔ ساڑھے پانچ بجے سوار ہوکر ہوا کھانے جاتا ہون۔ شام کو واپس آکر باغ مین ٹہلتا ہون آٹھ بجے کھانا کھاتا ہون۔ کھانے کے ساتھ تھوڑی ہوسکی پیتا ہون ایک بوتل ہیور کی چار روز مین ختم کرتا ہون۔ سوڈا کے ساتھ پیتا ہون۔ دو سیر برف روز شہر سے آتی ہے دس بجے تک کبھی دیوان کبھی ناول پڑھتا ہون اور سو رہتا ہون۔

اللہم اللہ خیر صلاح۔

ع نے غم دزد نے غم کالا۔

نہ بوتلین لوٹتا ہون نہ شیشون پر ہاتھ صاف کرتا ہون۔ نہ کلوار کی دکان کا ٹھیکا تار کرتا ہون نہ کسی کا مکان کرایہ پر لیکر اینٹین لکڑی پٹیل ڈالتا ہون۔ نہ صدر بازار مین جوتی پیزار ہوتی ہے۔ نہ کسی کو پاگل خانے بھیجتا ہون نہ بوتل والیکو چل دیتا ہون

آپ میری جانب سے مطمئن رہین۔ فقط۔ خاکسار جوتی پرشاد۔

ایک خط چچا کے نام لکھا تھا کہ میری طرف سے آپ اطمینان رکھیے۔

اسکے بعد لالہ جوتی پرشاد سابق ہشتوا اپنے علاقہ سے شہر مین آئے تو آدمی بنے ہوئے یار دوست رشتہ دار بزرگ خرد خوش کہ ہمارا وحشی انسان بنگیا۔

انھون نے اپنے دوستون کی دعوت کی مکان سجا سجایا آراستہ کیا۔

کہین آراستہ مسند کہین جا جلوہ گر کرسی	مہیا تھا وہان ہر طرح کا سامان شاہانہ

احباب جمع ہونے لگے یہ وہی باغ ہے جسمین جوتی پرشاد نے مع اپنے دوستون اور ڈاکٹر اور وکیل اور لالہ رخ کی دھما چوکڑی مچائی تھی اور پیتے پیتے قریب المرگ ہوگئے تھے۔ انھون نے اس مرتبہ بھی انھین احباب کی دعوت کی جو اس جلسے مین شریک تھے جو آیا اوسنے کوئی نہ کوئی پھبتی کہی ضرور۔

ل۔ این!۔ ارے میان آج یہ تالاب سونا کیون ہے وہ پیراک لوگ کہان ہین۔

ن۔ پیراک لوگ کہین رہ تھوڑا ہی آتے ہین۔ وہ تو بس پیراکی کے میلے ہی پر آتے ہین

ج۔ دشمن سکر خدا وہ دن نہ دکھائے۔

ل۔ آج ککڑی لگانیوالے غائب ہین۔

ن۔ بھئی اُسدن کیفیت تو اچھی معلوم ہوتی تھی کوئی ادھر پیر رہے ہین۔ کوئی ادھر کوئی پیراک ککڑی لگا رہا ہے۔ کوئی علاحی پیر رہا ہے کہین استاد ہے کہین شاگرد۔

س۔ مگر مجھے اُسدن اسقدر نشہ تیز تھا کہ الامان مجھے تو یاد نہین مگر لالہ رخ نے کہا کہ مین بار بار یہی ہانک لگاتا تھا کہ میان بھلے کتوال اب ڈرکا ہے کا۔

ڈاکٹر۔ مگر اُس روز انکے ہان کے وہ خانہ ساز شراب ایسی عمدہ تھی کہ ہمنے کبھی نہین پی خوشبو ایسی کہ مین کیا کہون۔ اور رنگت وہ بھائی کہ زاہد تک کا جی للچا جاتا۔

ل ہمنے بھی پی تھی مگر ذائقہ نہین یاد ہے۔ ج۔ آپ کو ہوش بھی تھا۔

ل۔ بہت چڑھ گئی تھی واللہ۔

ج۔ اور مجھے کیا برا معلوم ہوتا تھا کہ مین تو مر رہا ہون اور ایک صاحب نشے کی ترنگ مین بار بار کہتے ہین کہ سونے کا خیال کرو نیند کا دہیان کرو۔

ن۔ سات دن تک ہم لوگون نے پی مگر ایک بات اچھی تھی کھانا تھوڑا بہت ہوتا جاتا تھا ورنہ انتا غفیل ہوگئے ہوتے۔

ج۔ مین تو سمجھا کہ مین چلا مگر اللہ نے بچایا ڈاکٹر جب کثرت ہوگی ہی گا یہ تو دیو کا طمانچہ ہے

گو اسروز بھی کھانا پینا ہوا شراب بھی پی دل لگی مذاق چہل بھی ہوئی - مگر بھلے مانسون کی سی صحبت تھی کھانیکے ساتھ بقدر ضرورت تھوڑی تھوڑی شراب پی - یہ نہین کہ ایک ہفتے تک اسنہ غفیل پڑے ہوئے ہین سر و پا کی خبر نہین -

آخری دورہ

لکچر

ایک روز لالہ جگتی پرشاد صاحب ایم اسے فیلو آف دی کلکتہ یونیورسٹی نے اپنے باغمین حسب حال ایک لکچر دیا جسمین اکثر احباب شریک تھے وہ دلکش لکچر درج ذیل کیا جاتا ہو وہو ہذا

حضرات کوئی پرائی بیتی کہتا ہے ہم اسوقت اپنی بیتی کہنے کو حاضر ہوئے ہین -

مین پاگل نہ تھا اور نہ اب ہون - پاگل کے یہ معنے ہین کہ کسی کے مکان کو کرایہ پر لے اور اسکے کوڑے کرنے واہ یہ تو پاگلون کا کام نہین ہے - یہ بڑے خرانٹ پاجیون شہدون بدوضع آدمیون کا کام ہے - مکان کرایہ پر لیکر اسکی اینٹین کھدواکے بیچ لینا - کڑیون تختے کوڑے کرنا شہتیر وغیرہ سبکو بیچ ڈالنا سبحان اللہ!!! اچھا پاگل بنا ہے یہ جنون کی حرکتین نہین ہین - کلوار کی دکان پر خود کلوار بنکے بیٹھنا سنکی کی بات ضرور ہے مگر اوسکو بہانے سے ادھر اُدھر اوٹھا دینا اور اوسکے آدمی کو ایکروپیہ کی کلیجی اور ایک روپیہ کے دہی بڑے اور ایک روپے کی دال موٹھ لینے بھیجنا اور شراب مین بالو خاک ریت ملاکے بیچنا اور اوسکو اپنا سالا اُسسر اتبانا اور ٹھوسون بوتلون و پیپونکا توڑنا اور نقصان کرنا یہ بھی کوئی پاگل پنا ہے پاگل ہتے تو کنوئین مین کیون نہ کود پڑے اپنا گلا کیون نہ کاٹ ڈالا دریا مین کیون نہ ڈوب مرے - اسکے جواب مین شاید کوئی صاحب یہ کہین کہ جسمقام پر معززاور جلیل القدر افسران یورپین ورونا تو نان انگلشیہ مین ورسین کھانا کھاتی ہون وہان جاکے بوتلین توڑنا اور انتہا کی بے ضابطگیان کرنا جنون نہین تو کیا ہے سلمنا مگر اسکا جواب الجواب یہ ہے کہ جنون کا ایک شعبہ تو یہ ضرور ہے لیکن یہ صرف شراب کی کثرت کا نتیجہ ہے -

اسکے یہ معنی کہ اتنی پی کہ دماغ مین ایک قسم کا خلل ہوگیا - ایکدن ایک بیچارہ بوتل مول لینے والا چلا جاتا تھا - اسکا ٹوکرہ رکھواکے اسکو واہی تباہی ادھر اُدھر دوڑا دیا اور اسکی غیبت مین توڑ تاڑ کے چل دئے اسکو جنون نہین کہتے ہین اگر جنون ہوتا تو اپنے گھر کا پتا دیتے اور اپنا نام لالہ نرائن داس نہ بتاتے - الغرض یہ کل حرکتین شراب کی تھین یا یون کہئے کہ اعلیٰ درجے کی حماقت کا نتیجہ تھا پینے پر آئے تو اللہ دے اور بندہ لے اور اسکے خلاف

ہو گئے تو اب ڈاکٹر سرپٹک کے مرجائیں مگر ایک بوند بھی حرام ہے - اسمین ہرچہ باد اباد -
یہ کون عقل کی بات ہے لاحول ولا قوۃ افسوس ہے کہ بے اعتدالیون سے سب کے سب تین
ہم ہوئے + جتنے زیادہ ہو گئے اتنے ہی کم ہوے + پینے کو کون نہین پیتا مگر بھلمنسی کے ساتھ بیس
بیس پچیس پچیس تیس تیس چالیس چالیس برس سے لوگ پیتے ہین اور خدا کے فضل سے خاصے ہٹے کٹے
سرخ و سفید بنے ہوے ہین - غذا بھی عمدہ اشتہا بھی اچھی تندرستی بہی کوئی فرق نہین اپنا کام
بھی خوش اسلوبی کے ساتھ کرتے ہین - او پیتے بھی ہین مگر اسمین شک نہین کہ مے
سے کہ بدنام کند اہل خرد را غلط است + بلکہ مے میشود از صحبت نادان بدنام + یہ بھی کوئی بات ہے کہ صبح سے
جو شروع کی تو دوسری صبح تک پیا کئے جام پر جام نہین بوتل پر بوتل بلکہ بوتل پر بوتل ہی
نہین پیپون پہ پیپے - بلکہ مٹھور دن پہ مٹھورے - دو دن گذر گئے سوائے شغل مے کے اور دوسرا شغل ہی
نہین - کھانے پینے سے کوئی بحث نہین اعتدال سے جانی دشمنی - بجز کثرت مے نوشی کے اور کوئی کام
ہی نہین - اسکا نتیجہ ظاہر ہے - نتیجہ یہ ہوا کہ دماغ بیکار ہو گیا اور وہ حرکتین ہم سے سرزد ہوئین
جو کسی سے تمام عمر مین نہوئی ہونگی - ہمارے اکثر دوست اسکے عادی ہین مگر کوئی ایسا نہین جو
اس قسم کی کارروائیان کرتا ہو - جو ہم نے کین ہم مگر سمجھے کہین گے کہ ہم نے پاگل پنے کا کوئی
کام نہین کیا - بوڑھے مولوی بیچارے کو پاگل بنا کے پاگل خانے مین پاگلونکی کوٹھری مین
بند کرانا یہ پاگل کا کام نہین - یہ بڑے چالاک آدمیون کا کام ہے جو اقلمون کا تہم کمبخت ہو
اور کس خوبصورتی سے پاگلخانیکے سپرنٹنڈنٹ کو بیوقوف بنایا کہ واہ رے ہین - - اب یہ کام کہین
پاگلون سے ہوسکتے ہین - یہ سب نتیجہ جیسا کہ مین ابھی عرض کرچکا ہون اسکا ہے کہ میرے مزاج مین
اعتدال نہین رہا - مین بار بار کہونگا کہ اعتدال کی حد سے جو متجاوز ہوا وہ گیا گذرا - ڈاکٹر کا
دوا مین شراب دینا اور بیمار کا اس سے انکار کرنا اس سے زیادہ گدھے پن کی بات کیا ہو سکتی
ہے اور وہی ہم ہین کہ شراب شروع کر دی تو سات دن تک ایک دم نہ چھوڑی مجھی سے
سوتا جاگنا اٹھنا بیٹھنا لیٹنا کھانا پینا سب شراب ہی شراب بجز شراب کے اس سے کوئی گفتگو بھی نہین

دلق تقوی گرو بادۂ و جام ست اینجا	ستغنے بے مے و معشوق حرام ست اینجا

تائب ہو لئے تو اس آلپینے کے ساتھ کہ - بوتلین بتے پھرتے ہین - کلوار کی دکان پر ادہم مچانے
مین کوئی عار نہین - - فوجداری کے کرولدون جم گئے اور ترک کر دی تو ڈاکٹر طبیب بیبا
ایک کا کہا نہین مانتے لاحول ولا قوۃ پینے مین جو سمجھتا ہوا اوسکا حال ظاہر ہے بوتل والا

اور بوتل والی الگ گالیان دے رہے ہین - کلوار الگ ہماری جان کو رو رہا ہی کہ دکان بلٹا دی ایک کی بوتلین توڑین ایک کی مٹھوریت توڑین بالو ملالے کے شراب دی - ایک کا مکان بیچ لیا ہماری اوقات پر لعنت - وعین میلے مین لپاڈگی پر آمادہ - اور ظاہر ہی کہ جس کسی کا مکان بیچ لوگے اسکو کہانتک ملال نہو گا وہ تو اس بات پر راضی ہو جائیگا کہ جان بیچ بیچ کے چار پانچ ہزار کے مکانکے کوڑے کر لیتے وہ الگ ہو جائے یا نہین ہمنے مانا کہ شراب پینے مین کوئی عیب نہین مگر

ہر ایک بات مین لازم ہے اعتدال ضرور ہر ایک چیز مین اک حد خاص ہے درکار

زیادتی ہر شئے کی بری ہین چاہیے کوئی چیز ہو اور خصوصا شراب کی کثرت - ااا بھنگ چاہیے انسان جسقدر پی جائے افیم کا اگر عادی ہے تو دو آنے کی جگہ تین آنیکی کھا جائے تو کوئی ہرج نہین - چانڈو چاہیے دو چھینٹون کے عوض چار اڑائے چرس مدک چاہیے جتنی پیجے پروا نہین مگر شراب کی کثرت مار ہی ڈالیگی - بھنگ کی زیادتی بھی مضر ہے - افیم کا کثرت سے کھانا یا پینا بھی ضرر رسان ہے - چانڈو پینے سے بھی انسان لقات ہو جاتا ہے چرس مدک کی کثرت بری مگر سب سے زیادہ مضرت رسان یہ کمبخت شراب ہے کہ اس کالی ناگن کے کاٹے کا کوئی منتر نہین - اسکی کثرت سے ہزارون نوجوان کفن پوش ہوئے -

صد حیف کہ گلرخان کفن پوش شدند وز خاطر یار گر فراموش شدند
آنانکہ بصد زبان سخن مے گفتند آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

اس استفہام کا جواب یہ ہے کہ ہیچ نہ شنیدند بادہ خوردند و مردند -

گر بادہ خوری تو با خردمندان خور یا با صنمے لالہ رخے خندان خور
بسیار مخور فاش مکن ورد مساز گہ گہ خورد و کم کم خورد و پنہان خور

اسکے خلاف جسنے کیا وہ مارا پڑا آئین سب سے زیادہ دو نصیحتون پر عمل کرنا چاہیے ایک تو بسیار مخور دوم کم کم خور چاہیے کسی ساتھ ہو جان نہین جائیگی چاہیے صنم لالہ رخ ہو یا نہو کسے باشد - فاش بھی اگر ہو جائے تو کچھ پروا نہین گو اسکا فاش ہونا عیب ہو سکتا ہے - مگر خیر جان کے لالے نہین پڑینگے - دور بھی اگر ہو تو چندان مضائقہ نہین - باشد - پنہان اگر ہو سکے تو سبحان اللہ اور اگر نہو سکے تو اسکی بھی پروا نہین مگر ان دو باتونکا لحاظ رکھنا چاہیے ایک تو بسیار مخور - اور دوسرے کم کم خوردن دونونکے ایک ہی معنی ہین - حکیم طبیب لوگ اسکی تعریف مین رطب اللسان ہین کہ یہ راح روح ہے یہ کیمیائے فتوح ہے لیکن اگر انسان انسان کی طرح پئے تو

سبحان اللہ ورنہ زہر ہلاہل کی اسکے مقابلہ مین کوئی اصل وحقیقت نہین ہے زہر کو تو انسان جانتا ہی کہ یہ زہر ہے مگر شراب وہ زہر ہے جسکو آبحیات وراحت سمجھکر پیتا ہے اور نہین سمجھتا ہی کہ زہر پی رہا ہے نیش کو نوش سمجھتا ہے اور دشمن جان کو دلی دوست۔ شراب کا کوئی قصور نہین مگر اسکی بھلائی برائی اسکے طرز استعمال پر منحصر ہے اگر دانائی کے ساتھ اسکو پئے اور دارو سمجھکر پیے تو واقعی اصل نوشدارو ہے اور اگر اسکے برعکس انسان جامۂ انسانیت سے خارج ہوکر استعمال مین لائے تو زہر ہلاہل کی اسکے مقابلہ مین کوئی حقیقت نہین ہے انسان کیسا ہی تھکا کیون نہو اگر شراب ناب کے دو ایک جام پی لے تو ساری تھکاوٹ دور ہو جانے سردی کے دنون مین اگر شب کو کھانے کے وقت دو تین پگ پی لے تو نقصان کے عوض فائدہ بخشے مگر اسکی ذرا کثرت ہوئی اور آدمی مارا پڑا۔ بس کہین کا نرہا دین دنیا دونون سے گیا گذرا اور گرمی کے دنون مین تو اسکی کثرت مار ہی ڈالتی ہے رات بھر ٹھنڈے پانی کے خواہش یہ جی چاہتا ہے کہ صراحی کو کلیجے سے لگائے رہئے کسی دم نہ چھوڑئے دن بھر پیاس لگتی ہے کھانا کھانے کو جی نہین چاہتا ہے گرمی الگ مارے ڈالتی ہے اس حالت مین جو لوگ ذراسی شراب پی لیتے ہین انکو اسوقت تو سکون ضرور ہوتا ہے مگر رفتہ رفتہ دن رات پینے کے عادی ہو جاتے ہین۔ اور یہ تم ہے۔ جہان دن رات پینے کا انسان عادی ہوا بس سمجھ لیجئے کہ مارا پڑا پھر اوسکا خدا ہی حافظ ہے کہین پتا نہین۔

اسکا دماغ کثرت استعمال سے کبھی صحیح نہین رہ سکتا اور جو نا عاقبت اندیش بد بد کے اور دعوی کر کرکے فخریہ پیتے ہین کہ ہم بازی لیجائینگے وہ دو ہی ایک بازیون مین راہی ملک بقا ہوتے ہین اور جو لوگ خواہ مخواہ بے وجہ بے سبب شراب کے دشمن ہین وہ بھی پاگل سے کم نہین۔ ڈاکٹر اگر تجویز مین شراب لکھے تو نہ پئین یہ بھی جہالت ہے دوا کے طور پر استعمال کرنے کے لیے تو زہر تک جائز ہے اور دیا ہی جاتا ہے اور وہی زہر اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے الغرض ہماری راے یہ ہے کہ ہر شخص کو چاہئے کہ اس شعر کو جو مین عرض کرونگا کسی جواہر رقم خوشنویس سے جلی قلم اور آب زر سے لکھوا کر اور شیشے جڑھا کر بیت ایسی جگہ رکھے جہانسے ہر دم نظر آئے اور وہ شعر یہ ہے۔

مے کہ بدنام کند اہل خرد را غلط است | بلکہ مے میشود از صحبت نادان بدنام

نام کتاب	اجزا	قیمت
تجاب النسا	[illegible]	۶/
مشیر الشباب ہر دو حصہ	[illegible]	[illegible]
معشوقہ غدر	صہ	۱۰/
بوالہوس نواب	[illegible]	۴/
عصمت کا البم	[illegible]	[illegible]
حمیدہ بانو	[illegible]	۶/
کمسن بی بی مسن شوہر	[illegible]	۴/
جوان بی بی کمسن شوہر	[illegible]	۴/
ظالم عشاق	صہ	۴/
لاڈلی بیٹی	صہ	۵/
معشوقۂ فرانس	[illegible]	[illegible]
سلیمان عذرا	صہ	۸/
ذبیح ناظمہ	صہ	۸/
وفادار بی بی	[illegible]	۲/
یاقوت کی کان	[illegible]	[illegible]
قدسیہ عرف پاکدامن	[illegible]	[illegible]
پیرس کا گنڈا	[illegible]	[illegible]
بڈھے میاں	دو جز	۴/
تو بہ و ریت ناگن	[illegible]	[illegible]
کارگذار	[illegible]	[illegible]
جیسی کرنی ویسی بھرنی	[illegible]	۴/
عاشق شیطان	[illegible]	[illegible]
گلشن کشور	[illegible]	۸/
بدانجام	دو جز	۵/
ولایتی ہیر پھان	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	اجزا	قیمت
اسمعیل و صفیہ	[illegible]	۶/
کھیلادہ	[illegible]	[illegible]
راحت جان	[illegible]	[illegible]
طلسم بنگال	[illegible]	۳/
منصور موہنا	[illegible]	[illegible]
عیاش شوہر وفادار بی بی	[illegible]	۹/
شہید حسرت	دو جز	۳/
بنولا	[illegible]	[illegible]
ہشو	صہ	۱۲/
ہم خرما ہم ثواب	[illegible]	۱۴/
تارا وتی	[illegible]	[illegible]
مقدس دیوی	[illegible]	[illegible]
شیر دکن	[illegible]	[illegible]
امتحان محبت	[illegible]	۱۲/
طویلے کی بلا بندر کے سر	دو جز	۶/
نیلی چھتری	[illegible]	۱۲/
دربار حرام پور کامل	″	۱۰/
حسن کا ڈاکو	″	[illegible]
زندگی کا بھید	″	۱۲/
عبرت کامل	″	[illegible]
حسن سرور کامل	″	[illegible]
اختر حسینہ کامل	″	[illegible]
جعفر عباسہ	″	[illegible]
گورا	″	[illegible]
نیلی کا سارا	″	[illegible]
وایولی دیوی	″	[illegible]